SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 29, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات
والارض والطیر صفت کل قد علم صلاتہٗ و
تسبیحہٗ واللہ علیم بما یفعلون O وللہ ملک
السموات والارض والی اللہ المصیر O

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی اور سب اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے) سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

میاں رضا ربانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 29, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم تر ان اللہ یسبح لہ من فی السموات
والارض والطیر صفت کل قد علم صلاتہ و
تسبیحۃ واللہ علیم بما یفعلون ○ وللہ ملک
السموات والارض والی اللہ المصیر ○

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔ اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی اور سب اپنی نماز اور تسبیح (کے طریقے) سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں (سب) خدا کو معلوم ہے۔ اور آسمان اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

میاں رضا ربانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

POINT OF ORDER: RE: ALLEGED MISREPORTING OF THE PROCEEDINGS OF THE HOUSE

میاں رضا ربانی۔ میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے ایک leading اردو اخبار نے نہ صرف اپنی یہاں کی اشاعت بلکہ مجھے علم ہوا ہے کہ کراچی میں بھی یہ بات سرخیوں میں لگائی ہے کہ حکومتی بنچوں پر وزیر قانون اور رضا ربانی آپس میں الجھ گئے۔

جناب چیئرمین۔ اور آپ تو کوئی نہیں الجھے۔

میاں رضا ربانی میں اسی بات کی سختی سے تردید کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا بلکہ جناب نے اس بات کو -------- نہیں سر میں اس بات کو clarify کر رہا ہوں، بلکہ میرا point of personal explanation بلکہ جناب نے اس بات کو پوچھا تھا کہ وزیر قانون نے consent دی ہے for the privilege motion to be sent to the Committee تو میں نے اس میں یہ کہا تھا کہ میں وزیر قانون کے ساتھ اس بات پر agreed ہوں لیکن میرا اعتراض صرف یہ ہے کہ Chair کو خود یہ نوٹس لینا چاہیئے تھا کہ آیا ایک شخص جس کا نام اخبار میں چھپا ہے اگر وہ اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے تو آیا اس کااستحاق مجروح ہوا ہے یا نہیں، اس حد تک بات ہوئی تھی۔ میں اس بات کی سختی سے تردید کرتا ہوں کہ کوئی ایسی بات وزیر قانون اور میرے درمیان نہیں ہوئی ہے اور مجھے پوری امید ہے کہ journalistic practices and principles کو سامنے رکھتے ہوئے جس طرح اس خبر کی آج اشاعت ہوئی ہے اس کی clarification کی بھی ویسے ہی اشاعت ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ you must understand کہ کئی دفعہ لا منسٹر صاحب کو as a matter of expedience کچھ چیزیں کرنی پڑتی ہیں ہاؤس کو چلانے کے لئے کہ کچھ concession دے دیا، کہیں کچھ لے لیا، اس طرح Chair کو بھی کئی دفعہ he leaves it to you کہ جی ٹھیک ہے آپ جو مرضی ہے کریں میں ابھی اس میں نہیں پڑنا چاہتا۔ because if you ask me for the ruling on a particular point, then I have to give a ruling تو کئی دفعہ مجھے بھی آپ کی consensus کے مطابق چلنا پڑتا ہے، ہو سکتا ہے میں ہر وقت نہ چاہوں لیکن expedience ہوتی ہیں۔ تو کل بھی بات تھی

کہ آپ کا ایک نکتہ which I did not agree and I said نہیں جو معاملہ ہو گا اس کو رہنے دیں۔ So, I agree with you کہ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔

میاں رضا ربانی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب کو بھی سن لیں جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ایسا ہی مسئلہ نوائے وقت میں آج ہے۔ اور اکثر و بیشتر مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ ان چیزوں کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں کہ جناب چیئرمین صاحب نے ڈاکٹر شیر افگن کو ڈانٹ پلا دی۔ جب وہ سوال ہو رہا تھا ۲۵ فیصد increase والا۔

جناب چیئرمین۔ حالانکہ میں نے بڑے پیار سے بات کی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ حالانکہ آپ نے بڑی محبت سے کہا کہ یہ بنتا ہے' میں نے کہا کہ نہیں بنتا ہے۔ then we considered a certain point مجھے یہ حیرانگی ہے کہ یہ اخبارات کو کیوں اتنا شوق ہو گیا ہے کہ آپ کے اور میرے درمیان جھگڑا کرانے کے درپے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں میں جھگڑا کرنے والا آدمی نہیں ہوں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے' یہ Chair کو کرنا پڑتا ہے' کبھی سخت لہجے میں بات ہوتی ہے' کبھی request کرنی پڑتی ہے' یہ routine کی بات ہے۔ یہ کہنا کہ سوال relevant ہے یا نہیں' اس میں جھگڑے والی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ بزرگ آدمی ہیں' ڈانٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ڈانٹ والی تو اس میں کوئی بات ہی نہیں ہے۔ تو یہ میری گزارش ہے کہ یہ بہت پرانا اخبار ہے اور ان کے جو صحافی ہیں وہ کہنہ مشق ہیں' تجربہ کار ہیں' اگر ان کو ذاتی کوئی مسئلہ درپیش ہے تو اس کے لئے بھی میں حاضر ہوں لیکن ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے' پہلے بھی ایک بار انہوں نے یہ لکھا ہے' میں نے اس کا نوٹس نہیں لیا تھا لیکن آج اس ضمن میں یہ نہایت ضروری ہو گیا تھا آپ کے نوٹس میں لانا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ان سے گزارش کریں کہ خدا را ایسی باتیں نہ لکھیں جن کا کوئی وجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سید فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین! جہاں تک ربانی صاحب کی بات تھی وہ نوک جھونک تو ہوتی ہے، ربانی صاحب بولنا چاہتے تھے، اقبال حیدر صاحب ٹائم بچانا چاہتے تھے کہ بل پاس ہو سکے تو آپ تشریف رکھئے کوئی بات نہیں تھی اور یہ صحیح ہے۔ لیکن جہاں تک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے، چونکہ پریس آزاد ہے، وہ جس طرح ہمیں دیکھتے ہیں، اس طرح project کرتے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ بجائے پریس کے جس کی آزادی ہم تسلیم کرتے ہیں، ٹی وی والوں کو سمجھایا اور سکھایا جائے، جو ان کے کنٹرول میں ہے، ان سے زیادہ۔ تو ٹی وی کا character and behaviour خراب ہوا ہے، ٹی وی بالکل one sided ہوگیا ہے، وہ کوئی coverage صحیح نہیں دے رہا ہے۔ ایک طرف کی تصویر کو وہ paint کرتے رہتے ہیں، تو میری ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ بجائے وہ پریس سے شکوے گلے کرنے کے جو ان کے کنٹرول میں میڈیا ہے ان کو کہیں کہ وہ قوم کو صحیح خبروں سے آگاہ کرے اور صحیح تصویر کو ان کے سامنے لائے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ سوال نمبر ۱۲۵ الیاس احمد بلور احمد صاحب۔

125. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Defence be pleased to state the details of out of turn promotions and fresh appointments made in the PIAC on the orders of Prime Minister with justification in each case?

Mr. Aftab Shaban Mirani: The requisite information is being collected from the concerned agency and will be placed before the House in due course of time. The question may be deferred.

Mr. Ilyas Ahmad Balour: It was deferred already, once. Sir. Still the answer is not there.

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر برائے پیداوار۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ چھوٹی سی وضاحت عرض کرنا چاہتا ہوں یہ سوال ۲۶

تاریخ کو آیا تھا اس دن یہ عرض کیا گیا تھا کہ اس کو defer کر دیا جائے۔ جواب آیا تھا منسٹر صاحب کے پاس لیکن ان کی تسلی نہیں ہوئی اس لئے وہ جواب پیش نہیں کیا گیا میری عرض یہ ہے کہ اس کو مزید ڈیفر کردیا جائے اور اگلے rotaday پر لے لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ پھر اس کو اگلے سیشن میں ہی کرنا پڑے گا۔

بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ جی اگلے اجلاس میں کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس کا بھی کسی وقت بیٹھ کر لا منسٹر صاحب۔

we will find out some procedure.

پروفیسر خورشید احمد۔ لیکن جناب چیئرمین میں یہ عرض کروں گا کہ جتنے بھی defer سوالات ہوں ان کا ریکارڈ علیحدہ ہو اور ان کو repeat نہ کیا جائے۔ وہ زندہ رہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی راجہ صاحب اس کو نوٹ کر لیا جائے کہ یہ اگلے اجلاس میں آئیں۔ اگلا سوال ۱۴۲ جواد ہادی صاحب۔ کوئی ضمنی سوال۔

142. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

a) the number of clashes occurrd in the tribal areas as a result of attack of Afghan Refugees from 1980 to 1994; and

b) the details of the losses of life and property during these clashes?

Malik Abdul Qayyum Khan: (a) Numerous clashes took place in the tribal areas between the local population and Afghan Refugees during the past 15 years. It is not possible to ascertain the exact number of such clashes.

(b) 458 murders, 231 attempted murders, 151 hurt, 66 theft and 6 dacoity cases have been registered as a result of attacks and counter attacks/clashes.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ سپلیمنٹری۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan. My supplementary is, in part B of the question of the honourable Senator is about the details of losses of lives and property during these clashes. Sir, about the loss of lives, the answer has been given but nothing has been mentioned about the losses of property.

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ افغان مہاجرین جو کہ پچھلے پندرہ سال سے ہمارے ملک آئے ہوئے ہیں ان کے جو cases ہمارے ملک میں ہوئے ہیں اور خاص کر جو قبائلی علاقہ جات میں ہوئے ہیں پوری تفصیل کو اکھٹا کرنا مشکل کام ہے لیکن پھر بھی اس کی کچھ تفصیل میرے پاس آئی ہوئی ہے جس پر قتل کے کیس ۴۵۸ ہیں اور ۲۲۱ attemp to murder ہیں اور اغوا کے ۱۱۳ ہیں ڈکیتی کے ۶ ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میرا سپلمنٹری پراپرٹی کے متعلق ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ جو کہہ رہے ہیں یہ تو پہلے ہی انہوں نے لکھ دیا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے پراپرٹی کا اگر بتا سکتے ہیں تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ سوال کیا ہے اگر آپ دوبارہ بتا دیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ پراپرٹی کا نقصان کتنا ہوا۔

جناب چیئرمین۔ پراپرٹی کا نقصان کتنا ہوا۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ اس میں پراپرٹی کا جو سوال کیا گیا ہے اس میں پراپرٹی کے متعلق تو نہیں دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ ہے یہ دیکھیں detail of losses of life and property ۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ اس میں پراپرٹی کی تفصیل ہم اگلے اجلاس میں پوری دے دیں گے کیونکہ اس وقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس طرح تو نہیں ہونا چاہیئے جب سوال پوچھا گیا ہے تو پھر

جواب آنا چاہیئے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ ابھی تک میرے پاس آیا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں تو پھر آپ کا جو محکمہ ہے اس کی کوتاہی ہے اس کو بھی تو پکڑنا چاہیئے۔ دیکھیں ناں اب باقاعدہ سوال پوچھا گیا ہے یا تو ان کو وجہ دینی چاہیئے کہ ہم کیوں نہیں جواب دے سکتے لیکن جواب تو دینا چاہیئے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ سر اس میں بڑا categorically لکھا ہوا ہے detail of loseses of life and property during these clashes تو اس میں تو کوئی ایسی کوئی بات نہیں ہے اردو میں بھی ہوگا انگلش میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ تو اس کا جواب نہ دینا تو پھر عجیب سی بات ہے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ اس کا جواب دے دیں گے اگلے اجلاس میں دے دیں گے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ سر next دے دیں گے اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ ابھی کہہ دیتے اس میں لکھ دیتے-----

جناب چیئرمین۔ یہ آپ کا اپنا محکمہ ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جی ہاں ان کا محکمہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ اپنے عملے کو ذرا سختی کریں کہ دیکھیں مجھے ہاؤس میں خفت ہوتی ہے اور آپ سختی کریں آج جا کر اپنے سیکریٹری کو بلا کر اس کو کہیں کہ بھئی یہ دیکھیں یہ غلط بات ہے اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔

ملک عبدالقیوم خان۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Next question is No.143. Khalil-ur-Rehman Sahib.

143. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to computerise all types of vehicles in the country?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The matter was referred to all Inspectors General of Police for obtaining requisite information on the subject matter. The replies received from Is G. of Police, Sindh, Balochistan, NWFP and ICT, Islamabad are reproduced below.

Sindh

In Sindh Province, only in Karachi, all type of vehicles are being computerised by Excise and Taxation Department.

Balochistan

A proposal to computerise all type of vehicles is under consideration and the work is already under process.

NWFP

No such proposal is under consideration.

ICT, Islamabad

No such proposal is under consideration.

Mr. Khalil-ur-Rehman: There is supplementary, Sir. Its a question regarding computerization of vehicles in the country. and the answer is very disinteresting. Sir, in view of massive car thefts and then their subsequent disposal by the car mafia and also most of the vehicles being involved in the drugs trafficking. I think, this step is of vital importance to the Government and I hope they will take it a little more seriously. Why don't they do it, Sir?

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر داخلہ ' کون آپ جواب دیں گے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ حقیقت میں ایک صوبائی مسئلہ ہے ۔ اس کے باوجود بھی اگر اس کے جواب میں آپ دیکھیں تو یہ صوبائی حکومتوں نے Sindh Province میں کراچی میں تو انہوں نے کیا ہے ۔ بقیہ صوبوں نے ابھی اس پر دھیان

نہیں دیا ۔ اور اس کے لئے اخراجات بھی چاہئیں معزز رکن کا کہنا بجا ہے کہ from all points of view this is very important کہ یہ Car thefts اور دوسرے problems میں، نارکوٹکس میں۔ تو یہ proposal جو ہے valid ہے ۔ I will convey to the Ministry کہ آپ اسے دیکھیں اور اس پہ غور کریں یہ ایک اچھی تجویز ہے ۔ یہ مفید ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی ۔ جی جناب ڈاکٹر ریحان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: Sir, the honourable member has asked about the computerization in the country. Punjab is a big province of the country and no mention has been given. It looks very bad. The answers should either not be made that an information is being collected or the Minister should receive a complete reply from his Ministry.

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ Punjab What is the su itation with the Punjab? Punjab has not responded at all تو اب یہ تجویز جو کمانڈر صاحب نے دی ہے ۔ یہ بڑی valid ہے۔ I will convey to the Ministry. Punjab has not responded at all یہ ہے اس کا جواب۔

جناب چیئرمین۔ وہ بھی آپ کو پوچھنا چاہئیے ناں کہ آپ جواب بھی نہیں دیتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ دیتے ہی نہیں ہیں ان کو reminders بھیج بھیج کے تنگ ہو گئے ہیں۔ I will enquire into the matter, but they did not respond.

Mr. Chairman: Next question is No.144. Mr. Khalil-ur-Rehman Sahib.

144. *Mr Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to computerize all the information regarding public transport drivers including their qualifications and medical fitness?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The matter was

all Inspectors General of Police for obtaining the relevant information. The replies received from Inspectors General of Police, Balochistan, Sindh, NWFP and ICT, Islamabad are reproduced below:-

Balochistan

A proposal to computerise all the information regarding Public Transport Drivers including their qualifications and Medical Fitness, is under consideration and the work is already under process.

Sindh

In Sindh Province, only in Karachi, while issuing licences, the Medical Fitness is being carried out and computerised of Public Transport Drivers. No record of qualification is being maintained.

NWFP

No such proposal is under consideration.

ICT, Islamabad

No such proposal is under consideration.

Reply from Punjab is still awaited.

Mr. Khalil-ur-Rehman: This again concerns the computerization of all public vehicles drivers and Sir, this is a step which will certainly not only reduce the accident rate but keep a complete record of all drivers, basically who are habitual offenders in accidents, in drugs trafficking, in illegal trafficking, etc. etc. And I think the Government should take this very seriously. If these little things when even the third world countries, Sir, have a complete system of computerization of all the public vehicles and their drivers, their relevant information, I think we should go into it because of the amount of problems we are having on these roads. We said this nation stands completely naked on this road,

Sir. We have horrible driving, the drivers are drug addicted they go on these roads causing in numberable amount of deaths. You look at the newspapers of the last month. Hundreds of people have died and nobody takes this thing seriously. For God sake, this is a basic amenity which every Government has to go into. It does not cost that much. Sir, you get enough money on the registration, road taxes from these vehicles and I am sure a part of it should be spent on this thing to streamline it. This is very important, Sir. Thank you.

جناب چیئرمین۔جناب وزیر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : جناب والا! اس سے بھی بڑھ کر اہم تجویز ہے ۔ کہ اس پر مکمل بحث ہونی چاہئیے۔ اگر Next Session آئے تو میں گزارش کروں گا کہ road accident کے ضمن میں اور ان چیزوں کے بارے میں کمانڈر صاحب کا کہنا بجا ہے کہ they are not qualified, most of the people who are addict ,they are driving the vehicles اور اسی وجہ سے یہ حادثات واقعات پیش ہو رہے ہیں ۔ کچھ روڈ کا مسئلہ ہے لیکن بنیادی طور یہی وہ چیز ہے جو معزز رکن نے نشاندہی کی ہے اس میں اگر مکمل بحث بھی ہے

and the Government ,I think , will give the names. This is very serious matter, they should pay heed to it and they should manage it do something like that.

اس پر بحث بھی ہو جائے تو یہ قومی مفاد میں ہو گا۔

جناب چیئرمین ۔ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب! اس پیش رفت کو قبول کرتے ہیں اور let us decide that in the next session there would be general discussion on the subject لیکن کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں ۔ کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ڈرائیور اور پولیس کے درمیان کوئی collision ہے جس کی بنیاد پر computerization اور وہ تمام چیزیں جو ان خرابیوں کو روک سکتی ہیں اور corruption کو کم کر سکتی ہیں ان کی طرف پیش قدمی نہیں ہو پا رہی ۔ اس وجہ سے ہمیں اس پر بحث کرنا چاہیے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ تو آپ کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے کہ بہت ساری چیزوں میں ملے ہوئے ہیں۔ جیسے اب ریلوے ٹرین ہیں، ٹرانسپورٹروں کے ساتھ افسر ملے ہوتے ہیں اور ٹیڈونگ اور ٹیڈونگ یہ ایک ایسا سیکٹر ہے جس میں کوئی شک شبہ ہی نہیں۔ یہ چیزیں اس لئے بھی نہیں ہو پا رہیں کہ بہت سارے influential آدمی جن کی بڑی بڑی ٹرانسپورٹیں ہیں، وہ اس قسم کی چیزیں afford نہیں کر سکتے ۔اس وجہ سے haphazardly اگر ایک مستند ڈرائیور ہو جس کے پاس یہ heavy vehicle drive کرنے کا لائسنس ہو اس کے لئے بہت سارا ٹائم چاہیئے اور بہت ساری رقم اور اس کے لئے ٹیسٹ درکار ہے جناب اس لئے میں پروفیسر صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس پہلو پر ہم نے دھیان ہی نہیں دیا بلکہ یہ let lose کے فلسفے پر چل رہی ہے ساری صورتحال، بحث ہو جائے گی تو ایک opinion ابھر آئے گی ۔ motivation ہو جائے گی۔

the people will realise that there is something very serious going on. It is in the national interest that they should be computerized. they all should undergo a medical test.

کہ جو addict ہوں وہ exclude ہو جائیں، disqualify ہو جائیں جو ہینڈل نہیں کر سکتے وہ disqualify ہو جائیں جنہیں ویسے اثر و رسوخ سے ڈرائیونگ لائسنس ملے ہوتے ہیں، جن کے عزیز اوقارب کہیں high placed ہوتے ہیں یا پولیس میں ہوتے ہیں وہ اپنے اثر و رسوخ سے ڈرائیونگ لائسنس لے لیتے ہیں۔

they are not qualified to drive a vehicle but they get the thing.

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ تو آپ نے ٹھیک کرنا تھا۔ سترہ سال یہاں حکومت رہی شکنجے والی۔ وہ کیوں نہیں کر سکی۔ مجھے تو افسوس اس بات کا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔اس حکومت میں آپ شامل رہے ہیں ۔معاف کیجئے گا، آپ کون سی حکومت میں شامل نہیں تھے ۔آپ یہ بتائیں ۔

جناب چیئرمین۔چلیئے جی next question بہرحال اگلا سوال ۔

you have another question, Khalil-ur-Rehman Sahib?

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I have already moved a motion on this subject and I think it is coming for discussion.

Mr. Chairman: Right.

سید اشتیاق اظہر ۔چیئرمین صاحب اس میں پنجاب کا ذکر ہی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔again وہی مسئلہ ہو گا کہ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ تو آپ نے I.G. صاحب کو ذرا فون پر کھینچنا بھی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جناب والا ! میں باقاعدہ منسٹری سے کہوں گا کہ پنجاب کے ساتھ pursue کرے۔

It is not matter of a simple I.G. but with the Home Secretary, he is responsible for that.

جناب چیئرمین۔ آپ بھی ذرا ان پر سختی کریں ناں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ضرور کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ جو سختی ہاؤس میں کرتے ہیں وہ وہاں بھی کریں نا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔میں ضرور کروں گا ۔

جناب چیئرمین۔ اگلا چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: On his behalf, Sir.

154 Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Defence be pleased to state the number of Airbuses proposed to be purchased by PIA, and the source from which the amount shall be raised for this purchase?

Mr. Aftab Shahban Mirani: PIAC intends to purchase one Airbus A300-B4 from GPA (Guinness Peat Aviation-Leasing Agency) financing of which

is planned to be made from PIA's own resources.

Mr. Chairman: Supplementary question

بلور صاحب جی فرمائیے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میں وزیر موصوف صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس میں kickbacks ملی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جی کون جواب دے گا۔ جی پی آئی اے کا سوال ہے نمبر ۲۵۴ اس میں تو سیدھا جواب ہونا چاہیئے کہ ان میں کوئی kickbacks نہیں ہیں ان میں کیا سوچنے والی بات ہے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر۔ kickback کی جو بات کر رہے ہیں اس کو میں assure کرتا ہوں کہ اس کی کوئی نشاندہی کر دیں۔ کوئی kickback اس میں نہیں آئی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین یہ تو وہ بات ہے کہ ایک آدمی نے کسی کو کہاں السلام علیکم ،تو وہ گیا اندر الماری میں سے کتاب نکالی ،کتاب کے صفحات ادھر ادھر کر کے انگلی رکھ کر انہوں نے کہا و علیکم السلام۔

جناب چیئرمین۔جی اگلا سوال جی ۲۷۲ ، انور بھنڈر صاحب۔

272. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to refer to Senate Starred Question No. 236 replied on 3rd August, 1994 and state the total cost of advertisements released to each newspaper, periodical and journal during the year 1993-94?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The total approximate cost of advertisements released to the newspapers, periodicals and journals during the year 1993-94 is as per Annexure-I.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

Mr. Chairman: Any supplementary?

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ سر اس میں میں یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ لسٹ مجھے مہیا کی گئی ہے ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ مختلف اخبارات کو کتنی amount کے اشتہارات دیئے گئے ۔ تو اس تفصیل میں جنگ کو تین کروڑ بہتر لاکھ پنتالیس ہزار آٹھ سو روپے کے اشتہارات دیئے گئے ہیں ۔ جبکہ نوائے وقت کو اسی عرصہ میں ایک کروڑ دس لاکھ اسی ہزار چار سو کے اشتہار دیئے گئے تو کیا یہ تفاوت جو ہے سیاست کی بنیاد پر ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ! یہ تو ظاہر ہے کہ کوئی تفاوت نہیں ہے ، جس کی جتنی circulation ہے اس کے مطابق اشتہارات دیئے گئے ہیں ، جو اخبار زیادہ موثر ہے اس کو زیادہ اشتہارات ملتے ہیں جو کم ہے اس کو کم ملتے ہیں ، ABC کا ان کو خود بھی پتا ہو گا کہ circulation کے مطابق اشتہارات دیئے جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب پروفیسر صاحب سپلیمنٹری ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ خبریں کو کتنے ملے ہیں اور جسارت جو ایک اہم قومی اخبار ہے پچیس تیس سال سے نکل رہا ہے ، اس فہرست میں جہاں تک میں نے نگاہ ڈالی ہے کوئی اس کا ذکر نہیں تھا ۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ چھپا ہی نہیں ہے یا سیاسی طور پر آپ کے لئے قابل قبول نہیں تھا ؛

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ نہیں اصل میں بات یہ ہے کہ ایک صورتحال کے بارے میں معزز اراکین کو شاید علم نہ ہو کہ یہ کسی اخبار کا right نہیں ہے legal, contitutional ، right and any sort of right ایک بات کہنے even this is not a moral right یہ right نہیں ہے یہ ایک طریقہ کار ہے جو زیادہ بہتر طریقے سے ایک چیز کو مشتہر کرتا ہے ۔ autonomous body کا اشتہار ہو یا گورنمنٹ کا اشتہار ہو اپنے اپنے طریقہ کار کے مطابق لوگوں تک وہ بات پہنچانے کے لئے جو اشتہار دیتے ہیں تو ان کو اخبار choose کرنا پڑتا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین : وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ کسی اخبار کا یہ right نہیں ہے کہ وہ گورنمنٹ سے اشتہارات لے سکے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو پبلک فنڈز سے

رقم جاتی ہے اس پر ہر ایک شہری کا equal right ہے ' آگے طریقہ کار مختلف ہے کہ آپ circulation کی basis پر دیں گے ' ریجنل basis پر دیں گے ' کتنی dailies کو دیں گے ' کتنی weeklies کو دیں گے ' لیکن یہ کہنا کہ یہ کسی کی کوئی ذاتی چیز ہوتی ہے ' جس کو پسند کریں اس کو بہت دے دیں جس کو نہ کریں نہ دیں ' ایسا نہیں ہے ' جو پبلک فنڈز ہیں اس کی پالیسی شروع سے یہ رہی ہے کہ اس پر ہر اخبار کا حق ہے ' خواہ وہ ریجنل ہے یا نیشنل ہے ۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ کسی کا کوئی right نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا ! میں پھر بھی ان سے اختلاف کرتا ہوں ' میں نے یہ کہا ہی نہیں ' individual کی بات تو میں کرتا ہی نہیں ' میں تو سیدھی بات کرتا ہوں کہ یہ right نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔وہ کہتے ہیں کہ right ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ right ہے ہر ایک کا right ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔نہیں یہ right نہیں ہے یہ دنیا کے کسی قانون میں نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں پوچھوں گا کہ اگر یہ right ان کا نہیں ہے تو کیا یہ لامحدود اختیارات اور favours ہیں ؟ کیا جناب وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اگر کسی کا right نہیں ہے تو کیا اشتہارات favour کے طور پر استعمال کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! آپ کو علم ہے نوائے وقت مکمل طور پر مخالف اخبار ہے ' اس میں کوئی شک شبہ والی بات نہیں ہے ' یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ' لوگ شاید یہ نہ کہنا چاہیں ' میں کہتا ہوں ' ان کا رجحان دیکھئے ' ان کی خبریں دیکھئے ' ان کو کروڑوں روپے کے اشتہارات ملے ہیں تو کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا؟

جناب چیئرمین۔ کروڑوں نہیں ایک کروڑ کہہ رہے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ دیکھیں ناں جی جب بات کروڑ سے اوپر چلی جاتی تو کروڑوں ہو جاتی ہے۔ اب بات یہ ہے کہ دوسرا جنگ ہے ' جنگ کوئی موجودہ حکومت کا ہمنوا نہیں ہے' وہ خبریں خلاف بھی دیتا ہے اور حق میں بھی دیتا ہے لیکن اس کی circulation ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔جسارت کو کتنا ملا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جسارت گھر میں پھینک جاتے ہیں وہ اسے پی سی پر آتا نہیں ہے' دیکھیں پروفیسر وہ ذاتیات کی بات ہوگی۔ وہ آپ کا اخبار ہو تو وہ علیحدہ بات ہے ۔ جسارت کس کا اخبار ہے ؟

پروفیسر خورشید احمد۔وہ ایک قومی اخبار ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جسارت کوانہیں بیس ہزار روپے ملے ہیں لیکن انہوں نے لسٹ میں پڑھا نہیں ہے ۔

سیدمسعود کوثر ، رولز کے مطابق کسی سوال پر بحث نہیں ہوسکتی ۔ انہوں نے سوال پوچھا۔ وزیر صاحب نے جواب دیا۔ اگر بحث کرنا چاہتے ہیں؟ تو اس کے لئے علیحدہ نوٹس دیں۔

جناب چیئرمین ، ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ، شکریہ جناب ' میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ اخبارات جو ہیں وہ قومی اخبارات ہیں اور اگر وہ اختلاف رائے رکھتے ہیں تو یہ ان کو حق ہے ۔ اگر ہم آزادی صحافت کی بات کرتے ہیں تو میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ آزادی صحافت کے لئے کیا یہ ضروری نہیں ہے ؟ کہ اشتہارات کا جو پیمانہ ہے ' اس کو آپ تبدیل کریں اور یہ جو پسند و نا پسند ہوتی ہے ۔ ساری شکایتیں اس سے بنتی ہیں ۔ تو اس کا ازالہ کریں ۔

جناب چیئرمین ، جی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب والا ! ! اس کا باقاعدہ ایک طریقہ کار طے شدہ

ہے کہ میڈیا لسٹ پر ہو۔اس کی سرکولیشن باقاعدہ آڈٹ بیورو سے طے ہوتی ہے ۔ پھر اس کی زبان کا مسئلہ ہے کہ زیادہ تر لوگوں تک ہماری بات پہنچ جائے اس طریقہ کار کے مطابق ہم کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے ہیں۔ پھرتو "نوائے وقت" کو ایک کروڑ دس لاکھ روپے کی بجائے ایک پیسہ بھی نہ دیتے۔ حکومت اگر خلاف ہوتی یا منافرت پر یقین رکھتی تو پھر مخالفین کو بالکل نہ دیتے۔ یہ کسی قسم کا حق نہیں ہے۔ یہ سمجھدار ہیں۔ مجھے قانون دکھا دیں، میں مان لوں گا۔

جناب چیئرمین : جی بلور صاحب ۔

جناب الیاس احمد بلور : ان کا مؤثر اخبار سے مطلب کیا ہے ؟ میں ان سے پوچھوں گا کہ شہباز اخبار جو ۴۰ سال سے چل رہا ہے، اس کو کتنا اشتہار دیا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : اس میں دیا ہوا ہو گا۔ کہیں ڈھونڈیں۔ جناب چیئرمین، ان کو پتہ ہوگا ۔ یہ جو ۶ صفحات پر مشتمل فہرست ہے ۔ میں اتنی فہرست کو نہیں پڑھ سکتا۔ بلور صاحب آپ اس فہرست کو یاد کرلیں میں ایک مہینہ آپ کو دیتا ہوں ۔ بلور صاحب آپ ابوالفضل بننے کوشش کر رہے ہیں ۔

If he comes in this place, he will not be able to answer as much questions I, sit on that side. I question him and let him reply. I will take it to the task.

باتیں بنانا آسان ہے ۔ عمل کرنا بہت مشکل کام ہے ۔ وہاں میں بیٹھ کر ان سے دو چار ذاتی سوال کروں گا ۔

جناب چیئرمین : ہاں جی بہت مشکل کا م ہے ۔ جب وہ کہہ رہے ہیں کہ مشکل کام ہے ۔ آپ ان کو کیوں مشکل میں ڈال رہے ہیں ؟ جی جناب گچکی صاحب ۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! مشکل کام ضرور ہے ۔ ابھی جو میں پوچھ رہا ہوں وہ یہ کہ مشرق ، جنگ ، زمانہ ، بلوچستان ٹائمز اور انتخاب ۔ یہ پانچ بڑے اخبار ہیں جو بلوچستان سے نکلتے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان میں سب سے زیادہ اشتہارات کس کو دیئے گئے ہیں اور اس کی سرکولیشن کیا ہے ؟ انتخاب کی سرکولیشن اس وقت سب سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین : اب ان کو پیپر ڈھونڈنا پڑے گا ۔ جی کوئی اندازہ ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ؛ یہ تمام جو کوئٹہ سے نکلتے ہیں ۔ جنگ ، مشرق ، عوام ، بولان جدید ، میزان ان کے ہیں ۲۲۱۴۰۰ روپے ۔

جناب منظور احمد گچکی ؛ میں نے تمام اخباروں کا نہیں پوچھا ۔ میں نے مشرق ، جنگ ، زمانہ ، بلوچستان ٹائمز اور انتخاب ۔ یہ ۵ اخبار ہیں ۔ ان میں مجھے بتائیں کہ ہر ایک کی سرکولیشن کیا ہے اور اشتہارات ان کو کتنے دیئے گئے ہیں ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ؛ جنگ اور مشرق کے مجموعی دیئے ہوئے ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی ؛ چلو آپ زمانہ ، بلوچستان ٹائمز اور انتخاب کے درمیان بتا دیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ؛ بلوچستان ٹائمز کو ۲۴۲۲۹۰۰ روپے ، بلوچستان ایکسپریس کو ۲۲۰۰۰۷ روپے ---

جناب منظور احمد گچکی ؛ سوال گندم اور جواب چنے ۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ انتخاب کو کتنے ملے ہیں سادہ سی بات ہے ۔ ڈیلی انتخاب کو کتنے ملے ہیں اور "زمانہ" کو کتنے ملے ہیں۔میں ڈھونڈ دوں جی جواب اس کا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ " انتخاب" تو ہے ہی نہیں۔" کوئٹہ"،" اعتماد" ہے یہاں لکھا ہوا ہے۔(مداخلت) نہیں نہیں، یہ بلور صاحب آپ اپنا کام کریں، آپ کو میں دے دیتا ہوں، آپ تشریف لائیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں please۔ اس کا جواب پڑھا جانے ناں۔ اب کافی سوال ہو گئے ہیں۔ بس آخری سوال راشدی صاحب کا۔ آخری سوال، بہت ہو گئے ہیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا ! میرے سوال کا مجھے جواب نہیں ملا ابھی تک۔ میں نے simple یہ پوچھا ہے کہ زمانہ،" بلو تان ٹائمز" ایک ہی ادارے کے ہیں---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی،۔ یہ اس کا ہے جی۔ ڈیلی انتخاب ہب جو ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ کتنا جی؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ اس کا ۱۰۹۵۰۳۶ روپے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ کیا ایک ہزار؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی ہاں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یعنی آپ اندازہ کریں جی' ایک پیپر کی circulation جو ہے وہ پانچ سو بھی نہیں ہے اور ایک اخبار کی circulation وہ دس' پندرہ ہزار ہے اور دو جگہ سے نکلتا ہے ' اس کو ہزار روپے دیا جاتا ہے اور" بلوچستان ٹائمز" جس کے ۵۰۰ بھی پیپر نہیں نکلتے اس کو ۲۴ لاکھ بتیس ہزار روپے دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہ' یہ" انتخاب" کہاں کا اخبار ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ جی' ہب چوکی کا اخبار ہے۔

جناب چیئرمین۔ یعنی بلوچستان کا ہے ناں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جی ہاں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ مقامی ڈیلی ہو گا جی۔

Mr. Manzoor Ahmad Gichaki: Sir, this is the most popular newspaper in Balochistan.

بلکہ پورے گلف میں جاتا ہے۔ یہ کیا ہے؟ یہ اس سے زیادتی ہے اور کیا ہے کہ ایک پیپر کو ہزار روپیہ دیتے ہیں اور ایک کو ۲۴ لاکھ دیتے ہیں۔ I want the answer جی۔

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب آپ کا کیا سوال تھا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر' یہ پہلے ان کا ہو جائے۔ Item 65 ڈیلی" انتخاب"' یہ ہے صفحہ ۱۲۔

جناب چیئرمین۔ جی' وہ پھر کوئی ہے۔ ایک یہاں پہ بھی ہے انتخاب۔ یہ ہے on the first page, just above Abaseen, Islamabad کے اوپر اباسین انتخاب۔ ۲۶۸۶۰۰ روپے۔ جی۔

Mr. Hussain Shah Rashdi. Sir, Item 65, page 12, is the answer to Mr. Gichki's question. Sir, the printed booklet......

جناب چیئرمین۔ اس میں تو ہے نہیں۔ بہر حال آپ کا کیا سوال ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ آگے آئے گا سوال، اس وقت اگر پوچھنا چاہیں، پڑھ بھی لیں اس وقت تک اچھی طرح سے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا ڈیلی "انتخاب" حب۔ ڈیلی "انتخاب" حب واقعی لکھا ہوا ہے ۱۰۹۵ روپے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ اس کی سرکولیشن جو ہے وہ پندرہ ہزار سے زیادہ ہے۔ اور "پاکستان ٹائمز" اور "زمانے" کا جو circulation ہے وہ پانچ سو سے زیادہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہ اگر اتنی سرکولیشن ہے، تو حب سے کیوں نکلتا ہے؟

جناب منظور احمد گچکی۔ جی؟

جناب چیئرمین۔ اگر اتنی سرکولیشن ہے تو حب سے کیوں نکلتا ہے؟ وہ آ کر بڑے شہر سے نکلے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ پورے پاکستان۔۔ حب چونکہ کراچی سے نزدیک ہے اس لیے ہوائی جہاز اور ٹرانسپورٹیشن کی وجہ سے -----

جناب چیئرمین۔ اچھا یہ وجہ ہے۔ جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ advertisement کی اس بہتی گنگا میں سندھی اخباروں کو کیوں قطرہ ملا ہے؟ مثلاً "کاوش" ہمارا بڑا پاپولر اخبار ہے اس کو تین ہزار ملے ہیں۔ اسی طرح "ہلال پاکستان" بہت بڑا اخبار ہے اس کو ۲،۴۴۸ روپے ملے ہیں جو پورے سندھ میں اخبار پڑھے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ایک اخبار ہے ڈیلی "جاگو" اس کو ایک پائی کا ایڈورٹائزمنٹ نہیں ملا۔ حالانکہ وہ بھی بہت مقبول اخبار ہے۔ اور سندھ کے ایک کروڑ عوام ان اخباروں کو پڑھتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ جناب والا ! ایک سپیشل سیل اس محکمہ کا حصہ ہے ABC آپ بھی جانتے ہیں۔ 'Audit Bureau of Circulation' اس کی circulation کے مطابق وہاں رجسٹریشن ہوتی ہے اس لحاظ سے یہ صورتحال مختص ہوتی ہے۔ اب جہاں تک ان کے مقامی اخبارات جو وقت کے تقاضے کے ساتھ ابھرے ہیں۔ تو ممکن ہے انہوں نے اس پالیسی کو pursue نہ کیا ہو۔ اور ان کی assessment ابھی تک نہ آئی ہو' اس وجہ سے انہیں اشتہارات کم ملے۔ پھر دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جس حصے میں وہ اشتہار چاہیئے' جو صورتحال ہے واضح کرنے کے لیے اشتہار بھیجا جاتا ہے۔ اس کے لئے زبان کا choice بھی کیا جاتا ہے۔ اب اردو ہماری قومی زبان ہے۔ اگر انگلش کے لحاظ سے آپ دیکھیں تو اردو زبان کے اخبارات کو بے شمار اشتہارات ملے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اس سے لوگوں کو زیادہ معلومات ہوسکتی ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا !----

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ سوال کا جواب تو دے دیں ناں' ہو گیا جی جواب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں ان سے ڈپٹی چیئرمین-----

جناب چیئرمین۔ نہیں' جواب مکمل کر لیا آپ نے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب اس لئے کہ ان کی زبان کھڑی نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں نے مناسب یہی سمجھا کہ ان کے حکم کی تعمیل کر دوں۔

جناب چیئرمین۔ اصل میں آپ نے ریفرنس جو دیا ہے' یہ مختلف سوال ہے - یہ سوال نمبر ہے ۲۷۲ اور راجہ صاحب آپ نے جس کا ریفرنس دیا ہے وہ سوال نمبر ۲۸۹ ہے۔ وہ بالکل علیحدہ بات ہے That is the acutal amount paid to each news paper. تو وہ مختلف ہے اور یہ جو ہے اشتہارات والا یہ مختلف ہے ۔ اس کی لائبریری میں کاپی ہے جو میرے سامنے ہے ۔ آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب والا ! ابھی ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ بلوچستان ٹائمز کو

۲۴ لاکھ روپے دیتے ہیں ۔ لیکن اگر صفحہ ۱۱ کو آپ دیکھیں تو ۱۰ ہزار ۲ سو ۴۷ روپے ہیں ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ ڈاکٹر صاحب یہ figures کہاں سے دے رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ اس وقت میرے پاس جو figures ہیں اس کے مطابق بلوچستان ٹائمز کو چوبیس لاکھ بتیس ہزار نو سو (24,32,900) کے اشتہار ملے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا ۔ سر جو ہمارے پاس ہے اس میں یہ دس ہزار والی رقم ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے confusion یہی ہو رہا ہے کہ آپ ۲۸۹ کی بات کر رہے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ نہیں جناب والا ! وہ ایک سپیشل پیریڈ کی بات کر رہے ہیں اور یہ مجموعی طور پر ہے ۔ ۱۹۸۵ء سے لے کر ۱۹۹۴ء تک کا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ آخری سوال بلور صاحب ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ سر یہ پشاور کے متعلق ہے کہ جو اخبار پارٹیشن کے فوراً بعد سے چھپ رہا ہے اس کو تو ۹۷ ہزار دیئے گئے ہیں اور جو چھوٹے چھوٹے اخبار ہیں ان کو جو ان کے منظور نظر ہیں کسی کو سات لاکھ اور کسی کو دس لاکھ ، تو سر یہ بڑی نامناسب بات ہے ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اس کو ذرا ٹھیک کیا جائے ؟

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ! بالکل unfair نہیں ہے ۔ یہ ان کا الزام ہے کیوں کہ یہ الزام لگانے میں ماہر ہو چکے ہیں ، باتیں بنانے میں ماہر ہو چکے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب مندوخیل صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین ، وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ موثر اخبار ہے ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ آپ ہمارے پبلک فنڈ سے اخبار کو موثر بناتے ہیں ؟

جناب چیئرمین ۔ جی جناب منسٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ! اخبارات کی اپنی جدوجہد ہوتی ہے ۔

نوائے وقت ہے یا جنگ ہے ان لوگوں کی اپنی جدوجہد ہے ' کوشش ہے ۔ صحافت میں اپنا نام پیدا کیا ہے ' خبریں درست دیتے ہیں اور صورت حال یہ ہے کہ اس طریقہ کار سے انہوں نے بڑی محنت کی ہے اور یہ حکومت نہیں کرتی کہ جو پرائیویٹ اخبارات ہیں وہ اپنی محنت سے محروم رہیں۔ اب News اخبار نکلا ہے .It is going far ahead تو ان کی اپنی محنت ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب شیخ آفتاب احمد ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا سوال یہ ہے آپ سے کہ کیا آپ وہ لسٹ ہاؤس کو فراہم کریں گے یا بتائیں گے کہ جن اخبارات کے اشتہارات آپ نے قطعی طور پر بند کئے ہوئے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ۔ ایسے اخبارات جن کے اشتہارات مکمل طور پر بند کئے ہوئے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ایسی تو میرے خیال میں کوئی لسٹ نہیں ہے ۔ یہ لسٹ یہاں دی گئی ہے اس کے علاوہ اگر ان کے علم میں کوئی بات ہو تو یہ بتا دیں ۔ اگر کوئی اخبارات جو نامعلوم ہیں ان کی علیحدہ بات ہے ۔ لیکن معلوم اخبارات کی تو تمام صورت حال واضح ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے اگلا سوال ۲۷۳ انور بھنڈر صاحب ۔

273. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Information and broadcasting be pleased to state:

(a) Whether the Ministry of Information has so far made any film on the life of the Father of the Nation "Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah" if no its reasons; and

(b) whether it is a fact that some agencies are prepared to do it but the Government is not willing to extend patronage?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) The Ministry of Information

and Broadcasting has made two documentaries on the Founder of the Nation Quaid-e-Azam muhammad Ali Jinnah.

In addition, the Pakistan Government entered into an agreement with Cygnet Limited, London, on March 31, 1983 to produce a documentary film on the Founder of the Nation. The material prepared by them was not of the required standard. In order to avoid expected long drawn legal battle and in the process lost valuable archival material, the Government of Pakistan made payment to the company in 1988-89 and secured the archival and fresh shooting material.

(b) The issue is not of extending patronage. The Government will extend all facilities and patronage if it feels the documentary/film will be of the required standard.

جناب چیئرمین۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ قائد اعظم پر موجودہ حکومت نے کوئی دستاویزی فلم تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ دو documentaries تیار کرنے کی کوشش کی گئی تھی، وہ بھی سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں ہے۔ آئندہ جب بھی کوئی سٹینڈرڈ کے مطابق آیا تو ہم consider کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جناب والا! کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں ایک فلم بنی اور اس کو ساری دنیا نے دیکھا اور ہر ملک میں اور ہر جگہ اپنے بانی کی انہوں نے گاندھی کے نام سے documentary فلم بنائی۔ لیکن ہمارے ہاں documentary ابھی تک نہیں بنی اور سٹینڈرڈ کی نہیں بنی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین۔ کون جواب دے گا اس کا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں دوں گا۔ بات یہ ہے کہ ان کا اپنا سوال ہی ایسا تھا جو بھنڈر صاحب نے فرمایا تھا۔ اگر ان کے دو اجزاء ہیں جناب چیئرمین آپ ملاحظہ فرمائیں تو ایک میں ہے کہ کیا آپ patronage کریں گے اگر کوئی ایسی صوت حال پیش آ جائے،

اصل میں دو documentaries بنی تھیں اور ان میں سے ایک جو ہے سگنٹ لنڈن لمٹیڈ کے ساتھ ہمارا ۱۹۸۲ء میں معاہدہ ہوا تھا۔ یہ مارشل لاء کے دور کی بات ہے۔ تو اس میں کافی کوشش کی گئی لیکن جب اسے فلمایا گیا تو پہلے چیک کیا گیا ایک سب کمیٹی Cabinet کی بنا کر اس کو دیکھا گیا۔ تو وہ بہت ہی زیادہ sub-standard تھی۔ اس لئے یہ مناسب نہیں سمجھا گیا اور اس کے لئے دوبارہ proposal دی گئی۔ review کیا گیا۔ دوبارہ کہا گیا کہ اس کو بناؤ۔ جب دوبارہ اس کو بنایا گیا تو اس وقت کے منسٹر شاید آپ تھے یا کوئی اور تھا تو اس وقت پھر چیک کرنے پر پتا چلا کہ یہ sub-standard ہے اور یہ مناسب نہیں ہے تو یہ جھگڑا چلتا رہا ۱۹۸۸ء تک۔ اس کے بعد اب مسئلہ یہ تھا کہ جو ہم نے قومی اہمیت کا تاریخی مواد ان کے حوالے کیا تھا اس کو بھی واپس لینا تھا۔ اگر مقدمے بازی میں چلے جاتے تو خرچ بھی اس سے زیادہ ہو جاتا اور صورت حال بھی سنبھل نہیں سکتی تھی۔ لہذا ہم نے وہ تاریخی مواد واپس لیا اور پھر سفارتی سطح پر تگ و دو برٹش گورنمنٹ نے بھی کی اور پاکستان نے بھی۔ آخر میں ۱۹۸۹ء فیصلہ ہوا ہے کہ اس کے لئے تمام تاریخی مواد جو اکٹھا ہوا تھا اور وہ تمام مسودات جو تھے وہ سارے ہم نے واپس لے لئے اور ان کو ایک معاہدے کے تحت جو ادائیگی کرنی تھی وہ ۲۹ ہزار ۵ سو سٹرلنگ پاؤنڈ ہم نے ادا کرنے تھے۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ایک پاکستانی ہیں جو قائد اعظم پر فلم بنانے کی کوشش میں ہیں۔ حکومت باقاعدہ ان کی مدد کر رہی ہے۔ مسٹر ایس احمد ان کا نام ہے۔ یہ سول سرونٹ ہیں کیمبرج میں۔ وہ قائد پر ایک فلم بنانا چاہ رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں۔ ان کی ہم مدد کر رہے ہیں تاکہ مستند فلم بن سکے۔ کیوں کہ گاندھی کی جو فلم بنائی گئی ہے وہ ایک مستند فلم ہے۔

جناب چیئرمین۔ کم از کم ہمارے نکتہ نظر سے مستند نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ مستند ہندوستان کے حوالے سے کہ بین الاقوامی سطح پر اس کا ایک سٹینڈرڈ ہے۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے قائد اعظم کو جس پہلو میں پیش کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ان کے اپنے نقطۂ نظر سے ٹھیک ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو خیر ان کی mentality ہے۔ اب اگر انگلستان والوں نے

بھی ایک فلم بنائی ہے Diamond in the Crown of India آپ اس کے پانچ valumes کو دیکھیں تو وہاں پہ آدمی کو بڑی کوفت ہوتی ہے کہ ہماری آزادی کا دن اور انڈیا کی آزادی کا دن ہماری وہ فلم ہی نہیں دکھائی گئی اور انڈیا کو تقسیم ہوتے ہونے آخر میں بھی نہیں دکھایا گیا۔ وہاں پہ انہوں نے نہرو کی تقریر دکھائی ہے۔ اب وہ prejudiced ہیں اس معاملے میں۔ لہذا جو کچھ بھی انہوں نے کام کیا ہے وہ اپنے حوالے سے اور انڈیا کے حوالے سے ہے۔ اس لحاظ سے تو انہوں نے ایک سٹینڈرڈ قائم کیا ہے۔ تو اس کو compete کرنے کے لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہمارا قائد اتنا ہی بڑا تھا اور اس سے بڑا تھا، وہ ایک practical philosopher تھا He cocked out a country out of this, out of a quantum. تو اس کے لحاظ سے یہ سب سٹینڈرڈ نہیں بنی چاہئے تھی۔ اس لئے ہم کوشاں ہیں کہ It should be A one. تاکہ قوم کے لئے ایک نمونہ پیش کر سکیں۔

جناب چیئرمین۔ کمال اظفر صاحب اس پہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔جناب والا! مجھے بھی اس پہ کچھ کہنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, as far as Quaid-e-Azam is concerned, the father of nation, we are second to none in our respect and love for him and I don not like at all this observation that has been made with this insinuation, that there is something in the present administration which shows any some of respect for the father of the nation. I would like to add Sir, that in our manifesto, we have opened with the declaration of the Quaid-e-Azam for Unity, Fath and Discipline. Recently, the Prime Minister of Pakistan visited Lahore to inaugurate the series of letter that were written by the Quaid-e-Azam and we are absolutely committed to honour and to pay due reverence to him. As far as the project is conerned, I would like to correct certain impressions. Please, Mr. Balour, a certain insinuation has been made which is very serious. As a member of the Pakistan Peoples Party we can

not let it pass. The question that Dr. Akbar S. Ahmad is not just a civil servant. He is an author, he is the visiting Professor of the Iqbal Chair at Cambridge University. I am a member of the board which is going to .....

(interruption)

No this is insinuation which is not .....

جناب چیئرمین- insinuation تو ایسی کوئی نہیں ہوئی

Barrister Kamal Azfar: I am a member of the board of that Project. The Project is there to put the record right because the film on Gandhi was not only an insult to the Quaid but also the insult to his intelligence and it was a traversity of history and INSHALLAH we will put it right.

پروفیسر خورشید احمد- جناب والا! میرے بھائی سینیٹر کمال اظفر صاحب نے جو بات کہی ہے - میں اس کی مکمل تائید کرتا ہوں- اس لیے کہ گاندھی پر فلم حقیقت یہ ہے کہ گاندھی کی projection کے ساتھ ساتھ پاکستان کی تصویر کے image کو مسخ کرنے کی ایک deliberate کوشش ہے- اور اس کا جواب نہ دیا جانا بڑا افسوسناک ہے - ماضی میں ہماری حکومتیں اس معاملے میں ناکام رہی ہیں - میں اس میں مسلم لیگ کی حکومتوں کو بھی condemn کرتا ہوں اور دوسری حکومتوں کو بھی- اور ڈاکٹر اکبر ایس احمد نے جو initiative لیا ہے گو میں اس سے وابستہ نہیں ہوں لیکن میں پورے project سے واقف ہوں - میں نے ان documents کو دیکھا ہے جس طرح وہ کام کر رہے ہیں اس کا تعلق نہ پیپلز پارٹی سے ہے نہ مسلم لیگ سے ہے - یہ ایک قومی project ہے اور ہمیں اس پروجیکٹ کی ایک قومی پروجیکٹ کی حیثیت سے تائید کرنی چاہیئے -

Mr. Kamal Azfar: This is an insinuation Sir. They should support this cause. Gandhi film was a private film.

Mr. Chairman: There is no insinuation.....

پروفیسر خورشید احمد - مجھے بات پوری کرنے دیں- ڈاکٹر اکبر ایس احمد نے جو

پروجیکٹ بنایا ہے ' جو اس کی تجاویز ہیں ' جن لوگوں کو وہ interview کر رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا پروجیکٹ ہے کہ ہمیں ہر prejudice سے بالا ہو کر on merit اور قومی مفاد میں غور کرنا چاہیئے ' جس کی بھی حکومت ہو اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ایک اعلیٰ معیار کی فلم جو قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ اور پاکستان کا اصل تصور ' اور جو ہماری historic struggle ہے اس کی اس میں صحیح صحیح projection ہو اور گاندھی کی فلم میں جو سوال اٹھائے گئے ہیں ' ان کا directly جواب دیئے بغیر حقائق اور تاریخ کی جو articulation ہے اسے اس طرح بیان کیا جائے کہ ان کے جواب بھی ہو جائیں۔ محترم جناب شیر افگن صاحب نے غالباً "by slip of a tongue" یہ بات کہہ دی کہ وہ مستند ہے ۔ وہ فلم historical distortions, travesties, calumnies سے بھری پڑی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ ہمارے وزراء کو بھی ایسے issues پر بات کرتے ہوئے ذرا احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ' اس کے لیے حکومت نے کوئی target fix کیا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ یہ تو private project ہے۔ Nothing to do with the Government

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! پروفیسر صاحب جو یہ فلم بنا رہے ہیں ان کے ساتھ بہت سے لوگ کام کر رہے ہیں ۔ حکومت ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ پاکستان کی پچاسویں سالگرہ پر یہ film release ہو گی۔

Mr. Chairman: Thank you. Next question No.274.

میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب بتا رہے تھے کہ نوٹس بھی دیر سے ملا تھا اور معلومات اکٹھی کر رہے ہیں تو اگر آپ agree کریں تو اس کو defer کر دیا جائے ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ اس کو defer تو کر دیا جائے لیکن یہ ایک اہم سوال ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ یہ بہت اہم سوال ہے ۔ اسی لیے ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے request کی ہے کہ یہ بہت اہم سوال ہے وہ چاہ رہے ہیں کہ اس کی کچھ تحقیق بھی کریں ۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب اس کی یقین دہانی کرائیں کہ اگلی بار تو اس کا جواب ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ بالکل ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! جیسا کہ میں نے آپ سے بھی گزارش کی تھی کہ اس کو اگلے سیشن میں لے جائیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس کو ضرور اگلے سیشن تک defer کریں۔

Mr. Chairman: Dr. Sahib is taking a lot of interest in this question. He wants to be fully in picture and then he will reply. So, it will be taken in the next session.

276. *Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the policy regarding promotion of regular engineers in the Pakistan Broadcasting Corporation; and

(b) the number of vacant posts of Engineering Managers in the PBC and the steps taken by the Government to promote eligible engineers of the Corporation against these posts?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: (a) Promotion of Engineers in PBC is made on the basis of seniority, professional competence and marks in the quantification of their Performance Evaluation Reports.

(b) There are two vacant posts of Engineering Managers which are required to be filled by promotion only. These promotions have been held up because of objection raised by the Pakistan Engineering Council about "non-qualified engineers" as well as litigation.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میرا سوال یہ ہے کہ promotees اور direct appointees کا کوئی ratio بتائیں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Ratio نہیں ہوتی بلکہ یہ special posts ہیں۔ مختلف posts کیلئے Act میں دیا ہوا ہے۔ مثلاً "Controller (Engineering)" جو ہے یہ 100% filled in by promotion from Deputy Controller اب دوسرا نمبر دو ہے

Deputy Controller (Engineering) filled in 100% by promotion from Engineering Manager.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں بات Engineers کی کر رہا ہوں۔ Promotees اور direct appointees کا۔

جناب چیئرمین۔ سوال تو بڑا simple ہے کہ ratio کوئی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! ایک جگہ پر فرق ہے۔ یعنی Senior Broadcast Engineers میں جو filled in 60% by direct recruitment and 40% by promotion۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں جی کہ Senior Broadcast Engineers میں ہے ratio 60% by direct recruitment and 40% by promotion.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب میں جو لسٹ پڑھ رہا ہوں اگر سن لیں تو ان کو سب چیزوں کا پتہ چل جائے گا۔ اس کے بعد Broadcast Engineer filled in 100% by promotion from Sub-Engineer اب سب انجینئر جو کہ سب سے lowest grade ہے اس میں جب آتے ہیں تو یہ direct recruit ہوتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ Engineering Manager کے promotion کے criterion کیلئے آپ نے جواب دیا ہے on page 5 (a), promotion of Engineers in PBC made on the basis of seniority, professional competence and marks in the quanitification of their performance evaluation reports

اس میں کہیں یہ بات نہیں کی گئی ہے کہ Engineering Council کا اگر اعتراض ہو گا۔۔۔ آدمی اگر ان شرائط پر اترتا ہے تو کیا پھر بھی Engineering Council کا اعتراض آپ سنیں گے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اگر پورا اترتا ہے تو وہ یقینا" promote ہو گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب انھوں نے جو criteria lay down کیا ہے۔ آپ ۵(a) ملاحظہ کریں۔

They say, promotion of Engineers in PBC is made on the basis of seniority, professional competence and marks in the quantification of their performance evaluation reports.

تو میں نے عرض کیا ہے اگر ایک آدمی میں یہ تمام qualification ہے اور اس کے بعد بھی اگر Engineering Council اعتراض کرتی ہی کہ ان کو promote نہ کیا جائے تو پھر کیا ہو گا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! جب وہ اعتراض کرتی ہے تو ساتھ ہی ایک اور مسئلہ پیش آ جاتا ہے کہ usually they go to the courts as they have gone اب مصیبت یہ ہے جو چیز عدالت میں چلی جائے یا وہ عدالت میں لے جائیں تو آپ پھر کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب تو دو پوسٹیں خالی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ مجھے پتہ ہے لیکن اس کے متعلق روالپنڈی بنچ میں کیس دائر ہوا ہے۔ Sir, I have got the full information, here Engineer یہاں Engineer اور litigation کا لفظ دیا ہے۔

but the case is with the Rawalpindi Bench of Lahore High Court.

سید محمد فضل آغا۔ جناب انھوں نے اس میں لکھا ہے non-qualified Engineer جب non-qualified ہو تو یہ Engineer کہلا بھی نہیں سکتے ہیں۔ یہ کیا انھوں نے لکھ دیا ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بات یہ تھی کہ شروع میں ہمارے ہاں overseers جو ہیں they are in technical terms known as non-qualified and they were in our

services from the start of our country یہ جو ڈپلومہ کورس والے ہیں ان کو ہم non-qualified کہتے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا ۔ جناب چیئرمین صاحب یہ بڑا serious issue ہے اس کا exception انجینیرنگ کونسل والے دے سکتے ہیں ۔ کبھی آپ نے کمپاؤنڈر کو non-qualified Doctor کہا؟ کبھی وکیل کے منشی کو آپ نے non-qualified lawyer کہا؟ یہ تو غلط بات ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین ۔ مطلب ہے کہ ' اوورسیئر کو اوورسیئر ہی کہنا چاہئے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ یہ ایک تجویز ہے ۔ اس کو مان لیں ۔ جی جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا ! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ' پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن ایک بہت اہم ادارہ ہے ۔ کیا اس کے انجینئرز میں بلوچستان سے کوئی انجینئر ہے ؟

جناب چیئرمین ۔ کوئی بلوچستان کا انجینئر ہے ؟ کوالیفائیڈ یا ان کوالیفائیڈ ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی اس کے لئے fresh نوٹس دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ کیا فرمایا جناب آپ نے جی ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب یہ fresh نوٹس دے دیں جی ۔ ساری پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے لئے کہ کتنے ملازمین ہیں۔ کون کون ہیں اور کہاں ہیں تو یہ بہتر رہے گا۔

جناب چیئرمین ۔ یہ کہہ رہے ہیں جی کہ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن میں بلوچستان سے کوئی ہے ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہوں گے---- لیکن میرے پاس اس کے متعلق معلومات نہیں ہیں ۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ فریش نوٹس دیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں جی کہ ان کے پاس معلومات نہیں ہیں ۔ جی

جناب اگلا - ۲۷۷ جی آفتاب شیخ صاحب- کیا گیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ - ضمنی سوال - سوال پڑھوں گا پہلے میں۔

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether it is a fact that the applications which are being filed before the Deputy Commissioners in each district of the provinces for posts from Grade 1 to 5 shall only be considered if recommended by PPP Senators/M.N.As., M.P.As.

Syed Iqbal Haider: No.

سوال میرا یہ ہے جی کہ تمام جگہوں پر درخواستوں پر جب تک منظوری متعلقہ ایم این اے ایم پی اے، سینیٹر کی نہ ہو - وہ درخواست قابل قبول نہیں ہے - یہ سوال ہے میرا -

جناب چیئرمین - جی جناب منسٹر صاحب -

سید اقبال حیدر - جناب چیئرمین یہ حقیقت نہیں بلکہ الزام ہے -

جناب چیئرمین - ڈاکٹر ریحان صاحب -

ڈاکٹر محمد ریحان - جناب والا ! میرا سوال یہ ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنروں کے ذریعے درخواستیں مانگ رہے ہیں مختلف محکموں کے لئے - جو ان کے ساتھ concerned ہی نہیں ہیں جی - کیا ضرورت تھی ؟

جناب چیئرمین- کیا یہ سلسلہ ختم نہیں کردیا گیا؟

سید اقبال حیدر - جی یہ تاریخ ختم ہو چکی ہے - اس کی ضرورت صرف اس لئے ہے جی کہ جناب عوام میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے اور وہ مالی مسائل سے دوچار ہوتے ہیں اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے اپنے ڈسٹرکٹ سے نکل کر کراچی آئیں یا اسلام آباد پہنچیں ان کی سہولت کے لئے کیا گیا ہے تاکہ اخراجات بھی کم ہوں اور انہیں زیادہ مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب چیئرمین - جی جناب مندوخیل صاحب -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل- جناب والا ! یہ ذرا بتا دیں کہ یہ درخواستیں

ہیں کہاں ؟ جو ڈپٹی کمشنر کو دینی تھیں وہ لوگوں نے دیں ان کی تعداد کیا ہے ؟ اور اس وقت وہ کہاں ہیں مختلف ڈسٹرکٹ کی ؟

جناب چیئرمین ۔جی جناب منسٹر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ۔ نوکریوں کا تعین بڑے مختلف مراحل پر ہو رہا ہے ابھی جو ہے وہ صرف Assessment ہے کہ کتنے امید وار ہیں ؟اور کن کن پوسٹوں کے لئے وہ درخواستیں دے رہے ہیں ؟ اس چیز کا اندازہ کرکے جہاں جہاں اسامی ہوگی ، انہیں شامل کیا جائے گا ۔ اس کا فوری تعین اور فوری تعدا د میں نہیں دے سکتا ۔ لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ اس مالی سال کے خاتمے تک ایک لاکھ سے زیادہ اسامیاں کم از کم ہم پر کر سکیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی بلوز صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب والا ! پندرہ ستمبر تک ڈپٹی کمشنروں کو دینی تھیں ۔ دس ہزار درخواستیں دینی تھیں ۔ اس کا میں پوچھ رہا ہوں۔ یہ دوسری بات ہے اورپندرہ ستمبر کے بعد والی دوسری بات ہے ۔ وہ پھر دس ہزار ہے ۔ میں پہلی درخواستوں کا پوچھ رہا ہوں ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب یہ بجا ہے کہ اس وقت فوری طور پر اسامیاں صرف دس ہزار ہیں لیکن اس رواں سال کے دوران اسامیوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہوگی ۔فرض کیا کہ ڈپٹی کمشنروں کے پاس اگر بیس پچیس ہزار درخواستیں آئی ہیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس سے بھی زیادہ درخواستیں آئی ہیں ۔ وہ تو جمع کررہے ہیں ۔ میں فوری طور پر درخواستوں کی تعداد بتا ہی نہیں سکتا ۔

جناب عبدالرحیم خان مندو خیل ۔ جناب اس کو defer کردیں ۔

جناب چیئرمین ۔ سوال defer نہیں کر سکتے ۔ یہ ضمنی ہے کہ کل درخواستوں کی تعداد کتنی ہے ۔جو ڈپٹی کمشنروں کے پاس آئی ہیں ۔ آپ اگلے اجلاس تک یہ سوال کریں ۔ اس وقت تک اطلاعات بھی مل جائیں گی ۔

سید اقبال حیدر۔ جو ملازمتیں ہیں اور جس ملازمت کے لیے جو لوگ مستحق ہیں ، ان

تام کو ہم انٹرویو کے لیے بلائیں گے۔

Mr. Chairman: So, all the questions are taken as read and placed at the table of the House.

278. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to evolve a code of ethics for the journalists?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: Yes. There is proposal under consideration.

279. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Railways be pleased to state the steps taken by the Government to overhaul and modernize the railway system?

Minister for Railways: Government has approved provision of Rs. 40 Billion for rehabilitation and modernization of railway system during 8th Plan period (1993-1998). The major schemes include rehabilitation of old-age locomotives, replacement of over-age rails and sleepers and replacement of over-age plant and machinery. On the modernization side of the system, it has been programmed to supplement 175 modern design Airconditioned Coaches, procurement of 53 new locomotives and 1400 high capacity wagons. In addition it has been programmed to double 800 K.M. approximately of main line from Lodhran to Peshawar.

Some of these schemes are in progress while others will be executed in subsequent years depending upon availability of funds.

280. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Railways be pleased

to state whether there is any proposal under consideration of the Government to lay a double Railway track between Lahore and Peshawar, if so, when?

Minister for Railways: Yes; the Eighth Plan has a provision of Rs. 10 Billion for doubling the railway track from Lodhran to Peshawar which covers the Lahore-Peshawar position. The project is planned to be completed during Eighth Plan i.e. 1993-98.

281. ***Syed Muhammad Jawad Hadi**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in August, 1988 some tribes of Orakzai agency attacked a village Lodhi Khel in Tehsil Hango, District Kohat and looted 118 houses, killed 6 kidnapped 5 and wounded 7 persons;

(b) whether it is also a fact that the same people attacked village Shahookhel and forcibly received rupees four lacs as ransom;

(c) whether it is further a fact that the Government had approved a sum of Rs.9,33,000 as compensation for the affectees; and

(d) whether it is also a fact that this amount has not yet been disbursed to them, if so, its reasons and the time by which the affectees will be paid compensation?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) Yes. In August, 1988 some tribes of Orakzai Agency attacked a village Lodhi Khel looting and damaging 79 houses. 9 persons were killed and four got injured in the clash.

(b) No.

(c) No.

(d) As para 'C' above.

282. ***Syed Muhammad Jawad Hadi**: Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state:-

(a) the steps taken by the Government to control smuggling of food grains and other essential commodities to Afghanistan through Kuram Agency; and

(b) whether it is a fact that the local administration is also involved in smuggling, if so, the action taken by the Government in this regard?

Malik Abdul Qayyum Khan: Despite our best efforts the reply has not yet been received from Government of NWFP/Agencies. However, the same will be placed on the floor of the House as and when received.

283. ***Syed Muhammad Jawad Hadi**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to refer to Senate starred question No. 159 replied on 3rd August, 1994 and state the names of doctors and para-medical staff working in the District Hospital Kalaya, Orakzai Agency and the steps taken by the Government to fill vacant posts in the Hospital?

Malik Abdul Qayyum Khan: The name of the doctors and para-medical staff working in the District hospital kalaya, Orakzai Agency are as under:-

Medical Officer's

1. Mr. Riaz Ali Shah.
2. Mr. Israil.
3. Mr. Luqman.
4. Dr. Rukhsana Perveen was posted but she did not join.

Para Medical Staff

1. Mr. Malik Akhtar Khan.	Working as Male Nurse
2. Mr. Sorat Ali	Dental Tech.

3. Mr. Mansoor Ali.	Anesthesia Tech.
4. Mr. Muhammad Ishaq.	Radiographic.
5. Mr. Shah Hussain.	-do-
6. Mr. Fahimullah.	Lab. Asstt.
7. Mr. Javed.	-do-
8. Mr. Hadi.	Dispensar
9. Mr. Zahid.	-do-
10. Mr. Abdur Rauf.	-do-
11. Mr. Aslam Khan.	-do-
12. Mr. Attaullah.	-do-
13. Mr. Sajn Ali.	-do-
14. Mr. Aman Ali.	-do-
15. Mr. Nowshad Ali.	-do-
16. Mr. Ziaul Hussain.	-do-
17. Mr. Kheyal Mir.	-do-
18. Mr. Muhammad Zamin.	O.T.A.
19. Mr. Shah Pur Khan.	Lab. Attendant
20. Mr. Ali Ahmad.	-do-
21. Mr. Razmin Ali.	B.B.Attendant
22. Mr. Habad Hussain.	Dental Atendant
23. Mrs. Sahiraj Jan.	Dai.
24. Mrs. Nithla Jan.	-do-
25. Mrs. Shera Jan.	-do-
26. Mr. Akhtar Ali.	Ward Orderly.
29. Mr. Inayat Hussain.	-do-

Efforts are in hand to fill the vacant posts.

284. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of cases of arms smuggling registered in N.W.F.P. during the last two years indicating also number of cases disposed of with the number of smugglers convicted?

Reply not received.

285. * Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of vacant posts in BPS-17 to be filled in through competitive examinations and the time by which these will be filled in?

Syed Iqbal Haider: There are total 170 vacant posts in BPS-17 to be filled in through Competitive Examination, 1993. These are expected to be filled in by 31st October, 1994.

286. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the total number of persons working in various grades in the FIA with province-wise break-up?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Total number is 2058. Their grade-wise and province-wise break-up is at Annexure-A.

Annexu

STATEMENT SHOWING BPS AND PROVINCE-WISE NUMBER OF PERSONS

EMPLOYED IN F.I.A.

S.No.	BPS	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	NA/FATA	A.K.	Total
1.	21	01	-	-	-	-	-	01
2.	20	05	01	03	-	-	-	09
3.	19	04	03	-	-	-	-	07
4.	18	20	09	06	02	-	-	37
5.	17	41	17	13	05	02	-	78
6.	16	90	61	23	11	06	01	192
7.	15	21	06	04	01	01	-	33
8.	14	78	88	22	18	03	-	209
9.	12	34	12	08	02	01	01	58
10.	11	35	11	06	01	01	01	55
11	09	39	55	02	03	03	-	102
12.	07	164	73	37	12	07	03	296
13	05	527	270	79	55	22	21	974
14.	04	04	02	01	-	-	-	07
						Total:		2058

287. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Interior a Narcotics Control be pleased to state the total number of persons working various grades in the Narcotics Control Division and its attached departments w province-wise break-up?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Total number

persons working in various grades in the Narcotics Control Division and its attached departments is 1023. Province-wise break-up is as under:-

Balochistan	81
Northern Areas (Gilgit)	44
NWFP	169
Punjab (including Islamabad)	539
Sindh	190
Total:	1023

288. ***Mr. Aftab Ahmed Sheikh:** Will the Minister for Defence be pleased to state the steps taken by the Government to pursue the USA Government for supply of 38-F-16 planes?

Mr. Aftab Shahban Mirani: (a) Total number of aircraft is 28 and not 38, 11 out of the USG credit and 17 out of the US$ 648 Millions paid out of National Funds.

(b) Government of Pakistan has been making concerted efforts through constructive dialogue with US Government at all levels for supply of the contracted aircraft or for refund of the money advanced for these aircraft.

289. **Chaudhry Shujat Hussain:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the amount paid to each newspaper for advetisements since October, 1993?

Mr. Khalid Ahmed Khan Kharal: The requisite information is annexed.

STATEMENT SHOWING THE AMOUNT PAID BY PID THROUGH AGPR, ISLAMABAD TO EACH NEWSPAPER FOR ADVERTISEMENT SINCE OCTOBER, 1993

S.NO.	NAME OF NEWSPAPER	TOTAL AMOUNT
1.	Daily Frontier Post (C)	159871.96
2.	Daily Nation	45137.01
3.	Daily Ibrat	50599.01
4.	Daily News (C)	34835.76
5.	Daily Mussawat	121221.96
6.	Daily Mashriq (C)	136669.31
7.	Daily Dawn	144012.79
8.	Daily Pakistan (C)	148731.90
9.	Daily Pakistan Observer	30672.38
10.	Daily Wifaq (C)	29090.22
11.	Daily Khabrain (C)	173292.86
12.	Daily Sang-e-Meel (C)	15464.00
13.	Daily Asia Times	12997.80
14.	Daily Balochistan Times	10374.72
15.	Daily Jasara	19876.48
16.	Daily Zamana	17348.92
17.	Daily Jurat (C)	12753.38
18.	Daily Business Times	12064.24
19.	Daily Jaddat	6218.20
20.	Daily Korkun (C)	12527.10
21.	Daily Meezan	1564.38

NO.	NAME OF NEWSPAPER	TOTAL AMOUNT
	Daily Aman	7020.54
	Daily Awami Awaz	10947.96
	Daily Muslim	69284.17
	Daily Pakistan Times (C)	378614.33
	Daily Jang (C)	887678.00
	Daily Nawa-e-Waqt (C)	376051.00
	Daily Sindh News	8668.60
	Daily Haider	22991.38
	Daily Business Report	10523.04
	Daily Millat (C)	3148.06
	Daily Tijarati Rehber	1338.20
	Daily Paghami Sindh	2876.64
	Daily Sarhad Peshawar	7122.00
	Daily Al-Waheed	3654.00
	Daily Al-Falah	1701.00
	Daily Swrt-e-Haal	612.00
	Daily Ihtemad	1095.36
	Weekly Kaheer	8494.92
	Daily Dyanat	10374.00
	Daily Awam	2813.77
	Weekly Chatan	1052.64
	Daily Baghram	1148.40
	Daily Business Recorder	11668.68
	Weekly Insaf	1185.47

O.	NAME OF NEWSPAPER	TOTAL AMOUNT
	Weekly Mubarak	445.76
	Daily Hurriat	3731.62
	Daily Nahara Haq	4929.12
	Daily Wahadat	4494.00
	Daily Aftab (C)	13767.76
	Daily Jehad	4914.00
	Daily Shahdat	2343.60
	Daily Eagle	924.30
	Weekly Takbeer	4563.18
	Daily Shamal	4032.00
	Daily Basharat	558.00
	Weekly Jahad	5602.48
	Daily Kawish	3955.40
	Daily Kamat	1782.00
	Daily Saadat	882.00
	Daily Afaq	399.20
	Weekly Uns	673.20
	Daily Ailan	1931.46
	Daily morning News	1937.88
	Daily Balochistan Express	4694.44
	Daily Intikhab Hub	1095.36
	Daily Kaleem	2120.40
	Daily Hilal-e-Pakistan	3748.10
	Daily Jehan Huma	1664.40

S.NO	NAME OF NEWSPAPER	TOTAL AMOUNT
70.	Daily tammer Balochistan	1460.48
71	Weekly Nikhar	1636.60
72.	Daily Zamana	17349.32
73.	Dily Sarwan	2746.80
74	Daily Mubasr	11275.20
75.	Daily Watan	2772.00
76.	Daily Syassat	2551.50
77.	Daily Al-Jamit-e-Sar	2401.20
78.	Daily Pasban	558.00
79.	Daily Al-Akhbar	328.80
80.	Weekly Ishara	805.00
81.	Daily Mohasbaha	3750.48
82.	Daily Hijrat	19140.30
83.	Daily Urooj	4938.30
84.	Weekly Nashmm	721.56
85.	Weekly Shahbaz	1485.00
86.	Weekly Siachan	289.76

290. ***Chaudhry Shujat Hussain**: Will the Minister for Defence be pleased to state the text and purpose of Ghalib's verse printed on the menue of PIA's Islamabad-- -Istanbul------London flight?

Mr. Aftab Shahban Mirani: The text of the Ghalib's verse printed on the menue card is reproduced below:-

میں اور بزم مے سے یوں تشنہ کام آؤں!

یں نے کی تھی توبہ ساقی کو کیا ہوا تھا!

How strange I had to quit

The tavern and forego the wine

Why could not Saqi find it fit

To play her part, if I failed mine

The purpose be hinded printing of Ghalib's verse on the menue card is-

(i) To create a pleasant mood in the mind of a passenger in a traditional perspective.

(ii) To promote national heritage and culture in the international market. The menue cover in reference is also a cartoon of the tradition.

291. Transferred to the Cabinet Division.

292. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact tht more than 300 plots of railway land were allotted by the previous government to its favourites and supporters at throw away prices in Karachi, Lahore, Rawalpindi and Faisalabad after October 1990;

(b) wheter it is also a fact that the Railway Housing Authority (RHA) have now issued notices to all the illegal allottees of the land, but none of them has responded so far;

(c) whethr it is further a fact that the RHA was under tremendous pressure for illegal allotments of plots during previous regime and tht some of the RHA's office bearers tendered their resignations in protest; and

(d) whether it is also a fact tht irregularities in the allotment of commercial railway land were committed?

Minister for Railways: (a) No plot of railway land was allotted by the previous Government in Karachi, Lahore, Rawalpindi and Faisalabad after 19 However, 295 residential and 138 commercial plots of railway and were allotted a October, 1990 by the Railway Employees Cooperative Housing Societies (Pri bodies regsitered under the Cooperative Societies Act) in these cities to their b fide members according to the Bye laws of these societies.

(b) Since no plot was illegally allotted by the previous Government, no no has been issued by the Housing Societies. However, before October, 1990 cer railway employees had obtained allotment of more than one plot by becon members in different Housing Societie. Notices have been issued by the socie to such allottees for the cancellation of multiple plots.

(c) There was no pressure for illegal allotment of plots during previous reg and no office bearer of the Housing Societies tendered his resignation.

(d) As a result of an enquiry some cases of irregularities made by Housing Society Rawalpindi in the allotment of commercial plots have come to notie. The matter is under further investigation and suitable action will be taken finalization.

293. **Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister Incharge of Establishment Division be pleased to state:

(a) the name, educational qualification and experience of the Secret Ministry of Information and Broadcasting; and

(b) whether the said post has been filled on contract basis or otherwise?

Syed Iqbal Haider: (a) The name of the Secretary, Ministry Information and Broadcasting is Mr. Hussain Haqqani. He has obtained Maste

of Punjab; Press Assistant to the Prime Minister (1990-92) and was named Pakistan's High Commissioner to Sri Lanka. He was also appointed as Press Assistant with the status of a Minister of State before his appointment as Secretary, Ministery of Information and Broadcasting Islamabad.

(b) Mr. Hussain Haqqani has been appointed on contract in BS-22 for a period of two years and posted as Secretary, Ministry of Information and Broadcasting Islamabad with effect from 7th July, 1994.

294. Transferred to the Ministry of Communications.

295. * **Chaudhry shujat Hussain:** Will the Minister for Defence be pleased to stte the retirement age of air hostesses and stewards in the PIA?

Aftab Shahban Mirani: Retirement age of Airhostesses is 35 years extendable upto 45 years whereas that of stewards is 60 years.

296. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Interior and Norcotics Control be pleased to state:

(a) the value of smuggled goods seized since November, 1993 in Taftan, Naukundi and Noushki, District Chagai; and

(b) the number of smugglers against whom cases have been registered; and action taken against them?

Reply not received.

297 ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether the Frontier Corps are empowered to check smuggling if so, its reasons?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Frontier Corps Baluchistan has been authorised to check smuggling under Customs Act, 1969

297. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether the Frontier Corps are empowered to check smuggling if so, its reasons?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Frontier Corps Baluchistan has been authorised to check smuggling under Customs Act, 1969 within 20 miles along International borders. The Frontier Corps NWFP have, however, not been authorised such powers. The reasons for delegation of such powers to Frontier Corps Balochistan is narcotics interdiction, stoppage of smuggling of edible and other contra and items to neighburing countries.

298. Mr. Ilyas Ahmed Bilour : Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number of references of the Ombudsman Secretariat pending in the interior Division since January, 1993 with their details, date of receipt in the Division and the action taken in each case?

Reply not received.

299. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister Inchrge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in 1993 competitive examination, 373 CSS candidates were declared successfu' in written examination whose interviews by FPSC have also been completed but their final results are still awaited;

(b) whether it is also a fact that about 600 seats of CSS officers are lying vacant, if so, whether all the candidates declared successful would be given appointment; and

(c) whether it is further a fact that Government is planning to absorb only 150 candidates and thty remaining seats will be filled by persons of its own choice or

from in-service or retired Armed Forces Officers, if so, its reasons?

Syed Iqbal Haider: (a) This is correct except tht the final result has since been declared by the FPSC on 15-9-1994.

(b) This is not correct.

(c) This is not correct.

300. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Registration Office Turbat, is functioning in a rented building, if so, the monthly rent of the building; and

(b) whether it is also a fact that the rent is not being paid to the owner regularly, if so, its reasons, indicating also the arrears of rent and time by which arrears will be paid?

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) It is a fact that Registration Office, Turbat is functioning in a rented building and the monthly rent of the building is Rs. 3,500.

(b) Not correct. In fact rent has been paid to the owner uptill 30-6-1994. Rent for the period 1-7-1994 onward will be paid to the owner in due course of time as per practice in vogue.

301. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Interior and Norcotics Control be pleased to state the number of Afghan Refugees living illegally in Makran Division and the steps taken by the Government for their return?

Reply not received.

302. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Interior and Norcotics Control be pleased to state whether ransom was paid to Mullah Rakati for the

release of Pakistanis kidnapped by him recently?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: No ransom was paid to Mullah Rakati, an Afghan Commander, for the release of Pakistanis and the two Chines Engineers kidnapped by him.

303. ***Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) whether it is a fact that interviews and tests were held by the FPSC on 13-12-93 for 26 posts of inspectors in the F.I.A. if so, the number of persons selected by the FPSC indicating also their names and place of domicile; and

(b) the number of persons appointed in the F.I.A. in B-16 and B-17 during the period of present regime indicating also their names, educational qualifications and place of domicile separately in each case?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: (a) It is a fact that interviews for recruitment of 26 Inspectors in BPS-16 were held by the FPSC from 6-12-1993 to 22-12-1993 in the first phase and from 25-4-1994 to 16-5-1994 in the second phase. However, when the interviews were in progress by the FPSC, it became known to the Ministry of Interior that 13 Inspectors appointed by the Placement Bureau whose services were terminated on 8-12-1990 were being reinstated. Therefore, the FPSC was asked by the Ministry of Interior to stop further processing of the (recruitment) cases of Inspectors unless the vacancies position became known. Subsequently under Cabinet decision dated 20-12-1993 and some in cases involving Court decision dated 18-11-1993, the Inspectors terminated after 1990 were decided to be reinstated. The clear vacancy position is being worked out which will be conveyed to the FPSC for nomination.

(b) One Inspector in BSC-16 has been appointed. Detail at Annex 'A'. Moreover, five Assitant Director/Legal (BPS-17) have been appointed in FIA through FPSC with the approval of competent authority. Detail at Annex 'B'.

Annexure 'A'

PARTICULARS OF OFFICER APPOINTED ON ADHOC BASIS IN THE FIA

S. No.	Name	Educational Qualification	Domicile
1.	Mr. Alam Zeb Khan.	LL.B	N.W.F.P.

Annexure 'B'

PARTICULARS OF ASSISTANT DIRECTOR/LEGAL (BPS-17) APPOINTED IN FIA THROUGH FPSC

S. No.	Name	Domicile	Educational /Qualification
1.	Syed Awais Ashraf Gilani	Merit/Punjab	Law Graduate
2.	Mr. Muhammad Latif	Punjab	Law Graduate
3.	Mr. Nasir Ahmed Saghir	-Punjab	Law Graduate
4.	Mr. Jafar Shah	N.W.F.P.	Law Graduate
5.	Mr. Qaiser Shabbir Warraich	Punjab	Law Graduate

304. Disallowed on re-consideration.

Mr. Khalil-ur-Rahman: Point of order, Sir. In today's question hour about 14 and a half minutes have been taken by the Treasury Benches on very vague explanations which were very vaguely related to the questions and I think this has deprived of a lot of members from asking questions, again. So, my suggestion is in cases like that if it is necessary to have that speech then as, it happens in the sports, there should be a time out. Now, if you please have a stop watch, sir. You may exclude such time.

جناب چیئرمین۔ چلیں اس کو discuss کریں گے۔

جناب خلیل الرحمن۔ یہ تو گڑبڑ ہو گئی ہے ۔

Mr.Chairman- This is an interesting concept.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا ایک سوال تھا وہ بڑا اہم ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پھر کیا کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ مجھے اجازت دی جائے کہ اس پر ہم سپلیمنٹری کریں۔

جناب چیئرمین۔ ابھی آج۔ وہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! آپ کی بات صحیح ہے ۔ لیکن ہمارے صوبے سے بہت relevant ہے۔

جناب چیئرمین۔نہیں سارے relevant ہیں۔مجھےکوئی ایک سوال بتائیں جو relevant نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب والا ! ۴۰ ملین روپے انہوں نے ریلوے کے لیے دیئے ہیں ۔ جناب والا ! آپ ذرا اس میں اجازت دے دیں---

جناب چیئرمین ۔ میں اجازت کیسے دے دوں ۔ ٹائم ہی نہیں ہے ۔ میں کیسے کر دوں۔ قانون کے خلاف تو میں بات نہیں کروں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ یا پھر اس سوال کو defer کریں۔

POINT OF ORDERS

i) RE: THE AGE OF RETIREMENT.

جناب چیئرمین۔ آپ سوال دوبارہ دے دیں۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں پہلے اٹھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ Question Hour کے بعد ۔ سر، ایک بہت اہم مسئلہ ہے ، جو میں آپ کی وساطت سے ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ یہ سر، Government is thinking to reduce the age of retirement fromsixty to fifty nine.

ایک قومی مسئلہ ہے۔ اس سے تقریباً ساٹھ، ستر ہزار لوگ متاثر ہوں گے۔ اگر گورنمنٹ نے لوگوں کو appoint کرنا ہے تو پھر ایک yardstick سے کرنا چاہیئے ۔ ادہر تو ۵۹ میں لوگوں کو ریٹائر کرنا چاہتے ہیں۔ ادھر ۶۵ اور ۷۰ کے اپنے لوگوں کو کنٹریکٹ پر لا رہے ہیں۔ This is very crucial thing. This should be considered over here اور میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحبان کو request کروں گا کہ اس مسئلے سے کم ازکم ۷۰، ۸۰ ہزار آدمی متاثر ہوں گے۔ اور شاید یہ اس لیے کر رہے ہیں کہ جو ریٹائر ہو جائیں گے ان میں سے چنیں گے۔ جو ان کے آدمی ہیں ان کو دوبارہ کنٹریکٹ پر لگا دیں گے۔ اور جو ان کے آدمی نہیں ہیں ان کو چھٹی دے دیں گے۔ سر، یہ قومی مسئلہ ہے۔ اس پر وزیر صاحبان کو غور کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ اس پر کون respond کرنا چاہے گا۔ اقبال حیدر صاحب آ گئے ہیں۔ I think he may want to respond. Iqbal Haider Sahib, he has raised a point of order انہوں نے ذکر کیا ہے کہ پتہ چلا ہے کہ government wants to retire the civil servants at the a ge of fifty nine and he says اس سے بہت پریشانی بن رہی ہے ۔ ۷۰/۸۰ ہزار لوگ متاثر ہوں گے۔ تو Would you like to say something

سید اقبال حیدر۔ سر، ابھی ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ بہرحال سوچ پر پابندی نہ لگائی جائے۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے بیان دے دیا ہے کہ فی الحال ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہے۔ جناب منظور احمد گچکی صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر ۔

ii) RE:EXTENSION IN SERVICE.

جناب منظور احمد گچکی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! میں اسی سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسی زمانے میں گورنمنٹ کی یہ پالیسی تھی۔ جو ملازمین ریٹائر ہو جائیں گے۔ ان کی دوبارہ extension نہیں ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بھی کئی مرتبہ یہ مسئلہ لایا گیا ہے۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ اس فارمولے پر عمل نہیں کیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے اس پر جب عمل نہیں کیا جائے گا۔ تو لوگوں کی حق تلفی ہوگی ۔ میری آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے ایک گزارش ہے کہ جو ملازمین ریٹائر ہو جائیں۔ ان کو extention نہ دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ مسئلہ پہلے بھی آ چکا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ بہت پہلے آ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں وزیر صاحب جو ہیں اس سلسلے میں اگر یقین دہانی کرائیں۔

جناب چیئرمین۔ یقین دہانی تو نہیں کرا سکتے۔ کیونکہ حکومت نے بار بار یہ کہا ہے کہ یہ routine نہیں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ سر' یہ ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں اگر آپ دیکھیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ فرمائیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ سر' اس میں کچھ confusion پایا جاتا ہے۔ جناب چیئرمین extension ایک کو بھی نہیں ملی۔ contract basis پر اگر دوبارہ ---

جناب چیئرمین۔ re- employment ہوئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ re-employment نہیں کہتے۔ وہ contractual service کہتے ہیں۔ وہ علیحدہ بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ آپ ٹیکنیکل بات کر رہے ہیں۔ point is جو آدمی ریٹائر ہو ریٹائر ہو گیا۔ اس کو مزید نوکری نہیں ملنی چاہیئے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب احسان الحق پراچہ صاحب ملک سے باہر جانے کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ مورخہ ۱۵ تا ۲۲ ستمبر وہ ملک میں نہیں ہونگے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب اکرم شاہ صاحب بیرون ملک دورے پر ہیں اس لیے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی

منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مخدوم شہاب الدین صاحب اور شعبان میرانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ایوان میں حاضر نہیں ہوسکیں گے۔ Next Privilege Motions نمبر۱۰ حافظ حسین احمد صاحب خورشید صاحب، فضل محمد صاحب، ساجد میر صاحب، جواد ہادی صاحب ۔ حافظ حسین احمد صاحب غیر حاضر ہیں۔ خورشید صاحب
- breach of privilege arising out of the closure of Provincial Zakat Administration

PRIVILEGE MOTIONS

RE:ABOLISHING PROVINCIAL ZAKAT ADMINISTRATION AND ITS ATTACHED DEPARTMENTS.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین ! میں اس معزز ایوان سے مندرجہ ذیل تحریک استحقاق پیش کرنے کا طالب ہوں۔ میں حکومت کے حالیہ اقدام کے خلاف جس کے تحت حکومت نے ۲۲ اگست ۱۹۹۲ء کو صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ اور ذیلی دفاتر کو ختم کر دیا۔ اور مرکز سے کہا گیا ہے کہ اس کے عملے کو کھپائیں۔ اس سلسلے میں نہ تو کوئی قانون ، پارلیمنٹ میں پیش ہوا ہے ۔ اور نہ آرڈیننس آیا ہے ۔ نہ اس کو ختم کرنے کے بارے میں عوام کی رائے لی گئی ہے ۔ لہذا میں بطور رکن سینٹ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک پر ایوان میں غور ہو یا اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ اس کے بعد فضل محمد صاحب ، وہ بھی غیر حاضر ہیں۔ جناب ساجد میر صاحب بھی غیر حاضر ہیں۔ جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی ۔ میں حکومت کے حالیہ اقدام کے خلاف جس کے تحت حکومت نے ۲۲ اگست ۱۹۹۲ء کو صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ اور ذیلی دفاتر کو ختم کر دیا۔ اور مرکز سے کہا گیا کہ اس کے عملے کو کھپائیں۔ اس سلسلے میں نہ تو کوئی قانونی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا اور نہ ہی اس کو ختم کرنے کے بارے میں عوام کی کوئی رائے لی گئی ہے ۔ لہذا بحیثیت رکن سینٹ میں

تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ اس کو کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اگر یہ حقائق سن لیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ قانونی بات ہے۔ پروفیسر صاحب بڑے سمجھدار ہیں۔ شاید انہوں نے اس کے متن کو نہیں پڑھا یا اس کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اس لیے میں آپ کے اور ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر صاحب آپ مزید کچھ کہنا چاہیں گے۔؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ پہلے وہ سن لیں تو شاید پھر کہنے کے لیے مناسب نہ سمجھیں۔ جناب والا! یہ عشر و زکوٰۃ آرڈیننس میں amendment امنڈمنٹ ہوئی ہے۔ باقاعدہ طور پر فنانس بل میں جو ۹ جون ۱۹۹۴ء کو بجٹ سیشن کے دوران پیش کیا گیا۔ اور باقاعدہ طور پر یہ اکثریت سے ۲۸ جون ۱۹۹۴ء کو منظور کیا گیا۔ اس کے اندر یہ ترمیمیں لائی گئیں۔ اور ترامیم لانے کے باقاعدہ طور پر یہ دفاتر وغیرہ' یہ تمام پروسیجر lay down ہوا تھا۔ modified change and due information یہاں پر نہ عوام کی رائے لینے کی ضرورت ہے۔ باقاعدہ مسودہ قانون فنانس بل کی شکل میں پیش ہوا۔ پاس ہوا۔ لاگو ہوا۔ اس کے مطابق

100% the things have been done . Therefore , it does not make anything wrong and there is no right or any question of privilege .Therefore, I will request you Sir,

جناب چیئرمین۔ کیا آپ کے پاس فنانس بل ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ آپ کے پاس پڑا ہوا ہے سر۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو منگوانا پڑے گا ناں۔ اگر آپ کے پاس ہے تو دے دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ مجھے لانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ سارے ملک میں بجٹ نافذ ہوا ہے۔ فنانس بل پاس ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میرا مطلب ہے کہ اگر آپ کے پاس ہے تو دے دیں آسانی ہو جائے گی۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It has been laid on the table of the House.

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کے پاس ہے تو آسانی رہے گی۔ ورنہ مجھے منگوانا پڑے گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ لائبریری میں ہے جناب۔

جناب چیئرمین۔ لائبریری سے منگوائیں جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اگر فنانس بل کی کاپی available نہیں ہے تو مجھے argument دینے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بل دیکھ لیتے ہیں اگر اس میں واضح ہے تو پھر دیکھ لیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ مجھے بولنے کا موقع دیا جائے جناب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب اس میں کیا ہے۔ اس میں باقاعدہ ترامیم ہوئی ہیں۔ فنانس بل پاس ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس میں بولنے کی اجازت کی بات نہیں ہے۔ یہ قانون کی اب بات آگئی ہے۔ اگر قانون ہے تو وہ صحیح کہتے ہیں کہ جی قانون کے ذریعے ہوا ہے۔ کیونکہ بنیادی اعتراض یہی ہے کہ قاعدے قانون کے مطابق نہیں ہوا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب اگر قانون کے ذریعے ہوا ہے تو میں withdraw کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں اس وقت تک withdraw نہیں کروں گا جب تک satisfy نہ ہو جاؤں اور اسے دیکھ نہ لوں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ قانون آنے تک اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں۔

Next adjournment motion No.6. Prof. Khurshid Ahmed.

Mr. Hussain Shah Rashdi: On point of order. Sir, on the day

before yesterday I moved an important Adjournment Motion and the Deputy Chairman was gracious enough to take it out of turn. Yesterday as Mr.Chairman you kindly recalled that I had agitated this point and you had assured me that it would be taken-up today........

جناب چیئرمین - کیوں جی کوئی اعتراض تو نہیں ہے ---- مسئلہ کیا ہے جی؟

سید اقبال حیدر - یس جی - کوئی اعتراض نہیں ہے -

پروفیسر خورشید احمد - جناب پہلے یہ لیں نمبر 6 ' یہ پہلے دن سے چل رہی ہے۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے یہ بھی لے لیتے ہیں اور وہ بھی لے لیں گے -

پروفیسر خورشید احمد - نہیں پہلے اس کو لے لیں پھر اس کو لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے جی - پہلے خورشید صاحب کا لے لیتے ہیں - then جی خورشید صاحب نمبر 6۔ we will take up your adjournment motion.

ADJOURNMENT MOTIONS

i) RE:MEDIATION ON KASHMIR ISSUE BY DR. BOUTROUS GHALI.

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین- سب سے پہلے تو میں ذرا دوبارہ اس کو پڑھ دوں -بسم اللہ الرحمن الرحیم -

It has been reported in the Press that Pakistan has accepted to make Dr.Boutrous Ghali, Secretary General, United Nations as mediator on Kashmir. The report is extremely intriguing because the UN Secretary General is already on record to have said more than once that he can act as mediator only if a request comesfrom both India and pakistan, and India has refused to take any such initiative. Also in the

light of the earlier experience of the mediation and arbitration, it is inexplicable how the Government of Pakistan is resorting to this gamble. It may also amount to departure from the principled decision of Pakistan about the implementation of the UN resolutions. The responsibility of the UN Secretary General is to take step to seek the implementation of the UN resolutions and not working out any new mediation formula.

In view of the urgency of the problem and the immense importance of Kashmir to Pakistan's security and existence and also the impact such signals are having on the heroic struggle in occupied Kashmir, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this important issue.

Mr.Chairman: Is this being opposed?

Syed Iqbal Haider: Opposed.

جناب چیئرمین : جی پروفیسر صاحب مختصر بیان فرمادیں جی ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی ہی بنیادی اہمیت کی حامل تحریک ہے۔ اور میں آپ سے بھی درخواست کروں گا اور وزیر قانون سے بھی اور اس ایوان سے بھی، کہ اسے قواعد و ضوابط اور پاکستان کے strategic interests پاکستان کے تاریخی تجربات، کی روشنی میں اس کے اوپر غور کیا جائے ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلی بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ mediation بلاشبہ کاروباری معاملات کے اندر بھی اور بین الاقوامی معاملات کے اندر بھی ایک معروف اصول ہے اور اس کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ Third party intervention ہو، کسی ایسے معاملے کے اندر جس میں کہ دو پارٹیاں کسی تنازعہ میں گھری ہوئی ہیں اور کوئی stalemate پیدا ہوگئی ہے ۔ میری پہلی گزارش یہ ہے کہ کشمیر کا مسئلہ محض پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی bilateral, two party issue نہیں ہے۔ یہ ایک international issue ہے۔ جیسے خود وزیراعظم صاحبہ نے کہا کہ یہ unfinished part of partition agenda ۱۹۴۸ء سے آج تک UNO کے ایجنڈے پر موجود ہے۔ اس کی چار پارٹیاں ہیں، بلاشبہ پاکستان، ہندوستان بھی اس میں دوپارٹیاں ہیں لیکن

اس کے ساتھ ساتھ اس میں تیسری پارٹی کشمیر کے عوام ہیں' جن کی رائے کو plebiscite کے ذریعے سے معلوم کرنے کا اصول ان دونوں نے بھی مانا ہے اور UNO نے بھی مانا ہے اور ہندوستان کی طرف سے اس دعوے کے باوجود کہ بار بار انتخابات ہو چکے ہیں UNO نے باقاعدہ سیکورٹی کونسل کے ذریعے یہ کہا ہے کہ یہ انتخابات irrelevant ہیں' اس کا فیصلہ ریفرنڈم کے ذریعے سے ہو گا by reference to the will of the people of Jammu and Kashmir جو کہ تیسری پارٹی ہے۔

جناب والا! چوتھی پارٹی اس میں UN ہے۔ UN اس کے اندر محض ایک observer نہیں ہے اس کی حیثیت اس کے اندر ایک پارٹی کی ہے۔ اور اس لئے ایک پارٹی کی ہے کہ UN نے اس معاملے میں definite, clear position لے لی ہے اور سیکورٹی کونسل نے بھی اپنی قراردادوں کے ذریعے سے اس کی تائید کی ہے تو یہ ایک bilateral مسئلہ نہیں ہے۔ اسی طرح اگر آپ شملہ معاہدہ کو لیں تو اس میں جہاں جہاں یہ بات کہی گئی ہے کہ دونوں آپس میں اس معاملے کو peacefully حل کرنے کی کوشش کریں وہیں اس نے یہ بات بھی کہی ہے کہ UN Charter, UN agreements, UN international committments کے تحت یہ agreement کیا جا رہا ہے' اس کے اندر یہ بھی کہا گیا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر دونوں پارٹیوں کی پوزیشن ایک دوسرے سے مختلف ہے اور اس میں یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ final solution of the Kashmir problem۔ تو جناب والا ! میری پہلی بات یہ ہے کہ یہ دو پارٹیوں کے درمیان bilateral معاملہ نہیں ہے جو mediation کا متقاضی ہو یہ ایک international issue ہے' یہ وہ ایشو ہے جس کے اندر پاکستان' UN' انڈیا' کشمیر کے لوگ' world opinion and world community یہ تمام involved ہیں اور یہ mediation کا مسئلہ ہے ہی نہیں۔ نمبر ۲ جناب والا ! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ UN Charter کا مطالعہ کر لیجئے' دو مقامات کے اوپر clear یہ بات لکھی گئی ہے کہ نمبر ۱ سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری ہے کہ جو بھی سیکورٹی کونسل فیصلے کرے یہ ان کی implementation کو oversee کرے۔ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے یہ الگ بات ہے۔ گویا کہ UN کی یہ واضح ذمہ داری ہے جو سیکرٹری جنرل کو متعین کر دی گئی۔ دوسری بات چارٹر کے اندر یہ کہی گئی ہے کہ جو چیز UN کے فیصلے میں نہ بھی آئے' اگر کہیں سے بھی peace کو خطرہ ہو تو یہ UN سیکرٹری جنرل کی ذمہ داری ہے کہ وہ on his own initiative اپنی annual report

میں ان flash points اور ان threats to peace کو identify کرے اور ان کو سیکورٹی کونسل کو رپورٹ کرے، تو یہ چیزیں اس کی ذمہ داری میں آتی ہیں۔

جناب والا! تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بطروس غالی----

جناب چیئرمین۔ لمبی ہو گئی آپ کی بات، نہیں بات یہ ہے کہ admissibilty کے حوالے سے----

پروفیسر خورشید احمد۔ کوئی بات نہیں جناب، admissibility کے لئے یہ ساری چیزیں بتانی ضروری ہیں کہ اس مسئلے کی اہمیت کیا ہے؟ ---- اس کے بعد میں آتا ہوں اس طرف، تیسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بطروس غالی صاحب کا معاملہ یہ ہے کہ انہوں نے بوسنیا میں ----

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ بہت لمبی ہو گئی بات جی، اس کو confine کریں ناں، بنیادی طور پر جو ایشو ہے کہ یہ بطروس غالی صاحب اگر اپنا کام ٹھیک نہیں کر رہے ہے تو

How is government responsible for this. So, what is the responsibilty of governemnt.

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بوسنیا کے سلسلے میں، بوسنیا کی گورنمنٹ نے اور ۲۵ ممالک نے یورپین پارلیمنٹ کے اندر اس بات کا مطالبہ کیا کہ یہ سیکرٹری جنرل اپنے فرائض کو ادا نہیں کر رہا ہے اس کو استعفیٰ دینا چاہئیے اور پاکستان کی سرزمین پر آنے کے بعد یہاں پریس سے بات کرتے ہوئے، جناب والا! میں وہ الفاظ quote کرتا ہوں جو وزیر داخلہ نے نہیں پڑھے تو خدا را ان الفاظ کو وہ ضرور پڑھ لیں، جو انہوں نے کہے، وہ کہتے ہیں کہ کشمیر کے معاملے میں پاکستانی جو ہیں وہ emoitional ہو جاتے ہیں۔ یہ ان کا فتویٰ ہے کہ پاکستانی جو ہیں کشمیر کے معاملے میں emotional ہیں۔ جناب والا ہمارا کیس حقائق پر مبنی ہے، قانون پر مبنی ہے اور وہ اس کو emotional کہہ رہے ہیں اور آپ ان سے کہہ رہے ہیں کہ آپ mediate کیجئے۔ تو یہ میری نگاہ میں ہماری principled position سے departure ہے اور اس سے غلط سگنل کشمیری مجاہدین کو پہنچ رہے ہیں، جنیوا میں جو کچھ debacle ہوا اس کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے، وہاں ان لوگوں کی spirits پر بہت برا اثر پڑا ہے، اور بطروس غالی کے بارے میں جو سٹینڈ آپ نے لیا ہے اس کا بھی وہاں پر بہت بڑا اثر پڑا ہے۔ خدارا! اگر آپ خود اس جہاد میں حصہ نہیں لے رہے ہیں، contribute نہیں کر سکتے تو کم از کم

ان کے جذبات کا احترام کریں اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے ان کے جذبات پر اوس پڑتی ہو ' وہ weaken ہوتے ہوں' وہ struggle متاثر ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا یہ ایک فوری اہمیت کا مسئلہ ہے' یہ اسی زمانے میں واقع ہوا ہے' ابھی پچھلے سیشن کے بعد یہ development ہوئی ہے' اس لئے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پرانا مسئلہ ہے' کشمیر کا مسئلہ چاہے پرانا ہو لیکن بطروس غالی کی mediation کی offer جو ہے-----

جناب چیئرمین۔ وہ پہلے بھی کر چکے ہیں-----

پروفیسر خورشید احمد ۔ لیکن جناب والا! پاکستان کو انہوں نے اب کیا ہے' اور ساتھ ہی جناب والا ایک اور بات میں کہہ دوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے' جس میں کم از کم میری خواہش تو یہ تھی کہ حکومت اس کو partison انداز میں نہ لے' اپوزیشن اور گورنمنٹ کے انداز میں نہ لے بلکہ اس کو جس طرح national issue ہے اسی spirit میں لے کر اس کو قبول کرے۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, in the first place, I may just say that with the exception of the first sentence of the adjournment motion, its contents are just personal opinion of ther honourable memberand not the report of the newspaper. The allegation and the assertion that it is deviation from the basic stand, is totally wrong. Sir, it is most unfortunate, while the honourable member recognizes the fact that the Kashmir is so dear to the Pakistanis and we are so much attached emotionally , mentally in all respect that to make this sort of or give this sort of impression that basic resolution of UN is being deviatedor ignored or a new strategy is being formed is most unfair allegation and it should not have been made because the people of Pakistan can misunderstand this sort of fabricated, misconceived idea and may resent about it.

There is no question of deviation on the principled policy of the Government of Pakistan on the issue of Kashmir that Kashmir must be resolved strictly in accordance with the resolution of the UN and the UN resolution must be

implemented forth with without any further delay i.e., consistant stand. We are continuing to pursue the implementation of the UN resolution and for that purpose if negotiations are required, we are not opposed to the negotiations. If for the purposes of implementation of UN resolution, mediation is deemed necessary, if the implementation is possible through mediation we will welcome that. why not? Because our primary and paramount objective is the implementation of the UN resolution. If I can achieve this objective through mediation, why not? There have been mediation in all international disputes in the past also. There have been mediation between Israel and Egypt also. There have been a mediation between Israel and Palestinian also.

There have been mediation on Veitnam war also. So, if the issue is resolved through mediation, what is wrong about it? I fail to understand what is the point of complaint? And officially Sir, I may give a policy statement on that and after reading that I hope the honourable member will agree that this motion does not deserve to be admitted and he will agree to withdraw it. I will briefly say that the Secretary General of the UN is the Cheif Executive officer of the worldbody with the specific task for promoting and maintaining international peace and security. Mediation of disputes is an essential part of his responsibilities. The origin of Kashmir dispute lies in the resolut of the Security Council. It was the Security Council which in its various resolu ons have called for the holding of a free and impartial plebscite to enable the K hmiri people to determine their future. The Secretary General has therefore a special responsibility in promoting a settlement of the Kashmir dispute. It has been a long standing policy of Pakistan to mobilize the United Nation for solving the Kashmir dispute in an equitable and just manner in accordance with the Security Council resolution.

The Secretary General's offer of good offices for promoting a solution should therefore be a matter of gratification for the Government and the people of Pakisan Every Pakistani who believes in the Kashmiri struggle should welcome this development. Not to accept this offer would have constituted a negation of Pakistan's principled policy on the Kashmir issue. It would have also been a setback to the cause of people of Kashmir. The apprehension that the U.N. Secretary General's offer of mediation has negatively impacted on the Kashmir struggle is entirely misplaced and baseless. The brave Kashmiri people are fighting for their right of self determination. We should welcome and let the Kashmiris themselves see the role of the Secretary General in finding a solution to this long standing dispute. The fact that the U.N. Secretary General's offer of good offices has been rejected by India speaks for itself the Indian adamant, unreasonable, unlawful and inhuman stand and her [India's] exposure that she does not believe in solving the Kashmir problem through peaceful means and negotiations and that. She is trying to riggle out the U.N. resolution. This has exposed India, the aggresser. This has cornered India and India has refused to accept the mediation and India is avoiding to have negotiations, bilateral way or through mediation. So, that exposes India's adamant and arbitrary attitude which is condemnable and against all international norms and laws. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. So, in the light of the statement, do you press or....?

Prof. Khurshid Ahmed: In the light of this statement, although I have my reservations as such, but after the Minister making it clear that the mediation is concerned only for seeking the implementation of the U.N. resolution

and nothing else. I need not press. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. So, it is withdrawn in the light of the statement of the Honourable Minister.

اب جناب راشدی صاحب کا ہے جی۔ جی راشدی صاحب کو اجازت دی ہے ہاؤس نے out of turn کے
لئے تو وہ لے لیتے ہیں۔ کیوں کہ وقت اور پھر نہیں ہو گا۔ جی جناب راشدی صاحب پڑھ دیں آپ۔

ii) RE: MR. ALTAF HUSSAIN'S STATEMENT DEMANDING A SEPARATE PROVINCE

Mr. Hussain Shah Rashdi: Mr. Chairman, with your permission, I move the following adjournment motion and request that normal business of the House be suspended to discuss a matter of grave and urgent national importance:

The daily "Dawn" Karachi, dated 22nd September, 1994, has prominently published on front page a news item that Mr. Altaf Hussain has sought opinion of and invited suggestions from MQM supporters, writers, intellectuals and commentators on the formation of a separate province by bifurcating Sindh earmarking the Southern part of Sindh as a homeland for Mohajirs.

The proposal of bifurcation of Sindh is a deep rooted conspiracy existence where of has been appearing in the press, from time to time, especially after the announcement by Britain to hand over Hong Kong to the Peoples Republic of China in 1997.

The demand of bifurcation of Sindh is a part of a sinister move to de-stabilize Pakistan.

This matter, being of recent occurrence and urgent national importance, be discussed in the House immediately.

Mr. Chairman: Next is Ghulam Qadir Chandio Sahib.

آپ بھی تائید کرتے ہیں ان کی؟

جناب غلام قادر چانڈیو۔ ہاں بالکل تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جناب فدا حسین ڈیرو صاحب۔ آپ بھی تائید کرتے ہیں جناب؟

جناب فدا حسین ڈیرو۔ جی جناب۔ میں بھی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ صفدر علی عباسی صاحب؟

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میں آپ کی توجہ Constitution of Pakistan کے part I کی پہلے article کی طرف دلاؤں گا۔ یہاں پر پاکستان کی territories کو define کیا گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے Constitution پر حملہ کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے اگر یہ demand accept ہوتا ہے تو Constitution amend کرنی پڑی گی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ بالکل جی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر یہ adjournment motion کیسے بنتا ہے۔ بہر حال؟

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ ہم اس پر discussion چاہیں گے اس ہاؤس میں۔ انہوں نے ایک ایسی بات کی ہے۔ جو appeal انہوں نے کی ہے۔ ہم اس کے ساتھ ساتھ جن لوگوں کو انہوں appeal کیا ہے ان سے ہم appeal کریں گے کہ وہ ان کی اس بات کو reject کریں۔ ہم چاہیں گے کہ ہاؤس اس بات کو discuss کرے۔

جناب چیئرمین۔ جناب گچکی صاحب۔ آپ پھر اس کا جواب دے دینا۔ because it is an unusual adjournment motion کیونکہ اس میں حکومت پارٹی نہیں ہے۔ Altaf Hussain is the Party.

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I move the following Adjournment Motion the daily "Dawn" Karachi and other national papers published a news item that Mr. Altaf Hussain, the Leader of the MQM.......

Mr. Chairman: I don't know how you define concern, but nevertheless it is concern of everybody, but.....

جی جناب گچکی صاحب- پہلے ادھر سے آ جانے پھر آپ جواب دے دیں - کیونکہ کہ it is an unusual adjournment motion کیونکہ اس میں حکومت پارٹی نہیں الطاف حسین is a party -

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: I move the following adjournment motion.

The daily "Dawan" Karachi and other national papers published a news item that Mr. Altaf Hussain, the Leader of MQM, has sought opinion of and invited suggestion from MQM workers, supporters, writers and intellectuals for the formation of a separate province by bifurcating Sindh, earmarking the Southern part of Sindh as separate Province for *Mohajirs*. This conspiracy of the bifurcation of Sindh is a sinister move to de-stabilize Pakistan.

Since this matter is of a recent occurrence and urgent national importance it should be discussed in the House immediatley after suspending the normal business of the House.

جناب چیئرمین- جی جناب راشدی صاحب ذرا مختصراً اس پر کچھ فرمائیں -

جناب حسین شاہ راشدی- محترم چیئرمین میں نے بڑے ہی رنج اور دکھی دل کے ساتھ یہ adjournment motion پیش کیا ہے - سندھ کے حالات اتنے بگڑ چکے ہیں کہ اس ماحول میں سندھ کے بٹوارے کی بات کرنا یہ تیل کے اوپر ----

(interruption)

جناب چیئرمین - نہیں the point is کہ I can see that the honourable Members want to discuss it. اس کے اب دو طریقے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ ہے کہ میں ابھی سن لوں اور پھر فیصلہ کروں کہ in order ہے کہ in order نہیں ہے -دوسرا یہ ہے کہ چونکہ آپ بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں یہ بھی کرنا چاہتے ہیں تو اسکو باقاعدہ سن لیتے ہیں آپ بھی بات کرلیں وہ بھی

بات کرلیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔میری عرض دوسری ہے ٬میری عرض یہ ہے کہ

Are we by passing the normal rules?

جناب چیئرمین۔نہیں رول کا تو راستہ نکال سکتے ہیں نا ۔if you agree۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is an adjournment motion.

Malik Muhammad Qasim: We don't oppose.

Mr. Sartaj Aziz: The final statement had been made by concerned Minister.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am just pointing out the position of rules, an adjournment motion has been moved from that side. This motion had to be opposed or the other side had to say we don't oppose. Now a statment has come that they are not opposing it.

جناب چیئرمین ۔ نہیں اس کو اس طرح کیوں نہ کرلیں ۔ کہ اس کو بطور ایک موشن کے admit کر لیتے ہیں آپ کی بات بھی سن لیتے ہیں ان کی بات بھی سن لیتے ہیں ۔ کیوں جی کیا خیال ہے ۔

جناب حسین شاہ راشدی۔جناب چیئرمین مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جناب چیئرمین میری بھی ایک گزارش ہے ۔اس قسم کی سنجیدہ چیزیں جو ہیں ٬ تو ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ ملکی اہمیت کا مسئلہ ہے اسلئے اسے admit کرلیں ۔

جناب چیئرمین۔راشدی صاحب frankly ٬ یہ adjournment motion بنتا نہیں ہے ٬ لیکن it is an important matter which I think you would like to express your views تو members اس کو treat as a motion 194 کر کے and let us have a debate on this.۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Right.

جناب چیئرمین۔ بجائے ان کے ہم رول violate کریں ہم ایک طریقہ نکالتے ہیں ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: I am thankful, Sir.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission is Sir, technically you have just ruled that this is not an adjournment motion.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں نا ' بات چیت سننے پر ہی بات ہوتی ہے ' رول کوئی نہیں ہوتا ہے suggestion ہوتی ہے ۔ دیکھیں نا مقصد تو یہ ہے مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر آپ کا بھی ایک نقطہ نظر ہو گا obviously۔

It will be easier for you to express that point of view. If it is a motion under Rule 194.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین صاحب میں وہی بات کر رہا ہوں ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا ! اس سے پہلے بھی یہی ہوا ہے ۔ جی۔ وہ جب کراچی کے حالات پر بحث کرنا تھی تو that was an adjournment motion اس کے بعد under 194 کے تحت اس کو لیا گیا اور ہاؤس نے اس کو discuss کیا۔

جناب چیئرمین ۔ infact مجھے ایک اور بات بھی point out کی گئی ہے یہ ہے already there is an adjournment motion which has been admitted. ۲۸ فروری ۹۴ کو اعجاز علی خان جتوئی اور حافظ حسین احمد اور منظور خان گچکی on the reported threat to divide Sindh. It has been admitted for discussion. تو یہ بھی موجود ہے ۔

(interruption)

Mr. Chairman: No I am trying to find out a way.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ اگر یہ چیزیں ساری admit ہیں بات کرنی ہے تو اس کا راستہ نکالا جائے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir; we will discuss this matter threadbare but my submission is that a proper way should be adopted.

Mian Raza Rabbani: May I make a submission, Sir.

Mr. Chairman: Yes, please.

Mian Raza Rabbani: Sir first of all your suggestion was very apt that discussion should be held because it is the sense of the House and some via-media should be found but if Mr. Aftab wants to insist on the matter that this is not an adjournemnt motion, then even on that basis, we are prepared to argue it out that this does form an adjournment motion and as you have just now pointed out yourself that an adjournment motion in different words has already been admitted. Therefore, a precedent is there.

جناب چیئرمین۔ تو اس کے لئے میری suggestion یہ ہوگی it is a sugestion for you to consider کہ اس کو 194 میں convert کر کے We admit it and hear both sides at length. جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کو آپ کلب کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی کلب کر کے اور اس پر آپ باقاعدہ اپنا point of view express کریں۔جی شیخ رفیق صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب چیئرمین وہ یہ کہنا چا رہے ہیں کہ یہ جو خبر ہے یہ ٹھیک نہیں ہے If that is the position, let us hear it.

Mr. Chairman: No you want to hear it today?

لاءمنسٹر صاحب کدھر ہیں Is he agreeable to this? لیڈر آف دی اپوزیشن راجہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ موشن ہے division کی؟ Are you prepared for this today?

راجہ محمد ظفر الحق۔بیشک ہو جائے جی، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔جی کوئی اعتراض نہیں ہے ' ٹھیک ہے جی ۔ لاءمنسٹر صاحب ۔

سید اقبال حیدر۔شام کے سیشن میں ہو ' after the legislative business۔

جناب چیئرمین۔دو دو باتیں نہیں ہو سکتی ناں ۔ راشدی صاحب اور ملک قاسم صاحب کی suggestion یہ تھی کہ آج ہو جائے ' ابھی ہو جائے۔

سید اقبال حیدر۔ سر دو گھنٹے ۔ نہیں ' دو گھنٹے کے لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ دو بجے تک ہم نماز کے وقفے تک legislative business کر لیتے ہیں اور اس کے بعد اس پر discussion۔

جناب چیئرمین۔اس کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔

سید اقبال حیدر۔ سر بیٹھیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب on point of order۔

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی۔جناب والا جو فنانس بل کی بات ہوئی تھی ' میرا خیال ہے پروفیسر صاحب نے پڑھ لیا ہے and he agrees to it what I said was correct۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی Privilege Motion is out of order on the ground that you have suggested جی تو کیا فیصلہ ہوا؟

Syed Iqbal Haider: Sir, fix the date later on.

Mr. Chairman: For the discussion on this !

Syed Iqbal Haider: Fix the date later on and admit even on this evening, we are prepared.

Mr. Chairman: Nobody will come in the evening. Rashdi Sahib. What do you suggest ?

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, I personally feel that this matter being so sensitive should be discussed today. But the Law Minister seems to

have his own problems and I would request the House if they could sit this afternoon and discuss this matter.

Mr. Chairman: The real people who would like to reply are the MQM people. They say that they can't come in the evening. So, there would be problem.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir. I mean they will not be taken to their hotels, they will remain here.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ بزرگ بھی ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ سر یہ مسئلہ اہم ہے تو اس کے اوپر اجتناب کیوں کر رہے ہیں ؟ شام کو بات کر لیں ۔اچھا سر اس تاریخ کو پھر بعد میں چیک کر لیں

but I have given an undertaking to the honourable members that in the next session's first sitting, we will bring it on the Order of the Day, with the permission of the Chair.

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین ! ایک طرف تو اس کو out of turn admit کیا گیا' ایک طرف اس کی sensitivity پر زور دیا گیا ' ایک طرف gap اتنا ہے کہ آج اگر سیشن prorogue ہوتا ہے تو پھر جا کر نومبر دسمبر میں ہو گا۔

Mr. Chairman: That is upto the Law Minister.

Syed Iqbal Haider: You know Raja Sahib, it may be earlier than that.

(interruption)

جناب چیئرمین۔جی آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, the purpose was that whether an adjournment motion is to be discussed or not. The purpose is that this thing has been read on the floor, now they don't want to go further to discuss this matter

and I deny this allegation that is absolutely incorrect. So far as the details are concerned, we will give the details about this.

Malik Muhammad Qasim: May I make a statement?

جناب چیئرمین : نہیں پہلے یہ فیصلہ کریں ناں -

Malik Muhammad Qasim: We have not the slightest objection, Sir if the debate is held now, provided the session continues after Namaz.

جناب چیئرمین : اس میں کہہ رہے ہیں کہ نہیں - اب ملک صاحب We have two options. ایک تو یہ ہے کہ ابھی کر لیا جائے - دوسرا یہ ہے کہ جس طرح وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ اس پر اگلے اجلاس میں سب سے پہلے بحث کریں گے -

ملک محمد قاسم : عرض یہ ہے کہ جب آپ اور ہم اس کو اہم سمجھتے ہیں - میں تو چاہتا ہوں کہ بحث ہو لیکن اس میں کچھ خیال کریں - تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائیں - میری آپ سے مدبانہ گزارش ہے کہ

Kindly tell them at least they should agree Raja Sahib! you should agree that a very little legislation be done today. If it is immediately after Namaz, it does not suites you, let us have it after the ASR prayer or before the ASR prayer. I have not the slightest objection, even if it is after MAGHRIB prayer. Some people may have objection to that, they may be busy in the evening but we are prepared for that also but let that legislation be done.

جناب الیاس احمد بلور ، سر ' دوسرا سیشن ہو نہیں سکتا کہ آج اپوزیشن نے جلسہ ' جلوس کرنا ہے - They are busy, they can not have a session afternoon. یہ تو ممکن ہی نہیں ہے سر -

Malik Muhammad Qasim: If they want to do JALSA, JALOOS, after the JALSA, JALOOS, we can have a session.

جناب چیئرمین ، ملک صاحب اس طرح کرتے ہیں ۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کی he is keen on that legislation. تو پھر اس کو اگلے سیشن میں on first day کر لیتے ہیں ۔ ٹھیک ہے ۔ آپ آپس میں فیصلہ کر لیں ۔ لیکن اگر ان کو وقت ہے ۔ if they agree to come after the NAMAZ, I have no objection.

سید اقبال حیدر ، ویسے بھی پنڈی ' اسلام آباد میں ان کا کچھ ہو بھی نہیں رہا۔

ملک محمد قاسم ؛ we have not the slightest objection مغرب کے بعد تو کچھ نہیں۔

سید اشتیاق اظہر ؛ جناب میں تو شام کھانا کھا کر سوتا ہوں اور صبح ۴ بجے اٹھتا ہوں پھر ورزش کرتا ہوں اس لئے میں نہیں بیٹھ سکتا ۔

جناب چیئرمین ؛ راشدی صاحب اگر یہ راضی ہو جائیں ۔----

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ؛ ہماری ایک اہم تحریک التواء تھی سنڈک پراجیکٹ کے بارے میں وہ بھی زیر بحث لایا جائے ۔

جناب چیئرمین ؛ نہیں وہ تو ہو گیا ناں ۔ کیا کریں ؟ ایک ہی معاملہ ہوگا ۔ جی آفتاب شیخ صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ؛ میں عرض کر رہا تھا کہ جیسے ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس موشن کو out of turn لیا گیا ہے ۔ تو ہم ابھی تیار ہیں بات کرنے کے لئے کیونکہ موشن بہت اہم ہے ۔ ابھی بات کریں ۔ اخبار والوں کو اور record کو straight کرنا چاہتا ہوں ۔ میں ابھی جو کچھ بھی allegations ہیں وہاں سے آنے چاہیئں ہم جواب دیں گے لیکن اب یہ کیا بات ہے کہ قانون سازی بھی ہو گی ' فلاں بھی ہو گا ' فلاں بھی ہو گا ۔

جناب چیئرمین۔ legislation کا یہ ہے کہ ۹۰ دن کے اندر نہ ہوا تو laps کر جاتی ہے۔ اس موشن کا یہ ہے۔ جی جناب فدا حسین صاحب۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ جناب چیئرمین' اگر ایک مقرر اس طرف سے ہو ایک اس طرف سے بول لے۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی کیا یہ ہے acceptable، Law Minister صاحب؟ یہ فدا حسین صاحب کی ایک suggestion ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مقرر ادھر سے، ایک ادھر سے بول لے ابھی۔ نہیں۔ ٹھیک ہے جی میرے خیال میں راشدی صاحب پھر یہی بات رہے کہ اگلے سیشن میں first item یہ لے لیا جائے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ لہذا ہم deny کرتے ہیں اس پر۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب، ڈاکٹر عباسی سے سن لیں وہ کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میری عرض ہے، میں کہتا ہوں کہ الطاف حسین صاحب نے اپیل کی اپنے بزرگوں سے، intellectuals سے اور میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ان کے views بھی پوری طرح formulate نہیں ہوئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اگر ہم اگلے سیشن میں لے لیں تو ہمیں as a mover اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ so اگلے سیشن میں اس کو take up کر لیا جائے گا۔

We will club all the relevant motions.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں اس بات پر، اس رویے پر بہت شدید احتجاج کرتا ہوں کہ ایک allegation لگایا ہے اور اب اس کے اوپر بات کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر، آفتاب ایک منٹ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں۔

(مداخلت)

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر ہم نے کوئی allegation نہیں لگایا ہے۔ ہم نے فقط یہ کہا ہے کہ اخبار میں یہ رپورٹ آئی ہے۔ اور یہ بار بار بیان آ رہے ہیں۔ لہذا ایم کیو ایم کا یہ موقف کہ ہم نے ان پہ کوئی الزام لگایا ہے قطعی غلط ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ It seems that some people are playing tricks with the procedure ایک تو out of turn یہ لگوائی گئی۔ پھر اس کو پڑھا گیا' ایک نہیں چار پانچ حضرات نے اس کو پڑھا۔ کل اخباروں میں بھی آنے گا allegation کیا ہے۔ ان کے جواب دینے کی بھی کوئی گنجائش نہیں رکھی۔ اور پھر اس کو postpone بھی کر دیا جائے۔ یا ان کو یہ force کیا جائے کہ شام کو بیٹھو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ۔

ملک محمد قاسم۔ یار کوئی بات تو مانو ناں؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ کون سی۔ ہر تجویز آپ کی ہی مانی جائے؟ یعنی کیا وہ ممبر نہیں ہیں؟ نہیں۔ یہ غلط طریقہ ہے۔ ایک allegation لگایا جائے۔ ان کو جواب دینے کی بھی مہلت نہ دی جائے۔ اور پھر یہ کہا جائے کہ جی کوئی بات تو مانو۔ کوئی بات آپ ہی کی مانی جائے۔ ان کی کیوں نہ مانی جائے ؛ وہ بھی آخر ایک پارٹی کو represent کرتے ہیں۔ اس پر fair بات ہونی چاہیے۔ یہ بڑی ناجائز بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔ سر مجھے معلوم نہیں کیوں جناب Leader of the Opposition اتنے مشتعل ہو رہے ہیں۔ ہم نے کوئی الزام نہیں لگایا ہے۔ میں نے فقط اخبار میں جو چیز آئی ہے اور اس adjournment motion کے ساتھ میں نے اخبار کا تراشہ بھی لگایا ہے۔ میں نے ایک لفظ ابھی نہیں بولا ہے۔ میں نے کوئی تقریر نہیں کی ہے۔ یہ sense تھا House کا کہ اس معاملے پر بحث کی جائے۔ میں نے کل بھی جناب Leader of the Opposition سے گزارش کی تھی کہ یہ motion آئے گا ۔ اس پہ آپ بھی براہ کرم ضرور بولیئے ۔ اور ایم کیو ایم حضرات کا یہ اعتراض کہ ہم نے کوئی allegation لگایا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ حالانکہ بہت سی چیزیں ہیں۔ آج ادھر ایم کیو ایم کے دوسرے دھڑے----

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں یہ باتیں پھر--- وہ غیر حاضر ہیں۔ وہ یہاں موجود نہیں ہیں----

جناب چیئرمین۔ اس پہ دیکھیں ناں۔ اس پہ چونکہ بات تو اب ہو گئی ناں۔ اب زیادہ اس کو طول کیا دینا۔ اس پہ چونکہ آج بحث نہیں ہو سکتی for various reasons ۔ اس کو Let

us agree on this کہ اس کو اگلے سیشن میں پہلے دن پہ لے لیں گے۔ اور یہ جو آپ کا موشن ہے اور جو relevant دوسرے موشن ہیں ان کو کلب کر کے ۱۹۴ کا موشن treat کر کے We will have discussion on it تا کہ ان کو موقع ملے اپنا point of view کہنے کا۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر جو House کا sense ہے-----

راجہ محمد ظفر الحق۔ سر initially ان میں سے ایک آدمی کو اس بارے میں کم از کم مختصر بات کرنے کی تو اجازت دے دیں۔ اب یہ بات one sided projection ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں انہوں نے کہہ دیا ہے' آفتاب شیخ صاحب نے کہ He denies these allegation----

راجہ محمد ظفر الحق۔ نہیں وہ denial سے بات نہیں بنتی' مطلب ہے کہ ایک آدمی کو ان میں سے مختصر بات کرنے کی اجازت دیں' یہ اس issue کے interest میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ لاہنسٹر صاحب۔

جناب فدا حسین ڈیرو۔ بات دونوں سائیڈ سے ہونی چاہیے' خالی ایک سائید سے تو بات نہیں ہو سکتی۔

جناب چیئرمین۔ مختصر تو انہوں نے بات کر لی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں نے راشدی صاحب سے گزارش کی تھی کہ آپ کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ آپ انہیں بھی push کریں' آپ دھکا دے کر ایک نتیجے پہ لانے کی کوشش کریں' ایک situation جو آپ کے علم میں آئی ہے اس کو آپ fairly discuss کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ بات کہ ان کو موقع ہی نہ دیا جائے۔ کہ وہ بھی اس کو revert کر سکیں۔ اتنا تھوڑا سا تو کہہ سکیں-----

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے مختصر دو تین منٹ دے دیں ان کو کہ بھئی آپ بھی بات کریں-----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا' اس میں گزارش یہ ہے کہ میرے پاس سارا --- جناب راجہ صاحب سننے کی کوشش فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، ابھی detail میں نہیں جا رہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا، یہ ایسے نہیں ہے کہ تین منٹ ان کو دے دیں۔ میرے پاس پیپر ورک بھی کرنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں material آپ کے پاس ہے۔ موقع آئے گا ناں، نہیں میری بات، میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ in detail discuss ہو گی ناں اگلے سیشن میں۔ لیکن وہ جواب دینا چاہتے ہیں تو دو تین منٹ ان کو دے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا بات یہ ہے کہ ....

جناب چیئرمین۔ نہیں پہلے اعوان صاحب کی بات سن لیں۔

جناب امداد علی اعوان۔ جناب والا میری یہ گزارش ہے کہ اگر اس پر وہ بھی بولنا چاہتے ہیں تو جیسے راشدی صاحب نے کہا، دو چار منٹ کے لئے ان کو بھی بولنے دیا جائے۔ پھر ان کی طرف سے ایک آدمی جواب دے دے۔

جناب چیئرمین۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات ہے۔ اس طرح کر لیتے ہیں کہ پانچ منٹ ان کو دے دیتے ہیں، پانچ منٹ ان کو دے دیتے ہیں۔

جناب امداد علی اعوان۔ راشدی صاحب تو ابھی بولے ہی نہیں۔ آپ دونوں کو برابر حق دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین، میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم اس مسئلے کو الجھا دیں۔ اس مسئلے کو defuse کرنے کے لئے اچھا طریقہ ہے کہ دونوں طرف سے ممبران کو بولنے کا موقع دے دیا جائے۔ لیکن ساتھ ہی میں بڑے ادب سے ایک درخواست اور بھی کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا کے لئے یہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ اس میں heat generate نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات قومی مفاد میں ہے کہ آپ بھی بات کر

لیں اور وہ بھی پانچ منٹ بات کر لیں ۔ And then we have a detailed discussion in the next session. ٹھیک ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اور یہ الزامات اور گرما گرمی کا موضوع نہ ہو ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی بات تفصیل سے اگلے سیشن میں سنیں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب والا اس سے بات بگڑ جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ خیر ہے کوئی بات نہیں ۔ Let us now go by consensus. راشدی صاحب پانچ منٹ بات کر لیں، پھر وہ بات کر لیں اورتفصیل سے اس پر بحث اگلے سیشن میں ہو گی۔ اعوان صاحب آپ بھی جائیں اور ان کو لے کر آئیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک اچھا حل ہے مسئلے کا۔ Dr. Sahib we are building bridges یہ اچھی بات ہے کہ اگر وہ کہتے ہیں کہ ایسی بات نہیں ہے تو اچھی بات ہے ۔ اس لئے آپ کی بات اگلے سیشن میں تفصیل سے سنیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب والا There are very important points.

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب یہ important points بہت سارے ادھر سے بھی آئیں گے اور ادھر سے بھی آئیں گے ۔ لیکن میں چاہ رہا ہوں کہ پانچ منٹ وہ بات کر لیں اور پانچ منٹ یہ کر لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ کے ساتھ میں متفق ہوں ۔ جناب چیئرمین پہلے پانچ منٹ آپ ان کو موقع دے دیں ۔ بعد میں پانچ منٹ راشدی صاحب کو دے دیں ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: In order to save time of the House. If Aftab Shaikh will make his points may be in view of his assurance. I will not even press my motion. So let him speak first.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔اقبال حیدر صاحب، ان کو لائیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ سر میں نے بہت گزارش کی ہے ان سے ، ملک صاحب بھی گئے ہوئے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا آپ ان کو فرمائیں کہ وہ ہاؤس میں آ جائیں ۔ آپ کی آواز وہ سن رہے ہیں ۔ آپ حکم دیں ۔

جناب چیئرمین۔ آغا صاحب' آپ مدد کریں اس سلسلے میں ۔ انہیں کہیں کہ .....

سید اقبال حیدر ۔ اپنے لیڈر کی تقاریر کی تردید کرنا شاید ان کے بس میں نہ ہو اس لئے شاید وہ نہیں آ رہے ۔

جناب چیئرمین ۔ آغا صاحب' انہیں کہیں کہ پانچ منٹ ان کو ملیں گے اور اصل بحث اگلے سیشن میں ہو گی۔ لیکن اگر پانچ منٹ میں وہ اپنا نکتہ نظر پیش کرنا چاہیں تو تشریف لے آئیں ۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر اگر مجھے اجازت ہو تو میں بھی ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف لے آئیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔

بیرسٹر کمال اظفر۔ سر میرا نام بھی اس میں شامل کر لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ تو جب اس پر discussion ہو گی تو I think we will allow discussion under rule 194. اس میں تو پھر آپ کا نام آ سکتا ہے اور privilege motion میں تو شاید مشکل ہو گی ۔

بیرسٹر کمال اظفر۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا نام بھی movers میں شامل کر لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ وہ دیکھ لیں گے۔ جناب حاجی گل آفریدی صاحب ۔

حاجی گل خان آفریدی ۔ جناب چیئرمین ایک رائے دیتا ہوں کہ اگر ایم کیو ایم والے راضی ہو جاتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ لیکن اگر آج راضی نہیں ہوتے تو ایک دن سیشن بڑھا دیں اور اتوار کی شام چار بجے اجلاس رکھیں اور آپس میں یہ بات چیت کر لیں ۔

جناب چیئرمین۔ چلیں' وہ کوشش کر رہے ہیں' دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے ۔

حاجی گل خان آفریدی ۔ ٹھیک ہے دیکھ لیں اگر فیصلہ ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے ۔ لیکن اگر نہیں ہوتا تو اتوار کے دن کے لئے سیشن کو بڑھا دیں ۔ اتوار کی شام کو اجلاس

کریں اور دونوں فریق آپس میں مل بیٹھیں ۔

جناب چیئرمین۔ دیکھتے ہیں کیا نتیجہ نکلتا ہے ۔ جواد ہادی صاحب ۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ جیسے کہ اخبارات میں آیا ہے کہ حکومت سندھ نے علامہ ساجد علی نقوی صاحب کے سندھ میں داخلے پر پابندی لگائی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی تحریک نجات سے حکومت سندھ اتنی حواس باختہ ہو گئی ہے کہ یہ دیکھے بغیر کہ یہ کون ہے اور کیا کر رہا ہے ۔ ہر شخص کے سندھ میں داخلے پر پابندی لگا رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ خود حکومت کے حق میں بھی نہیں ہے ۔ علامہ ساجد علی نقوی صاحب ایک بہت بڑے مذہبی اور سیاسی لیڈر ہیں ۔ ان سے جمہوری اور قانونی حق چھننے سے لاکھوں اور کروڑوں ان کے پیروکاروں کے جذبات مجروح ہونے ہیں ۔ میں آپ کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور ایوان بالا سے گزارش کرتا ہوں کہ حکومت کے اس غیر جمہوری اقدام کا نوٹس لے ۔ علامہ ساجد صاحب ، اتحاد بین المسلمین کے علمبردار ہیں اور ملک کے بہی خواہ ہیں ۔ ان کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنا قانون کے بھی خلاف ہے اور جمہوری اقدار کے بھی منافی ہے ۔ اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پاکستانی شہریوں کے جمہوری حقوق پامال ہو رہے ہیں اور میں وفاقی حکومت سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ سندھ حکومت کی اس غیر قانونی اور غیر جمہوری حرکت اور اقدام کا فوری نوٹس لیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ شکریہ ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا اس اثناء میں، جب تک ایم کیو ایم والے نہیں آتے، تو ہمیں رپورٹس ہی ہاؤس میں پیش کرنے کی اجازت دے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ کمال اظفر صاحب ۔

REPORTS - Laid:

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that under Rule 171 (1) of

the Rules of Porocedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senators Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir, Raja Muhammad Afzal Khan, Bostan Ali Hoti and Khawaja Muhammad Asif regarding the refusal of Government to grant permission to PML(N) to hold its public meeting at Mazar-e-Quaid-e-Azam, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar, that under Rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senators Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir, Raja Muhammad Afzal Khan, Bostan Ali Hoti and Khawaja Muhammad Asif regarding the refusal of Government to grant permission to PML(N) to hold its public meeting at Mazar-e-Quaid-e-Azam, be condoned till today.

[The motion was adopted]

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No.4

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senators Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir, Raja Muhammad Afzal Khan, Bostan Ali Hoti and Khawaja Muhammad Asif regarding the refusal of Government to grant permission to PML(N) to hold its public meeting at Mazar-e-Quaid-e-Azam.

Mr. Chairman: The report stands presented. Next No.5.

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate,

1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senators Prof. Khurshid Ahmed, Muhammmad Ali Khan, Manzoor Khan Gichki, Dr. Bisharat Ellahi, Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Abdur Rahim Khan, Aijaz Ali Khan Jatoi and Syed Muhammad Fazal Agha regarding the editorial comments published in the daily "The Muslim" dated 13th November, 1993, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar that under Rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senators Prof. Khurshid Ahmed, Muhammad Ali Khan, Manzoor Khan Gichki, Dr. Bisharat Ellahi, Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Abdur Rahim Khan, Aijaz Ali Khan Jatoi and Syed Muhammad Fazal Agha regarding the editorial comments published in the daily "The Muslim" dated 13th November, 1993, be condoned till today.

[The motion was adopted]

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Next Item No.6

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senators Prof. Khurshid Ahmed, Muhammad Ali Khan, Manzoor Khan Gichki, Dr. Bisharat Ellahi, Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Abdur Rahim Khan, Aijaz Ali Khan Jatoi and Syed Muhammad Fazal Agha regarding the editorial comments published in the daily "The Muslim" dated 13th November, 1993.

Mr. Chairman: The report stands presented. Next Item No.7.

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that under Rule 171 (1)

of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, delay in the presenttion of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Hafiz Hussain Ahmed regarding the alleged failure of the Government to install telephone connections recommended by the mover out of his quota be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Next No.8.

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Hafiz Hussain Ahmed regarding the alleged failure of the Government to install telephone connections recommended by the mover out of his quota.

Mr. Chairman: The report stands presented. Next item No.9.

Prof. Khurshid Ahmed: I seek the leave of the House to move that under Rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on Finance, Revenues & Economic Affairs and Statistics on Adjournment Motions moved by Senators Muhammad Tariq Chaudhry, Sartaj Aziz and Lt. Gen.(Retd) Saeed Qadir in the Senate on 12th May, 1994 regarding the grant of loan of Rs. 10 million and its disbursement in one day in National Bank of Pakistan to a former Senator, be condoned till today.

(The motion was carried).

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Prof. Khurshid Ahmed.

Prof. Khurshid Ahmed: I seek leave of the House to present this

report.

Mr. Chairman: The report stands presented. Next item, Malik Hayat Sahib.

Malik Muhammad Hayat: Sir, I beg to move that under Rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on Environment and Urban Affairs on the Adjournment Motions moved by Senator Dr. Muhammad Rehan in the Senate on 24th July, 1994 regarding sale of an environmentally hazardous chlorine plant to Pakistan by a Danish Industrial firm, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned.

Malik Muhammad Hayat: Sir, I beg to present report of the Standing Committee on Environment and Urban Affairs on the Adjournment Motions moved by Senator Dr. Muhammad Rehan in the Senate on 24th July, 1994 regarding sale of an enviornmentally hazardous Chlorine plant to Pakistan by a Danish Industrial firm.

Mr. Chairman: The report stands presented. Yes. Sartaj Sahib.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, the house of Jaafar Iqbal, MNA, has been cordoned and he is virtually under house arrest. He is not being allowed to leave. اسی طرح گوہر ایوب صاحب کے گھر کو بھی cordon کیا گیا ہے - یہ un-democratic action ہے تو میں آپ کے توسط سے Leader of the House سے گزارش کروں گا کہ وہ اس میں enquiry کر کے اس کو redress کریں -

جناب چیئرمین۔ملک قاسم صاحب' اس کو ذرا دیکھ لیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I will enquire about it. I am unaware about it. My friend's information may be incorrect. Let me make an enquiry and then I will come back to inform the House about this issue.

جناب چیئرمین۔راجہ صاحب' مسئلہ طے ہو گیا ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا' سید اشتیاق اظہر صاحب اور باقی جو ایم کیو ایم کے سینیٹرز ہیں ' ان کا یہ خیال ہے کہ ایک طرف سے محض تحریک التواء پڑھ دینا اور اس کی rebuttal کا موقع نہ دیا جانا اور پھر اس کو دو' تین مہینے کے لیے ملتوی کیا جائے تو یہ ان کے ساتھ ناانصافی ہے ۔ اس لیے ان کا خیال ہے کہ اس پر بحث ہونی چاہیئے تاکہ ان کا موقف بھی آئے اور آج اس پر بحث ہونی ضروری ہے۔

جناب چیئرمین ۔ اب آپس میں کیا طے ہوا ہے ۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: As was decided by our friends in the lobby, we would first give opportunity to MQM Senators to present their viewpoint and after that, if need be, I will speak. So, I think the opportunity should be given to Mr. Aftab Ahmed Sheikh or whoever wants to speak from that side....

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہم نے یہ عرض کیا ہے کہ جتنے لوگ اس موشن کے حق میں ہیں اگر جنرل ڈیبیٹ ہے تو۔

جناب چیئرمین۔نہیں ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ general debate کیلئے تو بڑا وقت چاہیئے تو اصل debate جو ہے وہ تو next session میں کیا جائے ۔ لیکن آپ کو موقع دیا جائے کہ ایک آپ اپنی طرف سے statement دے دیں تا کہ یہ نہ ہو کہ یکطرفہ بات ہو گئی ہے۔ آپ اپنی بات کر لیں اور detailed discussion جو ہے وہ next session میں ہو گا۔ ابھی آپ اپنا نکتہ نظر بیان کر دیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان کی طرف سے جو بات پڑھی گئی ہے اخبار سے اس پر ہمیں صرف جواب دینا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی اس وقت تو اتنی بات ہوئی ہے۔ جو تفصیلی بات ہے وہ تو جب تفصیلی بات آئے گی تو تفصیلی جواب ہو جائے گا۔ ابھی تو اتنی بات ہے کہ انھوں نے ایک بات کی ہے۔ آپ اپنا نقطہ نظر پیش کر دیں تا کہ جو detailed discussion ہے وہ next session میں ہو۔ یہ مقصد ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین ! میں یہ عرض کروں گا کہ حالانکہ یہ ایک نارمل طریقہ کار ہے اور اس بات کی طرف بھی میں آپ کی توجہ دلاؤں گا اور ابھی میں نے آپ سے کہا بھی ہے۔ وہ یہ کہ بڑا ہی sensitive, urgent issue اب یہ بن گیا ہے۔ اسلئے اب بن گیا ہے کہ یہ پہلے بھی تھا اور پہلے adjournment motion بھی پڑا ہوا ہے۔ آپ نے خود فرمایا کہ ایک adjournment motion پہلے ہی اس subject پر pending ہے یعنی division of Sindh اگر یہ adjournment motion پچھلی سینٹ کے ممبران نے جو move کیا تھا اس وقت سے لے کر کے آج تک pending تھا اور اس کی urgency اس وقت سے لے کر کے آج تک محسوس نہیں کی گئی تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج ایسی کونسی immediate بات پیدا ہوئی ہے کہ میرے دوست اس سے خوفزدہ ہو گئے ہیں۔ پہلی بات میں عرض کر رہا ہوں کہ اتنی کوئی urgency ہے ہی نہیں۔ urgency ہوتی تو motion کب کا debate ہو چکا ہوتا۔ اگر اس بات میں کوئی دم ہوتا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ وجوہات کیا ہیں۔ لوگوں نے یہ بات کیوں کہی۔ یہ ٹیلیفون کیوں گئے۔ یہ ٹیلیگرامز کیوں گئے۔ لوگ یہ مطالبہ کیوں کر رہے ہیں اس میں صرف پانچ منٹس میں آپ کی توجہ دلاؤں گا۔ اس کے بعد پھر میں عرض کروں گا کہ MQM کی official policy کیا ہے اور ایم۔ کیو۔ ایم کیا چاہتی ہے تا کہ بات بالکل واضح ہو جائے۔

جناب چیئرمین! کراچی اور سندھ کے اربن علاقے آپ کے علم میں ہے وہاں ایک black law پتہ نہیں کب سے سندھ پر نافذ ہے جسے court of system کہتے ہیں۔ Article 27 میں اس وقت پہلے دس سال رکھا گیا تھا۔ اس کے بعد اسے amend کر کے دس سال اور بڑھایا گیا اور اس قانون کے نفاذ کی وجہ سے جناب چیئرمین سارے سندھ کے اندر اور اس قانون

کو آگے پھیلا کر کے داخلوں کے اندر جعلی domicile کی بنیاد پر جومسئلے مسائل وہاں کے طلباء کے لینے اور پیدا ہونے اس نے لوگوں کے دلوں میں dissatisfaction کی ایک بہت بڑی وجہ پیدا کی، sense of non- participation پیدا کی۔ میں چند ایک باتیں summarize کر کے کہنا چاہتا ہوں ۔ میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ MQM کا کونسا بندہ ایسا ہے جس کے اوپر پندرہ سے لے کر بیس بیس سے لے کے پچیس، پچیس سے لے کر 100 cases نہیں ہیں ۔ فاروق ستار جیسا آدمی جو Mayor ہے کراچی کا he was the youngest Mayor of Karachi in the world یہ ریکارڈ ہے اس بندے پر ایک سو سے اوپر cases ہیں اور یہ طے کیا گیا تھا کہ جو لوگ ۴ مئی کو جن جن لوگوں نے گرفتاریاں پیش کی ہیں ان پر پچاس سے اوپر کیس بنانا۔ جو لوگ ۴ مئی کو گرفتار ہوئے اور انھوں نے گرفتاریاں پیش کیں آپ ملاحظہ کروا لیں سب پر پچاس ، باون۔ پچپن کیس ہر ایک پر ڈالے گئے ہیں ۔ میں نے پہلے عرض کیا کہ میں لاء کالج کا پرنسپل ہوں ۔ میری پینتیس سال کی وکالت ہے ۔ میں دو دفعہ بار ایسوسی ایشن کا پریذیڈنٹ رہا ہوں آج مجھ پر ۱۶ کیسز رکھے گئے ہیں اور سب کے سب ایسے قوانین میں ہیں کہ جس پر bail کا ہونا بالکل impossible ہے particularly وہ لوگ ان کورٹوں میں under trial ہیں جہاں احکامات چلتے ہیں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ۔ Terrorist Courts جتنی بھی ہیں Home Department سے پوچھتی ہیں اس کے بعد یہ فیصلہ کرتی ہیں ۔

ہمارے لیڈروں کے سروں پر money لگائی گئی ہے دفعہ ۵۴ سی آر پی سی۔ آپ نے کبھی سنا ہے کہ کسی political party کے لیڈر پر Head Money رکھی جائے ۔ اس کو پکڑا جائے اور اس کے سر پر اتنا انعام رکھا جائے ۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس ملک کے بنانے میں یعنی ہمارے آبا و اجداد نے حصہ لیا ۔ بنایا اسے۔ ٹھیک ہے غلطیاں ہم سے بھی ہوئی ہیں اور غلطیاں ان کی طرف سے بھی ہوئی ہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ جناب ہماری سائیڈ بالکل ہی معصوم ہے۔ ہوئی ہوں گی۔ اور خود ہمارے لیڈر اشتیاق صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ خود تحریک پاکستان کے کارکن ہیں ۔ میں آپ سے عرض کروں کہ اتنے جھوٹے cases بنا دیے گئے ہم پر کہ میں سمجھتا ہوں کہ عمر گزر جائے گی، ہماری جیلوں میں ۔ عمر گزر جائے گی نہ یہ کیس چلیں گے اور نہ ہم باہر آ سکتے ہیں ۔ فاروق ستار پر ایک heart attack ہو چکا ہے، پڑھا ہو گا آپ نے اخباروں میں ۔ وہ بے چارہ بھی ہسپتال میں ہے ۔ young man ہے۔ اس پر جو پریشانیاں

آفتیں۔ مصیبتیں denial of concession جو کچھ اس کے ساتھ ہوا ہے یا جو کچھ اب بھی ہو رہا ہے۔ وہ وہاں کے لوگ ہی آپ کو بتا سکتے ہیں کہ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ روز کراچی میں آٹھ آدمی' دس آدمی' چھ آدمی مر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب چیئرمین میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کراچی اتنا بڑا شہر ہے ۔ بجلی کا نظام زیرو ہے' سڑکوں کا نظام زیرو ہے' سیوریج کا نظام زیرو ہے' کیا چیز ہے کراچی کے لوگوں کے لئے ۔ جبکہ کراچی اتنا پیسہ کما کر دے رہا ہے۔ پورے پاکستان سے زیادہ پیسہ کراچی کما کر دیتا ہے ۔ اب میں گرفتاریوں کی بات کروں گا۔ فنڈز کا کوٹہ ہمیں نہیں ملتا' اس کی بات آپ سے کروں گا ۔ کراچی کے لوگ گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں بسوں کے انتظار میں ۔ مرتے ہیں ایکسیڈنٹ کے اندر ۔ کوئی ان کا پوچھنے والا نہیں ہے۔

جناب والا ! داخلے اور نوکریوں کی بات پہلے میں نے کردی ۔ ابھی حال کی بات میں کہہ رہا ہوں کہ دوسو جعلی ڈومیسائل جاری کئے گئے ہیں اور کراچی کے میڈیکل کالجوں میں اور انجینئرنگ کالجوں میں داخلہ دلوایا گیا ہے ۔ ہمارے لڑکے بیٹھے دیکھتے رہے ۔ ڈومیسائل لے کر لوگ آگئے' داخلہ مل گیا کراچی کے تمام کالجوں کے اندر اور ہمارے بچے جو ہیں وہ صرف انتظار کررہے ہیں کہ ہمارا نمبر کب آئے گا ان داخلوں کے لئے ؛ وہ لڑکے محنت بھی کرتے ہیں۔ ستر فیصد اور بہتر فیصد نمبر بھی لے کر آتے ہیں۔ اس کے باوجود ان کی پوزیشن یہ ہے کہ ڈومیسائل مجبوری ہے' P.R.C. سے مجبور ہیں Permanent Residence Certificate اور ڈومیسائل وہ ہم جاری ہی نہیں کرتے وہ جاری کرنے والے اور لوگ ہیں۔ چنانچہ اس کے جاری کرنے کے لئے جتنا لمبا پروسیجر رکھا گیا ہے۔ تمہارا باپ تمہارا دادا' کہاں پیدا ہوا اور تمہارا باپ کون سی زبان بولتا ہے۔ تمہارا دادا کون سی زبان بولتا تھا ۔ تاکہ تمام طریقے سے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ کون ہے ۔اس کے بعد پھر فیصلہ کیا جائے گا کہ ڈومیسائل اس کو ملے کہ نہ ملے ۔ جناب چیئرمین یہ تمام باتیں جو ہیں

They have been creating a sense of non-participation. They have been creating a sense of agitation. They have been creating a sense of protest in the people of Karachi.

اس سے آگے چلیے جناب چیئرمین' وزیراعظم نے ابھی بات کی' اور میں بڑے افسوس سے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں اس بات کو' وزیراعظم ڈیفنس کالج کی ایک تقریب میں گئی تھیں ۔ وہاں انہوں نے فرمایا کہ ایم کیو ایم کو ٹھیک کرنے کا صرف اور صرف ایک طریقہ ہے وہ کیا ؟ ان

کا ووٹ بینک ختم کرو ، کیسے ختم کرو ؛ ادھر سے حصہ کاٹ دو ' ادھر سے حصہ کاٹ دو ' یہ سیٹ چھین لو وہ سیٹ چھین لو ' وہ منیر ' ان کا نہ آنے دو ۔ چنانچہ وہ یہ کام کراچی میں کررہے ہیں ۔ مشاورتی کونسل بنی ہوئی ہے بلدیہ کی 'الیکشن نہیں کروا رہے نہ کراچی میں ' نہ حیدر آباد میں ' نہ میر پور خاص میں ' نہ نوابشاہ میں ۔ الیکشن نہیں کروا رہے ۔ ہمیں ہرصورت میں چاہے بلدیاتی ادارے ہوں یا قومی یا صوبائی اسمبلیاں ہوں 'حالات ایسے پیدا کئے جارہے ہیں کہ لوگ elect نہ ہوں۔ مجبوری یہ ہے کہ ان سب کاموں کے کرنے کے باوجود جناب والا ' صورت حال یہ رہی ہے کہ ہمارا ووٹ بینک نہیں ٹوٹ سکا ۔ اور آج بھی میں چیلنج کرتا ہوں ان سب کو کہ آج کھڑے ہو جائیں الیکشن ایک نہیں سات دفعہ کروائیں ۔ ہم اپنے گھر بیٹھے ہوں گے ۔ اور جس کا ایم کیو ایم کا ٹکٹ ہو گا ۔ اس جگہ سے انشاء اللہ تعالیٰ ایم کیو ایم کا بندہ جیتے گا دوسرا کوئی جیت نہیں سکتا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ تو جو کچھ ظلم کیا انہوں نے ہمارے ساتھ ۔ اس سے ان کو نقصان ہواہے ۔ نقصان یہ ہوا کہ ہمارا further consolidation ہوا ہم مزید ایک جگہ جمع ہوگئے ایک طرح سے unite ہو گئے ۔

میں عرض کروں جناب چیئرمین ' کہ آپ نے اپنی پوری زندگی میں کبھی سنا ہے ؟ آپ نے وکالت بھی کی ہے ' اس ہم میں بھی آپ رہے ہیں ۔ کہ کسی صوبائی اسمبلی کے ممبر کو اتنا مارا جائے ' اتنا مارا جائے ۔ بٹوں سے ' گنوں سے ' ڈنڈوں سے کہ سارے وکلاء حضرات اس کو مارنے لگ جائیں ۔ اس کے فوٹو آرہے ہیں تمام اخباروں میں ۔ کیا آپ نے کبھی سنا ہے جناب ؟ ایک ایم پی اے ' اس کو اتنا مارا ' اتنا مارا ' کہ اس کو اٹھا کر لے گئے ۔ یہ ہمارے ایم پی اے کا حال ہے ۔ جناب چیئرمین جس دن ' جس وقت سینٹ کے انتخابات ہو رہے تھے ۔ یہ reported معاملہ ہے اتفاق سے اس کتاب میں جو الیکشن کے لئے سینٹ میں چھپی ہے میں خود جسٹس نسیم الدین صاحب کے پاس آیا میں نے کہا جناب ہمارے ۲۶ آدمی کیسے پہنچیں گے پولنگ سٹیشن پر ؟ یہ نہیں پہنچ پائیں گے پولنگ اسٹیشن پر ہماری protection کی جائے ۔ آرڈر پاس کیا ' سیکرٹری کو آرڈر کیا کہ ان کو پولیس گارڈ دی جائے لیکن ایک ابہام رہ گیا۔ ابہام کیا تھا؟ کہ پولیس گارڈ وہاں لے کر جائے گی 'ووٹ ڈلوانے کے لئے ۔ چنانچہ پولیس گارڈ ہمیں لے کر گئی ووٹ ڈالنے کے لئے اور واپسی کے لئے کلیئر آرڈر نہ تھا ۔ پولیس چلی گئی ۔ اس کے بعد انہوں نے ہمارے ایک آدمی کو اتنا مارا کہ جس کی کوئی حد نہیں ۔ اس کو قیدی بنا کر کے

لے گئے۔ ہسپتال میں داخل کرایا۔ سارے پرائیویٹ گارڈ تھے جنہوں نے حرکت کی۔

جناب چیئرمین! یہ تمام کی تمام باتیں، کوٹہ سسٹم، complete sense of non-participation جھوٹے کیس، گرفتاریاں، فنڈز کا مہیا نہ کرنا کراچی کے مسائل ہی مسائل ہیں۔ بجلی نہیں ہے، پانی نہیں ہے، سیوریج سسٹم نہیں ہے، سڑکیں نہیں ہیں۔ یہ کیا create کرے گا۔ کیا یہ حکومت کو خوش آمدید کریں گے؛ definitely it will create a sense of non-participation چار سوافراد کی لاشیں ملی ہیں from 19th June upto the last month چار سو افراد جن کو ایدھی نے collect کیا اور ان کو جاکر دفن کیا۔ کسی کو معلوم نہیں کہ کس نے مارا؛ ہمیں معلوم ہے کہ کس نے مارا ہے؛ وہ لاشیں جو کسی جھاڑی کے نیچے، کوئی ادھر، کوئی ادھر، کوئی گٹر کے اندر جگہ جگہ سے ملی ہیں۔ ہم نے جمع کیں ہیں۔ چار سو ہیں۔ اب مائیں ان بچوں کے انتظار میں ہیں کہ لاہور گیا ہے، بھاگا ہوا ہے پولیس سے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ اس کا بیٹا دفن بھی ہو گیا ہے۔ یہ صورت حال ہے تو آپ کیا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ان کو ہار دیں گے، ان کو گلدستے دیں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ تعصب ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان کے frame work سے ہٹ کر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ never۔ ہم اس بات کی بالکل نفی کرتے ہیں۔ جو کچھ ہم کریں گے within the frame work of Pakistan کریں گے۔ نہ ہم پاکستان کو destabilize کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ جناب والا! ہم جو بات کریں گے within the frame work of the Constitution کریں گے۔ اس کے آگے کچھ نہیں کریں گے۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، جو کہ ابھی سوال کیا جا رہا ہے، انہوں نے اخبار کی خبر غور سے نہیں پڑھی ہے، جو الزام الطاف حسین صاحب پر لگائے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا، ایم۔ کیو۔ ایم کی پالیسی کبھی یہ نہیں رہی ہے اور آج بھی نہیں ہے کہ سندھ کو تقسیم کیا جائے۔ never. I deny it from the floor of this House. ہاں یہ ضرور ہے let us be very frank, be clear about it جناب چیئرمین، یہ ضرور ہے کہ لوگوں کے خطوط، لوگوں کے ٹیلی فون، لوگوں کے تار، ان کے personal contacts لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ کب تک ہو گا؛ یہ لوگ کب تک جیل میں ہوں گے؛ کب تک ہم لاشیں طلب کرتے رہیں گے؛ ہم کب تک لوگوں کو دفناتے رہیں گے؛ ہم کب تک الیکشن میں آزادانہ حصہ نہیں لے سکیں گے؛ آپ کچھ سوچیں، کچھ کریں۔ لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ جب مرنا ہی ہے۔ اگر دو، چار،

چھ' آٹھ ''دس ہزار آدمی مرنے ہیں' تو ایک دفعہ ہی مرو اور مرنے کے بعد اس مسئلے کو مکمل حل کرو۔ اب میں آپ کی توجہ ابھی ابھی ہندوستان میں ایک صوبے میں تحریک چل رہی ہے۔ یوپی کھنڈ میں۔ ایک نہیں within the frame work of India, within the frame work of union of India وہاں پر کئی صوبے بن چکے ہیں اور اس میں نہ تو کوئی treason ہے ' نہ sabotaging the Constitution لیکن میں پھر اس بات کو دہراؤں گا کہ نہ ہماری یہ پالیسی ہے اور نہ ہمارا یہ کہنا ہے کہ .We want to divide Sindh

We never, never, never want to divide Sindh. I make a categorical statement on the floor of this House but people demand this, therefore, we have asked persons to give recommendations but MQM is not giving any categorical statement. Any statement to this effect is misquoted and wrong, absolutely wrong, I deny this, Sir. Therefore, Sir, I just want to put the record straight that

کہ یہ adjournment motion misconceived ہے ' یہ resolution misconceived ہے جناب والا! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم پاکستان کے محب وطن شہری ہیں ۔ پاکستان ہمیں اتنا ہی عزیز ہے جتنا کسی اور شخص کو عزیز ہے ۔ پاکستان کو بنانے میں جیسے آپ نے قربانیاں دی ہیں۔ اس سے زیادہ ہم نے بھی قربانیاں دی ہیں ۔ ہم نے بھی بچے قربان کئے ہیں اور لوگوں کو کٹوایا ہے ۔ اس ملک کی چھت ہم سب کو عزیز ہے۔ یہ ایک گلدستہ ہے' یہ ایک پھول' ہے' اس گلدستہ میں مختلف اقسام کے خوشبو والے رنگین پھول ہیں۔ آیئے' اس کو سجائیں' اس کو بنائیں' اس کو بہتر کریں۔

جناب والا' میں دوسری بات کہوں گا' وہ یہ ہے کہ سب کو برابر کے حقوق دیئے جائیں۔ ہم بھی اس ملک کے شہری ہیں۔ یہ دستور ہم پر بھی اتنا ہی applicable ہے' جتنا آپ پر ہے۔ اگر آپ کے حقوق ہیں تو ہمارے بھی حقوق ہیں۔ اگر کوٹہ سسٹم نافذ کیا گیا ہے تو صرف سندھ میں urban and rural کی تقسیم کیوں؟ کیا rural علاقہ پورے پنجاب میں نہیں ہے؟ کیا rural علاقہ بلوچستان میں نہیں ہے؟ کیا rural علاقہ صوبہ سرحد میں نہیں ہے؟ جناب والا بات یہ ہے کہ یہ ظلم صرف ہم پر ہی کیوں ہو؟

جناب والا یہ ہمارے بھائی ہیں۔ یہ ہمارا دکھ' درد سمجھیں۔ کبھی بھی اس طریقہ سے کوئی

resent نہیں کرتا ہے۔ جب تک کسی کو مجبور نہ کیا جائے، کوئی بھی اپنی گریبان پھاڑ کر سامنے نہیں آتا ہے۔ اب بچوں کو نوکریاں نہیں مل رہی ہیں اور تعلیمی اداروں میں داخلے نہیں مل رہے ہیں۔ نوجوان بغیر نوکری اور بغیر داخلے کے پھر رہے ہیں۔ یہاں صورتحال یہ ہے کہ جب تک پیپلز پارٹی کا کوئی ایم این اے یا ایم پی اے کسی نوجوان کو ملازمت کے لئے certify نہ کرے، اس کو نوکری نہیں مل سکتی ہے۔ جب ساری youth unemployed گھوم رہی ہے تو اس سے آپ کیا expect کر رہے ہیں؟ چاہے یہ نوجوان مہاجر ہوں، بلوچی ہوں، چاہے کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں، آپ کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ انصاف کریں۔ اگر آپ انصاف نہیں کریں گے تو اس ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ انصاف ----- انصاف پر ہی اس فیڈریشن کا قیام ممکن ہوسکتا ہے، باقی کسی چیز پر نہیں

Therefore, Sir, summarising the whole things, it is not our official policy. Any statement attributed to Mr. Altaf Hussain, is absolutely incorrect, false, yes, there is an uprising in the people and people are asking him, telephoning him, sending him letters, messages and they want that this should be finally solved.

یہ تجاویز برابر آ رہی ہیں۔ یہ ہماری official policy نہیں ہے ---- نہیں ہے---- نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔ محترم چیئرمین صاحب، مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج جناب آفتاب احمد شیخ صاحب نے اس معزز ایوان کے floor پر اعلان کیا ہے کہ ایم کیو ایم کی یہ official policy نہیں ہے کہ سندھ کو divide کیا جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس بات کو official سے qualify کرنا میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ unofficially بھی ہماری یہی پالیسی ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی ۔ yes یہ درست ہے۔ جناب والا last time میں نے جب اس ایوان میں کہا کہ سندھ کے مسئلہ پر ایسی بات کی جائے جس سے مفاہمت کی فضا پیدا ہو۔ ----- اگر دکھ ان کو ہیں تو کچھ زخم ہمیں بھی لگے ہوئے تھے۔ دل کے پھپھولے میں بھی اس ایوان کے سامنے پھوڑ سکتا تھا۔ میں بھی چاہتا تو جذباتی ہو سکتا تھا۔ انہوں نے تو وہ دیکھ سہے ہی

نہیں ہیں جو ہم آج تک برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں مگر ہیں نے ملکی مفاد میں، صوبے کے مفاد میں اور جمہوریت کی بقا کے لئے بہت مفاہمانہ رویہ اپنایا تھا۔ جناب والا لیکن اس وقت جناب آفتاب شیخ صاحب نے یہ اعلان کیا تھا کہ سندھ کو divide کرنے کی ہماری official policy نہیں ہے اور ہم نے اس چیز کو قبول کیا تھا۔ علاوہ ازیں' جناب اجمل خٹک صاحب نے بھی اس ہاؤس میں اعلان کیا تھا کہ جناب الطاف حسین نے تحریری طور پر یہ کہا ہے کہ وہ سندھ کا بٹوارہ نہیں چاہتے ہیں۔

جناب والا اگر یہ ایم کیو ایم کا موقف ہے' جسے وہ مقدس ایوانوں میں دہراتے رہتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس کے بعد کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپ سب کو اپیلیں کرتے پھریں کہ آپ اپنی رائے دیں کہ سندھ کا بٹوارہ ہونا چاہیئے یا نہیں؛ ہمیں تشویش اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ ہم ایم کیو ایم پر کوئی الزام نہیں لگانا چاہتے' ہم ان کو کچھ بھی نہیں کہنا چاہتے لیکن ہمیں بطور سندھی کے'، بطور پاکستانی کے' یہ تشویش لاحق ہونا لازمی ہے کہ جب آپ کسی چیز کے بارے میں رائے طلب کریں اور اتنے شدومد کے ساتھ کریں کہ آپ کی رائے کیا ہے؛ فقط یہی نہیں کہ انہوں نے یہ رائے طلب کی ہے بلکہ چند اخباروں نے اس چیز کو بہانہ بنا کر سندھ کے بٹوارہ پر باقاعدہ مذاکرات شروع کر رکھے ہیں۔

جناب والا کل کے "جنگ" اخبار میں ایم کیو ایم کے ترجمان کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ہمیں فقط ایک شہر سے اتنی fax, messages and telegrams موصول ہوئی ہیں کہ سندھ کا بٹوارہ ہونا چاہیئے۔ آج ایم کیو ایم حقیقی نے بھی ایک بیان دیا ہے ۔ حالانکہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ ان کا آپس میں جھگڑا ہے ممکن ہے وہ کسی سیاسی مصلحت کی بنا پر کہتے ہوں ۔ مگر سندھ میں جن کے لیے یہ چھری تیار ہو رہی ہے ۔ ان کو اس بیان سے ضرور تشویش ہوتی ہے۔ آج ہی کے اخبارات میں ایم کیو ایم حقیقی والوں کے مقتدر راہنما وائس پریذیڈنٹ نے بیان دیا ہے کہ صاحب ایم کیو ایم کراچی کو فری پورٹ بنانا چاہتی ہے وہ سندھ کو ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔ یہ کیوں نہیں ہوتا کہ جناب الطاف حسین صاحب بالکل واضح کر دیں کہ ہم سندھ کا بٹوارہ قطعی نہیں چاہتے۔ الطاف حسین صاحب کی طرف سے کوئی بھی official statement اس قسم کا نہیں آیا ہے۔ تو اگر ان کی نیت نہیں ہے' تو لوگوں کے لیے یہ شوشہ چھوڑنے کے لیے اور ان سے رائے طلب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ان کے ساتھ کچھ مسائل ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں ان کے حقوق

سلب کیے گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں ان پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں۔ صاحب یہ اس ملک میں کوئی نئی چیز تو نہیں ہے۔ کیا پیپلز پارٹی والے ایک ایک آدمی پر ۲۲ اور ۲۵،۲۵ مقدمے نہیں بنائے گئے تھے۔ آج بھی وہ مقدمے بھگت رہے ہیں؟ کیا پیپلز پارٹی کے لوگ جھوٹے مقدموں کے تحت تختہ دار پر نہیں چڑھائے گئے؟ تو ایسی کوئی بات نہیں مگر پیپلز پارٹی نے کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ صاحب چونکہ ہمارے اوپر مظالم ہو رہے ہیں۔ لہذا ہم پاکستان سے الگ ہو رہے ہیں۔ یا کسی صوبے کو توڑنا چاہتے ہیں۔ کبھی پیپلز پارٹی نے ایسی بات نہیں کی۔

اب اچانک ۹۲ء میں نواز شریف صاحب کی وجہ سے ان پر یہ مظالم ٹوٹنا شروع ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے تو ان کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔ پاکستان سے لیکر اب تک اگر تکلیف سہی ہے تو سندھ کے rural areas نے سہی ہے۔ اس کا مداوا کسی نے نہیں کیا۔ سندھ کے rural areas نے کبھی مطالبہ نہیں کیا کہ ہم پاکستان سے الگ ہونا چاہتے ہیں۔ تو پھر یہ کیوں ہے؟ اگر ہم پر جھوٹے مقدمے بنتے ہیں۔ اگر ہم کو نوکری نہیں ملتی۔ اگر ہم کو نمائندگی نہیں دی جاتی تو ہم اپنی راہ الگ متعین کریں گے۔ صاحب یہ تو کوئی پالیسی نہیں ہے۔

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

اعلان کیا جاتا ہے کہ ہماری official policy نہیں ہے۔ un-official بھی کہا ہے۔ مگر۔۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کو صحیح طریقے سے clarify کیا جائے اور کوئی ایسی صورت حال پیدا نہ ہو۔ تو میرا خیال ہے وہ مقصد حل ہو گیا ہے۔ تو آپ اس کو مزید push کرکے اس حد تک نہ جائیں۔ توزیادہ بہتر ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ نہ نہ میں نے گزارش یہ کی۔ میں ایم کیو ایم پر کوئی الزام نہیں لگا رہا۔ انہوں نے وضاحت کر دی ہے۔ میں بھی اپنا موقف جو ہے وہ پیش کر رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین میری عرض یہ ہے کہ ایک بات وہاں سے آئی تھی۔ مجھے جواب دینا تھا۔ میں نے دے دیا۔ میرے فاضل سینیٹر اس وقت بڑی لمبی اچھی تقریر کر رہے ہیں۔ I reseve my right I will reply ۔ دیکھیں نا ایک الزام لگایا میں نے اس کا جواب دیا۔ وہ بات ختم ہو گئی۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، بنیادی طور پر آپ نے اپنی تکالیف بیان کیں۔ وہ کہہ رہے

ہیں دیکھیں رورل سندھ میں بھی problems ہیں۔ آپ نے اربن سندھ کی بات کی۔ آپ نے کہا تھا کہ یہ ہماری پالیسی نہیں ہے۔ میں official an-official سے یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی پالیسی نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب مجھ پر الزام تھا ۔ میں نے کہہ دیا کہ official یا unofficial دونوں طرح سے ہی پالیسی نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں انہوں نے اچھی بات کی۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر انہوں نے نہایت خوبصورت بات کی اگلی مرتبہ بھی کی تھی ۔ یہ شوشہ اس کے بعد چھوڑا ہے۔ یہ ٹھیک ہے ۔ بہت اچھا ہے ۔ اللہ ان کو اسی موقف پر قائم رکھے۔ ہم اسی میں خوش ہیں۔ وہ یہ نہ کہیں کہ صاحب ہمارے دکھ کو کوئی نہیں سمجھتا۔ آپ کے دکھ کو عزیز من ہم سے کوئی زیادہ نہیں سمجھتا' ---(تالیاں)--- جب آپ کو تکلیفیں تھیں ہندوستان کے بٹوارے کے فوراً بعد تو میرے بھائی ہم نے کبھی آپ پر احسان نہیں جتایا' مگر آپ کا دکھ ہم نے سمجھا تھا' یہ تمام چیزیں جو ہیں وہ ہم نے کی تھیں' ایسی بات نہ کریں۔ ہم اور آپ مل کر رہنا چاہتے ہیں۔ ہم بقائے باہمی کے اصول پر عمل پیرا ہیں' آپ کو تکلیف ہو گی دل ہمارا بھی جلتا ہے' ہمیں تو فقط دکھ ہوتا ہے کہ جب ہمیں تکلیف ہوتی ہے تو آپ کا دل نہیں جلتا۔ اب آئندہ' ماشاء اللہ اگر اب یہ احساس پیدا ہوا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے' اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب آفتاب صاحب کو اور جو دوسرے معزز اراکین ہیں سینٹ کے ان کو بھی اپنے لیڈر کو یہ کہنا چاہیئے کہ کم از کم وہ ہمیں یہ کہہ کر یا یہ suggestions دے کر ہمیں رنجیدہ نہ کرے۔ ہم ان کے بھائی ہیں' ہم ان کے دکھ سکھ میں ساتھ رہیں گے ایک گزارش ہے کہ وہ ہمارا بھی ساتھ دیں۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب چیئرمین الطاف صاحب کے مشورے کے بعد ہی یہ بیان دیا گیا ہے۔ کل رات ان سے گفتگو ہوئی اس کے بعد یہ سب ہوا ہے' ------ (تالیاں) -------

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں کتنی positive بات ہوئی ہے۔

I thnik press should note all this

جناب حسین شاہ راشدی۔ سر۔ بات پہلے کر دیتے' یہ صدری نسخہ چھپائے بیٹھے تھے۔

جناب چیئرمین۔ جی نسرین جلیل صاحبہ کچھ کہنا چاہتی ہیں؟

مسز نسرین جلیل ۔جناب چیئرمین، میں سمجھتی ہوں کہ مجھے بولنے کا ضرور موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کو ضرور موقع دیا جائے گا۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین آپ لوگوں نے جب سندھ پر بحث شروع کی تھی تو آپ نے یہ کہا تھا کہ سندھ سے تین سینیٹر وہ آ جائیں وہ بات کریں گے اس مسئلے پر لیکن آج ---- I feel that it should be taken out of turn.....

جناب چیئرمین۔ آج تو اصل میں یہ صرف ایک مسئلہ temporarily آ گیا تھا، انشاء اللہ اگلے سیشن میں سب سے پہلے موقع دیں گے۔یہ نوٹ کر لیں جی کہ ان کو سب سے پہلے موقع دینا ہے۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین یہ زیادتی کی بات ہے۔

It should be brought on record that, being a woman, I should have been given a chance.

جناب چیئرمین۔ آج تو صرف temporarily ---- ایک بیان سے ادھر سے ادھر ہو گیا۔

مسز نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! یہ زیادتی کی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں زیادتی تو بالکل نہیں کرنا چاہتا۔ انشاء اللہ اگلے سیشن میں پورا وقت دیں گے اور پہلی باری دیں گے۔

اچھا جی اب آئیٹم ۱۲ ۔

Syed Iqbal Haider: Thank your Mr. Chairman, I move that the bill further to amend the Senate election......

جناب چیئرمین ۔ راجہ صاحب یہ ایک ہی کلاز کا بل ہے؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔جناب چیئرمین اس پر ایک آرڈیننس بھی آیا ہے، جو lay ہوا ہے اور یہ اور وہ اکٹھے لے لئے جائیں گے کیونکہ یہ الگ الگ مناسب نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ سر وہ lay تو ہوا ہے لیکن وہ repeal بھی ہو جائے گا ۔ یہ بل آپ پاس کر دیں تو اس بل کی آخری کلاز یہ ہے کہ

that Senate election 4th amendment ordinance is hereby repealed.....

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں 4th نہیں یہ تو 3rd ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ وہ سر جب دوبارہ repromulgate ہوتا ہے-----

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں یہ تو تیسری ترمیم ہے' اس میں تو ۲ لکھا ہوا ہے-----

جناب چیئرمین۔ نہیں contents ایک ہیں یا الگ الگ ہیں؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ نہیں ساری سکیم ہے اس کی کہ کون کون سی ترامیم کرنی ہیں' لہذا اس طرح نہ کیا جائے' اس کے ساتھ ہی اس کو لے لیا جائے' ابھی فیملی کورٹ کی ترامیم لے لیں' پہلے اس کو لے لیں پھر اس کو لے لیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ چلئے وہ لے لیتے ہیں۔ دیکھیں ہم کتنا آپ کے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

THE WEST PAKISTAN FAMILY COURTS (Amendment) BILL, 1994.

Syed Iqbal Haider: I wish to move item 17 Sir, that the Bill further to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1994], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: So, the motion stands moved.

آپ فرمائیں کہ یہ ہے کیا جی؟

Syed Iqbal Haider: Sir, this Family Court Bill, only we have amended.

سر یہ کسی غلط فہمی میں ہو گیا۔ بعض اوقات میرے آفس کے لوگ غلطی کر دیتے ہیں' میں ان کے

بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتا' دفتر میں جا کر ان سے بات کروں گا کہ یہ فائل کیوں نہیں آئی۔

جناب چیئرمین اس میں یہ ترامیم proposed کی گئی تھیں کہ مختلف dower and maintenance اپیل کی جو jurisdiction ہے ان limits کو بھی ہم نے تبدیل کیا ہے اور اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ فیملی کورٹس میں خواتین کی تقرری کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس میں مختلف صوبوں کو اب یہ بل جب پاس ہو جائے گا تو ہم ان کو ہدایت کریں گے کہ جلد از جلد کم از کم ایک ضلع میں ایک خاتون جج کو ضرور مقرر کیا جائے جو کہ فیملی کورٹس سے متعلق مقدمات کا تصفیہ کرے۔ اور خواتین کی تقرری بطور جج ڈسٹرکٹ کورٹس میں اس لئے ضروری ہے کہ بہت سی خواتین اپنے مسائل کھل کر ایک خاتون کے سامنے بیان کرنے میں زیادہ سہولت اور آزادی محسوس کرتی ہیں تو ان کے احساس تحفظ اور انصاف کے لئے یہ ہماری حکومت کی پالیسی تھی کہ ضلعی سطح پر خواتین ججوں کی تقرری کی حوصلہ افزائی زیادہ ہو اور اس میں ہم صوبائی حکومت کو بھی ہدایت کریں گے کہ وہ اس میں تعاون کریں۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں کچھ ترامیم کی گئی ہیں کہ کچھ معاملات کے اوپر اپیل ہو' پہلے زمانے میں جو رقم رکھی گئی تھی وہ بہت کم تھی اس رقم کو بڑھایا گیا ہے کہ اس رقم سے زیادہ dower and maintenance ہم نے بڑھائی ہے کہ اس inflation کی وجہ سے اس کی رقم کو بڑھانا بھی ضروری تھا۔ مجھے خوشی تھی کہ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے ان دونوں مقاصد کے لئے اس بل کو بہتر کر کے مشترکہ طور پر اسے پاس کیا ہے اور میں چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اس بل میں بڑی دلچسپی لی اور اس کو اور بہتر کر کے unanimously اس کو پیش کیا ہے۔ اور جس طرح سے انہوں نے اس کو پیش کیا ہے بالکل اسی طرح میری گزارش ہو گی کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں اس بل کی مخالفت کے لئے کھڑا نہیں ہوا میرے دوست اس سے گھبرا نہ جائیں۔ میں اس کا صرف تھوڑا سا background دینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ اس لئے کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی on Law and Parliamentary Affairs کو یہ معاملہ ملا تو اس معاملے میں ہم نے سیر حاصل بحث کی اور جو اس میں ہمیں نقائص معلوم ہوئے' ہم نے وہ رفع کرنے کی کوشش کی جناب والا! ہم نے یہ کہا کہ گورنمنٹ کے اوپر ویسے بھی

پابندی کوئی نہیں ہے وہ جس وقت چاہے خواتین judges مقرر کرسکتی ہے۔ آج ہائی کورٹ میں آپ نے مقرر کی ہیں، کوئی پابندی آپ پر نہیں ہے، آپ نے ہائی کورٹ کے جج مقرر کر دیئے ہیں، اگر آپ ڈسٹرکٹ جج کسی خاتون کو مقرر کرنا چاہیں، آپ پر پابندی نہیں ہے، اگر آپ سول جج وہاں لگانا چاہیں آپ پر پابندی نہیں ہے لیکن اس میں تھوڑا سا یہ فرق یہ ضرور تھا کہ سب ڈویژنل لیول پر اور نیچے بھی خاتون کو مقرر کیا جائے، ہم نے کہا کہ ایک تو آپ کو اتنی خواتین ملیں گی ہی نہیں اور دوسرے یہ ہے کہ ضلع میں ایک رکھ لیجئے اور ضلع میں اب ایک خاتون جج فیملی لاء کیسز کے لئے مقرر ہو گی۔ ویسے پہلے بھی کوئی پابندی نہیں تھی، لیکن اب چونکہ یہ مُصر تھے اس بات پر کہ یہ واضح طور پر آ جائے کہ خواتین جج مقرر ہو سکتی ہیں، شاید یہ ہر ضلع میں مقرر کریں تو ہم نے اس میں کر دیا ہے کہ ہر ضلع میں ایک خاتون مقرر کر سکتے ہیں۔

دوسرا جناب والا اس میں یہ تھا کہ کچھ appealable orders جو ہیں ان کی limit تھی وہ کچھ unrealistic سی معلوم ہوتی تھی اس لئے اس اپیل میں چند معاملات ایسے تھے مثلاً dower کے معاملے میں یہ تھا کہ دس ہزار تک کوئی further اپیل نہیں ہو گی اس کو بڑھا کر پندرہ ہزار کیا گیا ہے او ۵۰۰ روپے of maintenance اور less جو تھا وہ وہی رکھا گیا ہے ۵۰۰ روپے جہاں مقرر ہوں وہاں اپیل نہیں ہو گی۔ تو کمیٹی نے جناب approve کیا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس کے سامنے ہے۔ اس میں ایک بات ضرور تھی جس بات پر ہم نے زور دیا تھا اور یہ اس میں رکھا گیا ہے کہ وہ خاتون بطور جج مقرر کی جائے جو qualified ہو، سول جج کے طور پر qualified ہو یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج یا ڈسٹرکٹ جج کے طور پر۔ یہ نہ ہو کہ کسی بھی خاتون کو اٹھا کر جج مقرر کر دیا جائے خواہ وہ کوئی بڑی پڑھی لکھی خاتون ہو لیکن بات یہ ہے کہ وہ اس معیار پر اترتی ہو۔ وہ کم از کم سول جج مقرر کئے جانے کی اہل ہو اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ جج مقرر ہوں گی تو وہ پہلے ہی کوالیفائیڈ سول ججز ہوں گی اس لئے کوالیفائیڈ سول ججز ہوتے ہوئے وہی حلف لینے کی حقدار ہیں۔ اور ویسے بھی ان کے اختیار پر کوئی قدغن نہیں تھی۔ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ اس بل کے لانے کی بھی چنداں ضرورت نہیں تھی چونکہ لا منسٹر اس بات پر مصر تھے اور ان کا یہ خیال تھا اس لئے ہم نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اس سے کوئی خاص فرق تو نہیں پڑتا اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اس وقت کسی بنیادی حق یا کسی فلاح کے طور پر یا اس میں کوئی نقص کے طور پر بیان کی جائے اس لئے میں نے صرف یہ چند کلمات تشریحی طور پر

عرض کئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ جناب والا! کمیٹی نے جو بل منظور کیا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں اور صرف یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک اچھا بل ہے کیونکہ خواتین کی حوصلہ افزائی بہت ضروری ہے۔

جناب چیئرمین۔ بلکہ کوٹے کا خیال رکھا جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ جی ضرور اس کو اہمیت دی جائے۔ اور۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی تقریر اب ہم پہلے سمجھ گئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ عدالتی معاملات میں بھی ان کو حصہ دیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں کہ صرف ضلع کی سطح پر نہ ہو۔ اگر حکومت مناسب سمجھے تو سب ڈویژن سطح پر بھی سول جج ہونے چاہئیں تاکہ عدالتی نظام میں بھی ہماری مائیں بہنیں شریک ہوں اور اس کی تعلیم ضرور ہو۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، جناب شیخ آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اگر آپ رپورٹ کا پیرا ۶ اور صفحہ ۲ دیکھیں گے۔

The Committee however, did not agree to an amendment proposed by Senator Aftab Ahmad Shaikh whereby he wanted to amend Section 14 (1) of the West Pakistan Family Courts Act, 1964 as, in the opinion of the Committee, the proposed amendment was beyond the scope of the Bill.

یہ بات وہاں ہوئی تھی جناب۔ بات یہ ہے کہ

Section 14 provides appeal in a decree dissolving the marriage on the one ground and the ground is that if we have sold the property of the woman. That is all. On any other ground the decree may be unjust, may not have considered the evidence on record. Decree may have been partial. Judge may not have exercised discretion entirely on judicial principles. Now what the people are doing , is

that , they go in constitutional interpretation of the clause that is provided in the Constitution for supervision and control of the subordinate courts, in that clause they find the condition or a constitutional interpretation for challenging a decree of the Family Court, Sir, just to meet that situation in some circumstances, I had proposed an amendment that the scope of the appeal should be widened a little and in some more cases the right of appeal should be provided But there is a rider clause and the rider clause is that, there shall be compelling reasons for filing an appeal. The language of the proposed amendment was that, it was not easy to file an appeal, there has to be a clear cut case for filing an appeal in the next appellate court. Now Sir, you know , the Marriages Dissolution Act 1939 provides 8 to 10 grounds on which a marriage can be dissolved. Out of those 8 to 10 grounds one of the grounds alone is an appeal. Amendment was out of context. Although the Committee was considering section 14. The section which provided appeal. Sir, kindly see section 14 has been amended. Section 14 has been amended but at that time the view of the Committee was that this amendment was out of context, not maintainable because it was not in that relevant sub clause. It was no doubt in that section, but it was not relevant in that sub clause. Now my submission is Sir, that this difficulty is being faced by me and other Senators in number of business. We examine the Bill and we see for instance in the sense of Goods Act. The reason for amending the Bill was that the Islamic injunctions and judgements and therefore, amendment has been brought. I pointed out that the section 61 of the Sales of Goods Act which provided for giving of interest has not been amended. So, therefore, I brought an amendment of section 61, that was ruled out of order. Saying that because, there was no observation for 61, although the purpose was that the Bill should be according to the Islamic Injunctions. And, therefore, the

amendment was introduced. Still, ...

Rafiq Ahmed Shaikh: The discussion in the Standing Committee is not much relevant ...

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am pressing my amendment.

جناب چیئرمین۔ ذرا آپ مختصر کر لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب بھی بیچارے پریشان ہو رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں سمجھ گیا ، بعض دفعہ بات کرنے نہیں دیتے تو کیا کریں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جتنی آپ کچھ cases دیں مردوں کو اپیل کا حق دیں مرد بیچارے بہت مظلوم ہیں۔ اس لئے کہ آپ نے ڈگری ان سے لے لی اب وہ بیچارہ کہاں جائے۔

جناب چیئرمین، (x x x)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب عرض یہ ہے کہ میں صرف آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں اب وہاں سے تو کوئی سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: But these remarks are expunged.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اب میں آپ کی توجہ ------

پروفیسر خورشید احمد۔ کیا آپ اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتے؛

جناب چیئرمین۔ کہیں لوگ میرا مشورہ ہی فالو کرنا ہی نہ شروع کر دیں۔ so these are expunged

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس میں پوزیشن ہے یہ ہے کہ رول ۹۵ جو ہے

You kindly see the Rule 95 (1), an amendment shall be within the scope of the Bill and relevant to the subject matter of the clause to which it relates.

+ بحکم جناب چیئرمین الفاظ حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین۔ پر یہ تو وہاں ہو گیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اگر آپ اتنا بھی فرما دیں۔ کہ

scope of this sub clause will be considered at some later time.

جناب چیئرمین۔ وہ تو جب جھگڑا آئے گا دیکھیں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بات یہ ہے کہ ہر معاملے میں منہ ہمارا بند کر دیا جاتا ہے یہ کہہ کر کہ ------

جناب اقبال حیدر۔ آپ کی تجاویز پر میں غور کروں گا

جناب چیئرمین۔ لا منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ میں غور کروں ---

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اور آنٹس کی نوٹنگ پر جناب ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ صاحب یہ amendment جو آپ کی ہے یہ فلاں کلاس سے تعلق نہیں رکھتی صاحب یہ بڑے ظلم کی بات ہے ہم بیٹھ کر محنت کر کے کچھ لکھ کر بھیجتے ہیں------

جناب چیئرمین۔ as a suggestion جس طرح آپ نے کہا کہ یہ تکالیف ہیں یہ problems ہیں. I think the Law Minister should take the note of this.

سید اقبال حیدر۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شیخ آفتاب صاحب یقیناً بلاشبہ انتہائی گرانقدر تجاویز سے ہمیں نوازتے ہیں ۔ واقعی یہ بڑی محنت کرتے ہیں اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کی تمام تر تجاویز پر میں بلا امتیاز اور کھلے ذہن کے ساتھ غور کروں گا بلکہ مستفید ہوں گے ان کے اور قوانین میں بھی تجاویز لائیں اور یہ میرے مدد گار ثابت ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اور اس کے علاوہ جناب آفتاب صاحب دوسری بات----------

جناب آفتاب احمد شیخ۔ انہوں نے بات ہی ایسی کر دی میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اس میں دیکھیں کہ دو چیزیں ہوگئی ہیں ایک تو آپ نے یہ پوائنٹ آؤٹ کر دیا اور اقبال حیدر صاحب کو یہ احساس ہے کہ ہاں It should be examined دوسرا یہ ہے کہ آپ پرائیویٹ ممبر بل بھی لا سکتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ لا سکتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ تقریر میں صرف اس لئے نہیں کر رہا کہ میرے بھائی اقبال حیدر صاحب بہت پریشان ہیں اور ان کی تائید کی تقریر کرنے پر بھی وہ پریشان ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اچھی سپرٹ میں ہیں ہم۔

جناب چیئرمین۔ یہ اپنی public relationing میں بہت سارے بل پاس کرائے جاتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جی جناب کیا بتلائیں۔ لیکن ان کے لئے وہ شعر پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

شعر۔ فغاں ایک مشغلہ شاعروں کا
یہ عادت بر بنائے غم نہیں

Mr. Chairman: So, it has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Ame ndment) Bill, 1994], as reported by the Standing Committee be taken into cons ideration at once.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is carried. Now, I am taking up the Bill as recommended by the Committee. The question is that clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question is that clauses 3 and 4 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 and 4 form part of the Bill. The question is that whether clause 1, short title and commencement and the preamble do form part of the Bill or not?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and commencement and the preamble form part of the Bill. Iqbal Haider Sahib next item No. 18.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission I move that the Bill further to amend the West Pakistan Family Coruts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1994], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parlaimentary Affairs that the Bill further to amend the West Pa ksitan Family Courts Act, 1964 [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1994], be passed?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

Syed Iqbal Haider: Item 13, Sir.

Mr. Chairman: Item 13.

THE SENATE (ELECTION) (Amendment) BILL, 1994.

Syed Iqbal Haider: Sir, I move that the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1994], as

passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Opposed.

Mr. Chairman: Opposed.

اچھا جی یہ ہے کیا۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is a single clause Bill intended to authorize the Chief Election Commissioner to register a case against the contestents in the election of Senate who fail or refuse to submit the declaration of expenses as required under the Senate Election Act. There was a lacuna in the law and that lacuna has been removed by adding this clause to empower the Chief Election Commissioner to seek prosecution of those Senators who fail to submit the declaration of expenses in the election of Senate.

جناب چیئرمین۔اچھا محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جناب اس قانون کے متعلق یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ویسے تو جیسے جناب محترم راجہ ظفر الحق صاحب نے یہ فرمایا تھا اور کل بھی ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ piecemeal legislation کبھی بھی اچھی نہیں ہوئی اور قانون ساز اداروں میں consolidated Bills آتے ہیں ۔ کل Criminal Procedure Code کے اوپر جس طرح ہم نے مختلف pieces میں بات کی ہے ۔ اسی طرح یہ سینٹ کا بل بھی آ رہا ہے اور اگلے سیشن میں شاید سینٹ کا جو آرڈیننس انہوں نے promulg te کیا ہے اس پر بھی بل move کریں گے ۔ پتہ نہیں یہاں کرتے ہیں یا وہاں کرتے ہیں ۔ آج ہم سینٹ ایکٹ کے ایک سیکشن میں amendment consider کر رہے ہیں اگلے سیشن میں دوسرے سیکشن میں کریں گے اور شاید اگلے سیشن میں تیسرے میں کریں گے ۔یہ بات اصولی طور پر درست نہیں ہے۔

(بعد از اذان عصر)

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ piecemeal

amending ordinances, اس طرح سے اگر ہم کریں گے تو ایک تو بیشمار legislation
amending bills ہاؤس میں آتے رہیں گے اور اس سے کوئی اچھا تاثر نہیں نکلے گا ۔ جہاں تک
اس بل کا تعلق ہے ' میں شروع میں ہی یہ عرض کروں کہ جہاں تک اس بل کی basic
provisions کا تعلق ہے ' basic provision یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اخراجات سے تجاوز کرے
گا تو اس کے متعلق چیف الیکشن کمشنر ' Returning Officer کو یہ اختیار دے سکتا ہے اور حکم
دے سکتا ہے کہ اس کے خلاف قانونی اور تادیبی کارروائی کرے ۔ یہ جناب کے علم میں بھی
ہے کہ سینٹ کے الیکشن کے لئے حد اخراجات صرف 5000روپیہ ہے ' حد اخراجات تو جناب والا !
آپ نے بڑھائی نہیں اور حد اخراجات نیشنل اسمبلی کے الیکشن کے معاملے میں آپ وقتاً فوقتاً اس
کو غالباً دس لاکھ تک لے گئے ہیں ' یہ درست ہے کہ نیشنل اسمبلی کے حلقہ میں ایک ایک آدمی
کے پاس جانا پڑتا ہے لیکن جناب یہاں بھی صوبے کی representation ہے ' یہاں بھی
سارے صوبے میں اگر سندھ کے ممبران ہیں ' تو سارے سندھ میں جائیں گے ' سب سے ملیں
گے ' اگر پنجاب ہے تو پنجاب میں بھی سب سے ملیں گے ۔ تو پانچ ہزار کی جو حد ہے یہ ایک
بڑی unrealistic حد ہے اور پھر پانچ ہزار سے جس نے تجاوز کیا ' اس کے خلاف قانونی کارروائی
کرو ' اس کے خلاف فوجداری کارروائی کرو ۔ یہ realistic approach نہیں ہے ۔ اب اس سینٹ کے
الیکشن میں ہی اگر آپ پانچ ہزار کی حد تجویز کرتے ہیں تو میرا خیال یہ ہے کہ یہ violations تو
شاید سبھی نے کی ہو یا سبھی کی طرف سے ہو ' اس کو پہلے ہٹائیے' اس پر prosecution آپ
تب کھینچئے' جب آپ ایک realistic حد مقرر کریں ۔ جب آپ کی حد realistic نہیں ہے تو پھر
اس پر یہ قدغن لگانا اور اس کو مستوجب سزا قرار دینا ' میرے خیال کے مطابق درست نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔جی کیا آپ کی تقریر ختم ہو گئی ؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔نہیں سر ابھی ہے۔ دوسری بات جناب والا میں یہ عرض
کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ add کیا ہے ' یہ بات جناب شاید فاضل وزیر قانون کے نزدیک
چھوٹی ہو ' لیکن جہاں یہ add ہونا چاہئیے وہاں یہ add نہیں ہوا ۔ قانون کی خوبصورتی یہ ہے کہ جس
جگہ مناسب ہو وہاں add کی جائے تا کہ ایک تسلسل سے پڑھتے ہوئے ' ایک آدمی کو یہ معلوم ہو
جائے کہ اس کی penal provision میں کیا ہے ۔ یہ جناب والا violation تو ہے سیکشن ۲۸ اور ۲۹

کی ۔ لیکن یہ provide کرتے ہیں سیکشن 75 کے بعد اور سیکشن ۷۵ کے تحت prosecution for offences by Public Officer اس کے آگے اس کو add کرتے تو کیا اچھا ہوتا ؛ اس کو آپ ۲۹ اسے لگاتے ۔ ۲۸ میں آپ نے اخراجات بتانے تھے ۔ اس کے بعد آپ prosecution کا سہارا لیں گے کہ چونکہ prosecution یہاں provided ہے ۔ اس لئے ہم نے یہاں provide کیا ہے ۔ لیکن میرے خیال کے مطابق یہ یہاں درست نہیں ہے ۔ نمبر ۲ جناب میری گزارش یہ ہوگی کہ اس میں جو منشاء ہے قانون کی وہ یہ ہے کہ کمشنر اجازت دے گا ریٹرننگ آفیسر کو کہ اس کے خلاف کارروائی کرو ۔ اور لفظ انہوں نے استعمال کر دیا ہے may۔ اس کے متعلق بھی یہ کہیں گے کہ may,shall کے مفہوم میں استعمال ہو سکتا ہے اور may , shall کے معنی میں بھی استعمال ہو سکتا ہے ۔ لیکن میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ may اور shall کا جھگڑا قانون سازی سے نکالنا چاہیئے ۔ اگر legislature کی منشاء یہ ہے کہ وہ اس کے خلاف کرے گا تو shall لکھیں ۔ عدالتوں میں بعض اوقات جاتے ہوئے بھی کہ اس میں یہاں shall کا مقصد ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ may, shall کی sense میں استعمال ہوا ہے اور shall, may کی sense میں استعمال ہوا ہے ۔ جناب اگر ان کا منشاء یہ ہے کہ وہ ضرور مستوجب سزا ہونا چاہیئے تو پھر ان کو چاہیئے تھا کہ اس لفظ کو یہاں shall کردیں ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چیف الیکشن کمشنر میرے خلاف تو ضرور بھیج دیں اور اقبال حیدر صاحب کے خلاف نہ بھیجے ۔ اس کی صوابدید ہے ' اس کی مرضی ہے' اس کی منشاء ہے کہ جس کے خلاف چاہے بھیج دے' جس کے خلاف نہ چاہے نہ بھیجے۔ اس لئے لفظ may استعمال کیا گیا ہے ۔ اس نیت سے کیا گیا ہے ۔ اس کی ہم مخالفت کرتے ہیں ۔ یہ بات درست نہیں ہے ۔ لیکن اگر may, shall کا interchangeable ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی نہیں ہونا چاہیئے ۔ interchangeable بھی نہیں ہونا چاہیئے ۔ clear cut آپ کی وضاحت ہونی چاہیئے میں کہ ہماری یہ منشاء ہے اور آپ یہ Legislation چاہتے ہیں ۔ intention of the legislature معلوم کرنے کے لئے پھر کوئی scope نہیں ہونا چاہیئے ۔

تیسری بات جناب یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ The Commissioner may direct the Returning Officer to initiate proceeding in the appropriate Court. اب appropriate court اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہوں تو' کیا آپ کو appropriate court define کرتے ہوئے شرم آتی ہے ؛ آپ بتائیں کہ کونسی appropriate court ہے ۔ وہ کس کے پاس

کرے گا؛ سپیشل کورٹ ہے؟ کونسی کورٹ ہے؟۔ کیا آپ بعد میں define کریں گے؛ اسی قانون میں آپ appropriate court کو define کر دیتے ۔ آپ ڈسٹرکٹ جج، سول جج، ہائی کورٹ کا جج کہہ دیں۔ کوئی چیز کہہ دیں ۔ لیکن یہ appropriate court میں کہاں بھیجے گا وہ؟ یعنی یہ appropriate court جو ہے یہ determine کرے گا چیف الیکشن کمشنر کو ۔ چیف الیکشن جو ہے وہ کسی کا کیس ڈسٹرکٹ جج کے پاس بھیج دے گا، کسی کا سول جج کے پاس بھیج دے گا کہ appropriate court ہے ۔ کونسی appropriate court ہے؛ آپ کی اصطلاح میں تو appropriate court کی وضاحت نہیں ہے ۔ اگر آپ کے اس قانون میں appropriate court کی وضاحت نہیں ہے تو appropriate court کا لفظ، میرے خیال میں اس قانون کو مبہم بناتا ہے اور چیف الیکشن کمشنر کو لا محدود اختیارات دیتا ہے ۔ چاہے تو بھیجے، چاہے تو نہ بھیجے ۔ چاہے ڈسٹرکٹ جج کے پاس، چاہے تو ہائی کورٹ میں، چاہے تو سول جج کے پاس بھیج دے۔ appropriate court کی وضاحت نہ کرنا، اس قانون کو مبہم، مہمل اور بے معنی بناتا ہے ۔

چوتھی بات جناب یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ initiate proceeding ۔ میں نے وہ پڑھا تھا کہ

The Commissioner may direct the Returning Officer to initiate the proceeding in the appropriate court against the person who contravenes the provision of section 28 or fails to comply with the provisions of section 29.

اب جناب initiate proceeding کا کیا تصور ہے۔ اس پر بھی قانون خاموش ہے۔ اس میں جناب بہت سی چیزیں آتی ہیں ۔ ایک دعویٰ ہوتا ہے، ایک شکایت ہوتی ہے، ایک چالان ہوتا ہے۔ یعنی مختلف چیزیں ہیں proceeding کو initiate کرنے کے لئے ۔ قانون میں وضع کی ہوئی ہیں کہ اس کے خلاف استغاثہ ہو گا یا اس کے خلاف complaint ہوگی یا اس کے خلاف پولیس move کرے گی یا اس کے خلاف دعویٰ دائر کیا جائے گا۔ کیا کیا جائے گا؟ initiate proceedings جو ہے یہ پھر مبہم ہے ۔اس کو بھی واضح ہونا چاہیئے کہ وہ فوجداری استغاثہ دائر کرے گا۔ اگر آپ کی منشاء یہی ہے تو پھر چاہیئے یہ تھا کہ initiate proceeding کرنے کی بجائے آپ اس میں لکھتے he will file it, it be manner of complaint against the defaulter or against the person who violates the provision of section 28 or 29 یہ بھی مبہم رکھا گیا ہے کہ initiate proceeding کر دے گا۔ اس کو بھی واضح

کرنا کہ بہت ضروری تھا۔ اور اس کے علاوہ جناب میں عرض کروں کہ یہ دونوں جو ۸۹ اور ۸۹ ہیں ۸ ہے کہ کوئی آدمی اخراجات سے زائد خرچ کرتا ہے۔ ۸۹ ہے کہ الیکشن ریٹرن نہیں دیتا۔ اب جناب یہ جو بات ہے کہ ایک نے خرچہ زیادہ کیا ہے۔ الیکشن۔۔۔

سید اشتیاق اظہر ۔ جناب نماز کا وقت ہو گیا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں ابھی نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ بس دو تین منٹ ہیں بس۔

سید اقبال حیدر۔ دو تین منٹ میں ابھی۔۔۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ایک آدمی نے وہ پانچ ہزار ہی خرچ کرتا ہے۔ چار ہزار نو سو روپیہ خرچ کرتا ہے لیکن چیف الیکشن کمشنر کو پھر یہ اختیار ہو گا کہ نہیں تم نے تو دس لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ تم نے آٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔ یا تو یہ کہیں کہ within the prescribed limits یا تو آپ یہ provide کرتے اس میں۔ کہ اگر within the prescribed limits ہے۔ چیف الیکشن کمشنر فیصلہ کرے گا وہی بات پھر آ جاتی ہے کہ اگر وہ مجھے کہے کہ تم نے تو غلط declaration دیا ہے۔ تم نے تو غلط ریٹرن بھر کے دی ہے۔ تم نے پانچ لاکھ خرچ کیا تھا اور پانچ ہزار شو کیا ہے۔ اس لیے میں تمہیں prosecute کرتا ہوں۔ میں تمہارے خلاف فوجداری استغاثہ کرتا ہوں۔ یہ چیز جو ہے یہ بھی واضح ہونی چاہیے تھی کہ اتنے وسیع اختیارات اس طرح سے دے دینا کہ وہ اس کے متعلق پھر استغاثہ دائر کرسکتا ہے یا فوجداری دعویٰ کر سکتا ہے۔ تو یہ جناب بڑی اہم چیزیں ہیں جو دیکھنے کے قابل ہیں۔ جو معائنہ کرنے کے قابل ہیں۔ غور کرنے کے قابل ہیں۔ غور طلب ہیں۔ اور اسی لیے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پہ زیادہ غور ہو۔ اور جو آپ دوسرا بل لانے ہیں اس کے ساتھ اس کو connect کیجئے اور اس کے بعد دونوں پہ سیرحاصل بحث کیجئے۔ اگر اس پہ کوئی amendments کی ضرورت ہے تو اس پہ amendments بھی کرائیے۔ وگرنہ اس صورت میں پہلے ہو گیا تو یا تو آپ کو پھر اس کو دوبارہ amend کرنا پڑے گا یا اتنے وسیع اختیارات ہوں گے کہ وہ کل کو میرے خلاف بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور آپ کے خلاف بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ thank you sir۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں عرض کر دوں کہ یہ جو offence ہے under competent court

section 29 for failure to submit the expense or violation میں اس کی وہ ہے section 63 which declared that as an illegal practice اس کی punishment ہے جناب چیئرمین۔ a person guilty of illegal practice shall be punishable with fine which may extend to two thousand rupees. so when we are saying of the court that court will mean the court which has the jurisdiction to try the offences up to the peculiar limit of the fine described in section 63 that is the meaning of section 63.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر اس کے متعلق بھی یہ عرض کر دوں کہ آپ کی illegal practices جو ہیں یہ triable ہیں by the election tribunal یہ آپ کو آپ کے election laws میں یہ ساری جو ہیں یہ by election petition الیکشن ٹریبونل کے پاس جاتی ہیں وہاں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی شخص نے illegal practice کی یا corrupt practice کی اس پہ اس کو disqualify کیا جا سکتا ہے۔

Syed Iqbal Haider: That is only on account of disqualification, not for the purposes of sentencing and punishment and the prosecution is done by the ordinary criminal court.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کون کرے گا؟

Syed Iqbal Haider: On the advice of the Commissioner by the Returning Officer, that was the I-- that we have right to remove Sir.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ یہی تو ہم کہتے ہیں کہ واضح کر دیں کہ کون کرے گا۔ criminal court لکھ دیں۔ مجسٹریٹ لکھ دیں۔ کچھ تو لکھیں---

Syed Iqbal Haider: Sir it will be done by the court which is empowered to try the cases with a limit of fine of Rs. 2,000/-

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It cannot be discussed and finalised so easily.

جو provision وزیر قانون نہیں بتا رہے ہیں آپ کو وہ section 36 کے تحت۔ کہتا ہے کہ

every elections petitions curtail so and so and clause (b) says full particular of any corrupt or illegal practice or other illegal act. This will be subject matter of nullifying the election of an elected person.

یہ اس کو بڑا آسان سمجھے ہوئے ہیں ۔ ایک آدمی کو دو ہزار جرمانہ ڈلوایا وہ convict ہوا اور convict ہونے کے بعد پھر اسی گراؤنڈ پہ کہ یہ convict ہو گیا ہے ۔ He has been guilty of illegal practice.

پروفیسر خورشید احمد ۔اس میں بہت سارے ایسے پہلو ہیں جو توجہ طلب ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس میں بہت سارے پہلو ہیں ۔ میں عرض کروں گا کہ اس کو اتنی جلدی پاس کرنے کی کوشش نہ کریں ۔

جناب چیئرمین۔ بس جی اب وقت بھی ہو گیا ہے ۔

Syed Iqbal Haider: One is criminal prosecution, one is disqualification and those two separate proceedings and forums should not be confused.

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب والا دو ہزار روپیہ جرمانہ ہو گا اور اسی گراؤنڈ پہ -----

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب بات یہ ہے کہ

ince it concern the Senators themselves

سید اقبال حیدر۔ جناب والا نماز کے بعد آ جاتے ہیں ۔ ایک کلاز کا تو بل ہے پندرہ منٹ میں ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ اس میں وقت کیا ہے کیا lapse ہو رہا ہے ؟

سید اقبال حیدر۔ lapse تو سر ابھی نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین۔ تو بس پھر ٹھیک ہے ۔ اس نئے اس میں انہوں نے جو باتیں کی ہیں ان کو بھی دیکھ لیں کہ چونکہ یہ دو ہزار ہو ہے اس کی implications بھی دیکھ لیں ۔ سرتاج عزیز صاحب ۔

جناب سرتاج عزیز ۔ جناب والا یہ جو بل ہے اس کا تعلق بنیادی طور پر سینٹ

ہے ہے اور یہ بالکل ہماری روایات کے خلاف ہے کہ ایسا بل اسمبلی میں introduce کیا جائے۔ ان کا حق قانونی طور پر تو ہے لیکن روایت یہ ہے کہ وہ معاملہ جو صرف سینٹ سے تعلق رکھتا ہے وہ یہاں سے شروع کیا جائے اور یہاں کی سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر باقاعدہ بحث ہو اور اس کے بعد پھر وہ اسمبلی میں جائے۔ تو میں اس طرف کے سینیٹرز سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اس قسم کی روایات کو فروغ نہ دیں۔ اس بل کو lapse ہونے دیں۔ دوبارہ بل لے کر آئیں اور سینٹ کی کمیٹی جب اس کو منظور کرے گی تو پھر یہ ادھر جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ اس میں میں اتنی clarification کر دوں کہ یہ قانون جو اس بل کے ذریعے سے ہم بنانا چاہتے ہیں یہ پہلے سے ہی نافذ ہے اور نافذ ہوا تھا آرڈیننس کی شکل میں اور چونکہ آرڈیننس کی شکل میں نافذ ہوا تھا اس لئے میرے لئے لازم تھا کہ میں یہ بل اسمبلی میں پیش کروں اور یہ بل صرف نیشنل اسمبلی میں پاس ہو سکتا ہے۔ چونکہ نیشنل اسمبلی سے پہلے آرڈیننس کی شکل میں جو قانون ہوتے ہیں وہ refer ہوتے ہیں نیشنل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی میں۔ وہاں سے پاس ہو کر آتے ہیں۔ اگر original Bill ہوتا جو کہ آرڈیننس کے ذریعے سے نافذ نہیں ہو رہا اس کو تو میں ضرور سینٹ میں لا سکتا ہوں اور وہ میں لاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جناب اب وقت بھی ہو چکا ہے۔

I read the prorogation order : In exercise of powers conferred by clause 1 of article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the President hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 29th September, 1994.

Signed

FAROOQUE AHMED KHAN LAGHARI

PRESIDENT

(اس کے بعد ہاؤس کی کارروائی غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گئی)

[The House was then prorogued sine die]

PCPPI—4485(97) Senate—17-11-97—180.